فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	حمد	۲
۲۔	نعت	۴
۳۔	حدیث پڑھنے کے فائدے	۶
۴۔	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸
۵۔	پیامِ سورج (نظم)	۱۱
۶۔	وقت کی اہمیت	۱۳
۷۔	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	۱۵
۸۔	تصویری کہانی	۱۷
۹۔	پیشے	۱۹
۱۰۔	نیا دور آنے والا ہے (نظم)	۲۲
۱۱۔	انٹرنیٹ ایک جادو	۲۴
۱۲۔	بادشاہ کا انصاف	۲۷
۱۳۔	ہماری ثقافت	۲۹
۱۴۔	جلیبیاں	۳۱
۱۵۔	کھانے پینے کے آداب (نظم)	۳۴
۱۶۔	برفانی پرندہ پینگوئن	۳۶
۱۷۔	پاک فضائیہ	۳۸
۱۸۔	جگنوؤں کی قطار (نظم)	۴۱
۱۹۔	شہد کی فارمنگ	۴۳
۲۰۔	ناراض دوست	۴۵
۲۱۔	میں چھوٹا سا ایک لڑکا ہوں (نظم)	۴۸
۲۲۔	میلہ مویشیاں (سمّی)	۵۰
۲۳۔	اسکاؤٹنگ	۵۲
۲۴۔	ملکہ اور پٹائی (نظم)	۵۵
۲۵۔	موسم کیوں بدلتے ہیں؟	۵۷
۲۶۔	پہاڑ اور گلہری (نظم)	۵۹
۲۷۔	شمالی علاقوں کی سوغات (خشک میوے)	۶۱
۲۸۔	اچھّے شہری (نظم)	۶۴

سبق نمبر ۱: حمد

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے بخوبی واقفیت حاصل کریں۔ ☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور سے واقف ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی ضرورت و اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆ ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نظم کے ہم قافیہ الفاظ الگ کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟ طلبہ کو معلوم ہوگا نہیں تو معلّمہ بتائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں آپ میں سے کس کس کو اللہ تعالیٰ کے پورے نام یاد ہیں؟ اگر نہیں تو جو نام یاد ہوں وہ سنے جائیں گے اگر معلّمہ ان ناموں کا مطلب جانتی ہوں تو طلبہ کو ضرور بتائیں۔ زیادہ تر بچے اس عمر میں قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ ضرور اللہ کے ناموں سے واقف ہوں گے۔

☆ اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے پوچھا جائے گا کہ اللہ کی صفات بتایئے۔ ☆ تمام طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ جوڑیوں میں بیٹھ جائیں اور اللہ کی صفات پر تبادلہ خیال کریں۔ ہر جوڑی دو دو صفات بتائے گی۔

☆ پانچ منٹ بعد باری باری ہر جوڑی سے ان کے نکات سنے جائیں گے اور ممکن ہوا تو اسے تختہ سفید پر بھی لکھا جا سکتا ہے۔

☆ جب تمام طلبہ اپنے نکات بیان کر چکیں گے تو معلّمہ ان کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کریں گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے بتائیں گی کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات (خوبیاں) بیان کی گئی ہیں اور ایسی نظم کو ''حمد'' کہتے ہیں۔ (طلبہ خود بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کی گئی ہوں ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں)

ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو نظم کے حوالے سے بتائیں گی کہ اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر جاندار اور بے جان چیز اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے اور ہم اس کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور اس کی بنائی کوئی بھی چیز بیکار نہیں ہے ہر چیز کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ اور ہر چیز کارآمد ہے۔

☆ اس کے ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ نظم گیارہ اشعار پر مشتمل ہے۔

پڑھائی:

☆ سب سے پہلے معلّمہ اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں گی اور اس نظم کے تمام نئے اور مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔

☆ اس کے بعد طلبہ کے گروپ بنائے جائیں گے اور ہر گروپ کو نظم کا ایک ایک شعر دیا جائے گا۔ طلبہ اس شعر کا مطلب جاننے کے کوشش کریں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں گے معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ پانچ سے دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ شعر کا مطلب یعنی تشریح بتائے گا۔ ضرورت پڑنے پر معلّمہ رہنمائی کریں گی اور بچے کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے شعر کا مطلب واضح کریں گی۔ اس طرح ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ تمام اشعار کا مطلب واضح کریں گی۔ یا

☆ نظم کی بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے معلّمہ چند طلبہ سے ایک ایک شعر پڑھوا کر ساتھ ہی اس کا مطلب سمجھائیں گی۔ طلبہ کی رائے بھی لی جا سکتی ہے۔ جو بچہ بتانا چاہے اس سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ معلّمہ کی معاونت درکار رہے گی۔

سرگرمی:

نظم ''حمد'' میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں آپ کی سب سے پسندیدہ نعمت کون سی ہے؟ اور کیوں؟ وجہ بھی بتایئے:

نوٹ: اس کام کے لیے طلبہ کو ایک ایک پرچہ دیا جائے گا اور طلبہ کے اس کام کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام: ☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ طلبہ سے مرکزی خیال کے حوالے سے پوچھا جاسکتا ہے اس کے علاوہ چند سوالات کئے جاسکتے ہیں مثلاً

۱۔اس نظم میں کیا بتایا گیا ہے؟ ۲۔اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟ ۳۔فرش خاکی کس کو کہا گیا ہے؟ ۴۔سورج سے ہمیں کیا فائدہ ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ ہی اس تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اور کائنات کی ہر چیز کا بنانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن سے ہم خوب فائدہ اٹھاتے ہیں اور ہم ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کریں وہ کم ہے۔

خلاصہ:

اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی گئی ہے اس نظم کے شاعر اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا ذکر کیا ہے شاعر کہتے ہیں کہ میں اس کائنات کے بنانے والے کی کیا تعریف کروں میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میری تو اس کائنات کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اس خدا کی جتنی تعریف کروں وہ کم ہے جس نے یہ زمین بنائی جس پر ہم کھڑے ہیں اور یہ نیلا آسمان جو اس دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔ان سب کا بنانے والا صرف صرف اللہ ہے۔کیسے زمین سے پودا نکلتا ہے پھر درخت بنتا ہے اور ان پر ہرے ہرے پتے خو بخود آجاتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور یہ خوشبودار پھول جنہوں نے اس دنیا کو خوبصورت بنایا ہے۔یہ سب اللہ ہی کے بنائے ہوئے ہیں ہمارے لیے اللہ نے کیسے کیسے میٹھے پھل اگائے جن کو کھا کر ہم اپنا منہ میٹھا کرتے ہیں اور خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں اور اگر یہ سورج نہ ہوتا تو ہم اس دنیا کو کیسے دیکھ پاتے اللہ نے سورج بنایا تاکہ اس کی روشنی سے ہم اس دنیا کو اچھی طرح دیکھ سکیں اور اس زمین پر ہمارے لیے کیا کیا نعمتیں عطا کی ہیں جن سے ہم خوب فائدہ اٹھائیں۔تو نے بارش برسائی تاکہ زمینیں سیراب ہوں اور خوب فصلیں اگائیں۔یہ چھوٹی چھوٹی چڑیاں جو ادھر ادھر چہکتی پھرتی ہیں یہ بھی تیری حمد وثناء کرتی ہیں۔ان کا بنانے والا بھی اللہ ہی ہے۔مچھلیوں کے تیرنے کو سمندر بنائے۔یہ مچھلیاں بھی ہمیں فائدہ دیتی ہیں۔غرض ہر چیز ہمارے لیے کارآمد ہے اور ہمارے فائدے کے لیے ہے اور ہر چیز اپنی جگہ مکمل ہے کوئی چیز ایسی نہیں جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔اور یہ سب صرف تیری قدرت کا کرشمہ ہے۔اتنی نعمتیں تو نے ہمیں عطا کی ہیں ہم تیرا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ گروپ میں تبادلہ خیال کے دوران اور بند کا مطلب بتانے کے دوران۔ ☆ تحریری کام کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہونا۔(زمین، آسمان، درخت، پرندے سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں) ☆ کائنات کے ذرے ذرے سے اللہ تعالیٰ کا نور جھلکتا ہے۔

☆ اللہ کے لافانی اور لاثانی ہونے کا یقین کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہت سی نعمتیں پیدا کی ہیں مثلاً زمین و آسمان، درخت، پھل، پھول، پودے، میوے، جانور، بارش، سورج، اناج، یہ رشتے ناطے وغیرہ وغیرہ (خلاصے سے مدد لی جاسکتی ہے)

۲۔ ان تمام نعمتوں کے بدلے ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزاریں اور ہر وہ کام کریں جس سے اللہ خوش ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ اور تمام عبادات۔اس کے علاوہ اچھے اور نیک کام کریں اور ہر وقت اپنے اللہ کو راضی کرنے کے جستجو کریں۔

مشق۲: آسماں: زمین اچھا: برا تعریف: برائی اونچا: نیچا گرمی سردی جوان: بوڑھا

مشق۳: ☆ مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے)

مشق۴: (طلبہ کو ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں بتایا جائے گا لیکن جو الفاظ سوال میں درج ہیں وہ ہم قافیہ نہیں کیونکہ ہم قافیہ الفاظ وہ ہوتے ہیں جو کسی بھی شعر کے آخری سے پہلے والے الفاظ ہوتے ہیں یعنی ردیف سے پہلے والے الفاظ ہوتے ہیں اور آپس میں ہم آواز ہوتے ہیں۔لیکن سوال میں شعر کے وہ الفاظ درج نہیں لہٰذا کوئی بھی ہم آواز لفظ لکھا جارہا

ہے۔ سائباں: آسماں پھرتی: گُرتی اُگائے: کھلائے پانی: آنی۔جانی۔دانی بچھایا: بنایا۔کھلایا۔اگایا رحمت: زحمت

مشق ۵: بیل بوٹے :باغ میں خوبصورت بیل بوٹے دیکھ کر دل خوش ہوگیا۔ میوے: سردیوں میں خشک میوے کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔

رونق: اسکول کی تقریب میں خوب رونق رہی۔ بادل: آج کالے بادل چھائے ہوئے ہیں کبھی بھی بارش ہوسکتی ہے۔

نعمتیں: اللہ نے ہمارے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں۔ رحمت: اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سبق نمبر۲: نعت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات سے بخوبی واقف ہوسکیں۔ ☆ رسول ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار کرسکیں۔

☆ رسول ﷺ کے مقام اور رتبے سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ ☆ شعر کو نثر میں تبدیل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے اور موضوع کے حوالے سے ان کی سابقہ معلومات جانچی جائیں گی۔مثلاً ا۔ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ ۲۔ہم سب کس کی امت ہیں؟ ہمارے پیارے نبیؐ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ ہمارے پیارے نبیؐ کس طرح زندگی گزارتے تھے؟ ۳۔ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے یا کیا تعلیم دی؟ ۴۔ہم کس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں یا کس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں؟ ۵۔ہمارے پیارے نبیؐ کو رحمت اللعالمین کیوں کہا جاتا ہے؟ اور اس کا کیا مطلب ہے؟ (طلبہ کو بتایا جائے گا کہ رحمت اللعالمین کا مطلب ہے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور آپؐ کو دونوں جہانوں (دنیا اور آخرت) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

☆ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلّمہ موضوع کی طرف آئیں گی اور نظم میں موجود محمد ﷺ کی صفات سے طلبہ کو آگاہ کریں گی اور ایک کل جماعتی گفتگو میں نظم کا تعارف کروایا جائے گا کہ آج جو نظم پڑھیں گے اس میں ہمارے پیارے نبیؐ کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسی نظم جس میں نبیؐ کی تعریف کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔

☆ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ اگر کوئی بچہ نعت سنانا چاہے تو سنا سکتا ہے۔ممکن ہو تو آڈیو کے ذریعے کوئی مشہور نعت سنائی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد معلّمہ بتائیں گی کہ آج جو نعت ہم پڑھ رہے ہیں اس کے شاعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم ہیں اس نظم میں شاعر نے آپؐ کے مقام اور رتبے کو بڑے کو بصورت انداز میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ زمیں ہو یا آسمان ہر جگہ ہمارے پیارے نبیؐ کا چرچا ہے آپؐ امام الانبیاء ہیں زمین وآسمان میں آپؐ کے جیسا کوئی نہیں فرشتے بھی آپ کے نام پر سر جھکاتے ہیں اور اگر آپؐ ہی کی وجہ سے اللہ نے یہ دنیا بنائی ہے آپؐ اللہ کے پیارے رسول ہیں اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپؐ کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔

پڑھائی:

معلّمہ سب سے پہلے نظم پڑھیں گی (نظم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں گے۔اور ان کے مطالب سمجھائے جائیں گے۔

☆ جماعت کو چھ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروہ کو ایک ایک شعر دیا جائے گا۔طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کریں گے۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ کچھ دیر بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کا مطلب جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔جہاں جرورت محسوس ہوگی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔(آخر میں معلّمہ طلبہ کو اس نظم کا خلاصہ بیان کریں گی)

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ درود شریف زبانی یاد کیجیے۔ ☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرکے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

نظرِ ثانی (اعادہ): ☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔اگر آپؐ نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ ۲۔آپؐ کا نام آتے ہی کون سر کو جھکاتا ہے؟ ۳۔سب کو سہارا کس نبیؐ کا ہے؟
۴۔اللہ کی پیارے رسولؐ کون ہیں؟ ۵۔عرش بریں کن کے قدموں کے نیچے ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے محمدؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور آپؐ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے آپؐ کے بلند مرتبے اور مقام سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ آسمان ہو یا زمین ہر جگہ ہمارے نبیؐ کا چرچا ہے زمین پر بھی ہر جگہ آپؐ کے نام لینے والے ہیں اور آسمان پر بھی تمام نبیوں سے اونچا مقام آپؐ کا ہے۔

خلاصہ:

یہ نظم صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے لکھی ہے۔شاعر نے اس نظم میں آپؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں آپؐ کیصفات بیان کی ہیں کہ آسمان اور زمین ہر طرف میرے نبیؐ کا شہرہ ہے یعنی اس پوری کائنات میں ہر جگہ آپؐ کے چاہنے والے ہیں۔آپ اللہ کے پیارے رسولؐ ہیں اور ہم سب آپ کی امت ہیں ہر طرف آپؐ کے ماننے والے ہیں۔اگر آپؐ نہ ہوتے تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی اللہ نے یہ دنیا بنائی ہی آپ کی وجہ سے ہے کیونکہ آپؐ اس دنیا مین آنا تھا اسی لیے یہ دنیا بنی۔اور یہ دنیا آپؐ ہی کے دم سے قائم ہے۔جس طرح اللہ کا کوئی ثانی نہیں ہے کوئی اللہ کی برابری نہیں کر سکتا اسی طرح انسانوں میں میرے نبیؐ جیسا دوسرا کوئی نہیں کوئی میرے نبیؐ کی برابری نہیں کر سکتا۔میرے نبیؐ کے نام پر تو فرشتے بھی ادب سے سر جھکا لیتے ہیں کیونکہ اپؐ اللہ کے پیارے نبی ہیں۔امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا فقیر سب میرے نبیؐ کے ماننے والے ہیں ، چاہنے والے ہیں اور سب کو میرے نبی کا سہارا ہے کہ آخرت کے دن وہ ہم سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ہر کوئی ان کی پیروی کرتا ہے۔ہمارے نبیؐ کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے وہ امام الانبیاء ہیں۔تمام نبیوں میں سب سے اونچا مقام ان کا ہے اور آپؐ اللہ کے محبوب ہیں اور آپؐ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ شب معراج میں اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلایا ۔کیونکہ آپؐ اللہ کے پیارے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ آڈیو یا موبائل۔ نعت

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆اشعار کا مطلب سمجھنے کے دوران۔
☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆شعر کو نثر میں تبدیل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات سے بخوبی واقف ہونا۔ ☆رسول ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار کرنا۔ ☆شعر کو نثر میں تبدیل کرنا۔
☆رسول ﷺ کے مقام اور رتبے سے آگاہ ہونا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔ایسی نظم جس میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف کی جائے اور ان کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلو بیان کیے جائیں اسے نعت کہتے ہیں۔
۲۔خلاصہ سے مدد لیجیے:

مشق۲: فلک: فلک پر چاند ستارے چمکتے ہوئے اس کائنات کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ سہارا: مجبور و بے کس کو سہارا دینا پڑے ثواب کا کام ہے۔
اُونچا: ہوائی جہاز بہت اونچا اڑ رہا ہے۔ جلوہ: کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔
ادب: جو بڑوں کا ادب کرتا ہے اسے سب پسند کرتے ہیں۔ چرچا: آج کل ہر طرف کرکٹ کا چرچا ہے۔

مشق۳: ☆مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے۔)

مشق۵: تمہیدی گفتگو: کتاب میں تفصیل سے اس کا طریقہ کار درج ہے۔طلبہ کو پہلے جملہ سازی کا حوالہ دیا جائے گا کہ ایک جملے میں کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں تختہ تحریر پر ایک جملہ لکھا جائے گا۔طلبہ سے اس جملے میں موجود فعل فاعل مفعول کے حوالے سے بتایا جائے گا۔اس کے بعد کسی مصرعے کو لکھ کر اس کو نثر میں یعنی جملے میں تبدیل کروایا جائے گا۔
☆نعت کے پہلے اور دوسرے شعر کی نثر کی جائے:
۱۔آسمان پر ہمارے پیارے نبیؐ کا شور ہے اور زمین پر بھی ہمارے نبیؐ کا ذکر ہے۔یعنی آسمان سے لے کر زمین تک ہمارے نبیؐ سے پیار کرنے والے موجود ہیں آپؐ اللہ کے

بھی پیارے نبی ہیں اور زمین پر رہنے والے آپؐ ہی کے امتی ہیں اور آپؐ سے پیار کرتے ہیں۔

۲۔اگر آپؐ نہ ہوتے تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی اور یہ دنیا ہمارے پیارے نبیؐ ہی کا جلوہ ہے یعنی اللہ کا یہ دنیا بنانے کا مقصد ہی یہی تھا کہ آپؐ کو اس دنیا میں لانا تھا۔ یہ دنیا ہمارے پیارے نبیؐ کے دم سے قائم ہے۔

سبق نمبر۳: حدیث پڑھنے کے فائدے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ ☆ خطوط نویسی کے طریقہ کار سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے خطوط لکھیں۔

☆ آپؐ کی احادیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

☆ اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کریں اور اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ مرکب الفاظ کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ پچھلے سبق کا حوالہ دیتے ہوئے طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً ہم سب کس کی امت ہیں؟ ۲۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے یا کیا تعلیم دی؟ ۳۔ ہم کس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں یا کس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں؟ ہم آپؐ سے کیا سیکھتے ہیں؟ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ ہم آپؐ کی بتائی ہوئے باتوں پر عمل کرتے ہیں اور آپؐ کے طرز زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپؐ نے جو باتیں بتائیں ان کو حدیث کہتے ہیں اور اس کی جمع احادیث ہیں۔ طلبہ کو جو احادیث یاد ہوں گی ان سے سنی جائیں گی۔ احادیث سننے کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج ہم احادیث کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے کہ احادیث کی کتنی اقسام ہیں اور احادیث پر عمل کرنے سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

احادیث ہماری زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔ اگر آپ ان احادیث پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی، آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی میں اس سبق کی پڑھائی کریں گے۔ یعنی پہلے ایک بچہ پہلا صفحہ پڑھے گا تو دوسرا سنے گا۔ اس کے بعد دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا تو پہلا سنے گا۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ ☆ جب بچے سبق پڑھ لیں تو آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور سبق کے اہم نکات خط کشید کریں گے۔

☆ دس منٹ کے بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ سبق کے متعلق طلبہ سے اظہار رائے کروائیں گی اور سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کریں گی۔

سرگرمی:

☆ ایک کمپیوٹر پیپر پر چند احادیث لکھی جائیں گی۔ یعنی ایک ورک شیٹ تیار کی جائے۔ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ کو یہ احادیث پڑھنے کے لیے دی جائیں گی تاکہ ان کی معلومات میں اضافہ ہو۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ انٹرنیٹ پر (ahadis.com) پر جا کر تقریباً پانچ احادیث اپنی کاپی میں لکھ کر لائیے: (احادیث کسی کتاب سے بھی لی جا سکتی ہیں)

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات پوچھے جائیں گے مثلاً

۱۔ حضور اکرمؐ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو صحابہ کرام کیا کرتے تھے؟ ۲۔ ہمارے نبیؐ نے ہماری رہنمائی کن معاملات میں کی ہے؟

۳۔ احادیث کو بغور پڑھنے سے کیا عملی فائدہ ہوگا؟ ۴۔ حدیث لکھنے کا کام کب شروع ہوا؟

☆ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔احادیث کی ورک شیٹ

جانچ: دوران تدریس طلبہ کومندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران ☆احادیث پڑھنے کے دوران

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران/ تبادلہ خیال کے دوران ☆سبق میں سے مرکب الفاظ منتخب کرنے کے دوران ☆خط لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنا۔ ☆اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانا۔

☆آپؐ کی احادیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆مرکب الفاظ کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔ ☆خطوط نویسی کے طریقہ کار سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے خطوط لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔حدیث عربی زبان کا لفظ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائیں اور جو کام سرانجام دیئے ان سب کے بیان کو حدیث کہا جاتا ہے۔

۲۔حدیث کی مختلف اہم اقسام ہیں۔ جیسے وہ تمام باتیں جو حضور اکرم ﷺ وقتاً فوقتاً فرماتے رہے۔ وہ نصیحتیں اور ہدایتیں جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے دیتے رہے۔ آپ ﷺ کی ذاتی زندگی کے وہ تمام واقعات جو آپ ﷺ کے گھر والوں نے بیان کئے۔ ان نیک کاموں کا بیان جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے قریبی ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کے سامنے کئے۔

۳۔دنیاوی اس طرح کہ آج کل بچوں کی زندگی طرح طرح کے خطروں سے دوچار ہے۔ گھر، گلی بازار اور اسکول میں نئی نئی الجھنوں اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسے میں پریشا ن ہوجانا اور ہمت ہار دینا ٹھیک نہیں اس سے حالت اور خراب ہوجاتی ہے۔ اگر اپنی بہتری اور ترقی کا ارادہ کرلیں تو ہر مشکل کا حل ڈھونڈا جاسکتا ہے۔

۴۔دینی اس طرح کہ قرآن پاک میں حکم الٰہی کو سمجھنے اور عمل کرنے میں مدد احادیث کے ذریعے ہی ملتی ہے اور اسلامی تعلیمات اور مسائل کو بھی سمجھنے کے لئے احادیث کا سہارا ہی لیا جاتا ہے۔

مشق ۲: ۱۔عمدہ نمونہ ۲۔حدیث ۳۔رحمت ۴۔خطروں ۵۔لکھنے

مشق ۳: ترقی: ہمیں اپنے ملک کی ترقی میں حصہ لینا چاہیے۔ کامیاب: جن کے ارادے مضبوط ہوں وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔

ہمت: اگر انسان میں ہمت ہو تو وہ بڑی سے بڑی مشکل کا سامنا کرسکتا ہے۔ بہتر: بہتر انسان وہی ہے جو دوسروں کے کام آئے۔ کارآمد: اللہ کی بنائی ہر شے کارآمد ہے۔

مشق ۴: تمہیدی گفتگو: جماعت میں چند طلبہ کو مرکب الفاظ کے فلیش کارڈز دیئے جائیں گے۔ طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ ان الفاظ کو جملوں مین استعمال کریں۔ یا چند خالی جگہ تختہ تحریر پر لکھیں گی اور طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ ان الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔ مثلاً حسین و دلکش،

عجیب و غریب، آرام و سکون، کالا سیاہ۔ ان کی مناسبت سے کالی جگہ لکھیں گی مثلاً ۱۔اپنے کمرے میں مجھے سب سے زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملتا ہے۔ ۲۔وہ بلا بڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔ ۳۔شمالی علاقہ جات میں بڑے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ۴۔میں نے کل ایک بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گاڑی دیکھی۔

طلبہ اپنے فلیش کارڈز پر لکھے مرکب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں گے۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ ان الفاظ کی کا س بات کیا ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ ان کے درمیان و لکھا ہے اور یہ دو لفظ سے مل کر بنے ہیں۔ معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ ایسے الفاظ کو مرکب الفاظ کہتے ہیں۔ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں گی۔ چند مثالین معلّمہ اپنی طرف سے بھی طلبہ کو بتائیں گی۔ تختہ تحریر پر لکھیں گی۔ ☆اس سبق میں سے مرکب الفاظ منتخب کر کے لکھیے:

۱۔ وقتاً فوقتاً ۲۔قرآن کریم ۳۔رہنے سہنے ۴۔اٹھنے بیٹھنے ۵۔ملنے جُلنے

۶۔چلنے پھرنے ۷۔کھانے پینے ۸۔نہانے دھونے ۹۔کہنے سننے ۱۰۔لکھنے پڑھنے ۱۱۔ذہن نشین

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً جب آپ کو کسی کی خیریت معلوم کرنی ہوتی ہے تو آپ کس کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ یا اگر کسی کا حال چال پوچھنا ہوتا ہے یا کسی کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت نامہ بھیجنا ہوتا ہے تو کن چیزوں کا سہارا لیتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ای میل۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ فیکس۔ فیس بک وغیرہ۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب یہ چیزیں اتنی عام نہیں تھیں تو پرانے زمانے مین کس کے زریعے لوگوں کی خیریت پوچھی جاتی تھی اور کن چیزوں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ طلبہ

کی رائے لی جائے گی ہوسکتا ہے طلبہ بتادیں ورنہ معلّمہ بتائیں گی کہ پرانے زمانے مین خط کو بہت اہمیت حاصل تھی۔لوگ دور دراز بیٹھے لوگوں کی خیریت خط کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔خط لکھنے کا ایک مخصوص طریقہ ہوتا ہے۔اس کے بعد معلّمہ طلبہ کوتختہ تحریر کی مدد سے خط لکھنے کا طریقہ سکھائیں گی۔طریقہ سکھانے کے بعد طلبہ کو خاکے کی مشق کروائی جائے گی یعنی طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے کاپی میں مشق کروائی جائے۔

☆ آپ اپنے ابو کو ایسا ہی خط لکھیے اور اس خط میں اپنی پڑھائی کے بارے میں بیان کیجئے اور ان سے امتحان میں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کیجئے:

کراچی

۲۔اپریل ۲۰۱۷

پیارے ابو جان/محترم والد صاحب!

السلام علیکم

امید کرتی ہوں کہ آپ بالکل خیریت سے ہوں گے میں بھی بالکل ٹھیک ہوں۔آپ کو یہ سن کر خوشی اور اطمینان ہوگا کہ میں اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دے رہی ہوں اور خوب دل لگا کر اپنے امتحان کی تیاری کر رہی ہوں۔میں نے پڑھائی کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ہر مضمون کے لیے مناسب وقت رکھا ہے۔انگریزی،حساب اور سائنسی مضامین کو زیادہ وقت دے رہی ہوں۔ہر مضمون پر پوری توجہ دے رہی ہوں اس کے کسی حصے کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہیں کر رہی۔انگریزی اور اردو کے اسباق کا سمجھ کر مطالعہ کر رہی ہوں اور تمام مشکل الفاظ و تشریح کا طلب جملوں پر غور و خوض کر رہی ہوں اور اگر پھر بھی مشکل ہوتی ہے تو اساتذہ سے رجوع کرتی ہوں۔ہر سبق کے اہم نکات تیار کر لیے ہیں اور امتحانی نقطہ نظر سے نوٹ بھی بنا لیے ہیں۔اور پھر انہیں بار بار دہراتی بھی ہوں۔میں امتحانات کی تیاری بھرپور طریقے سے کر رہی ہوں۔آپ بے فکر ہو جائیں مجھے پڑھائی میں دقت پیش نہیں آرہی ہے اور میں بڑا اچھا پڑھ رہی ہوں۔ہر مضمون میں مجھے دسترس حاصل ہے اور میں اپنے امتحانات کی تیاری سے مطمئن ہوں۔

آپ سب کو میں بہت یاد کر رہی ہوں لیکن جیسے ہی امتحان ختم ہوں گے میں فوراً آپ کے پاس آؤں گی آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کیجئے کہ میرے تمام پرچے اچھے ہو جائیں اور میں بہت اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں۔دعا کریں کہ میں اپنے امتحانات میں اعلیٰ درجے میں کامیاب ہو جاؤں۔گھر میں بڑوں کو سلام اور بچوں کو پیار

آپ کی فرماں بردار بیٹی

سبق نمبر۴: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت عثمانؓ کے بارے میں جان سکیں۔ ☆حضرت عثمانؓ کی حالاتِ زندگی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆حضرت عثمانؓ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان پر خود بھی عمل کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ☆الفاظ کے متضاد تحریر کریں۔ ☆جملوں میں سے اسم ضمیر تلاش کر کے لکھیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً حکمران کون ہوتا ہے؟ ایک اچھے حکمران کی کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں؟ (طلبہ کو ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ ایک اچھا حکمران وہ ہوتا ہے جو اپنی رعایا کا خیال رکھے اور معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرے اور اس کے دور حکومت میں لوگ خوش و خرم زندگی گزاریں) طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ خلیفہ کون ہوتا ہے؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے بتایا جائے گا کہ پرانے زمانے میں حکمران کی جگہ خلیفہ ہوتے تھے۔خلیفہ وہ حاکم ہوتا ہے جو اپنی عوام کی دیکھ ریکھ رکھے،اس کا خیال رکھے۔اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائے اور غلط راستے پر کسی کو نہ چلنے دے۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے استاد کی غیر حاضری میں مانیٹر جماعت کا خیال رکھتا ہے بالکل اسی طرح ہمارے پیارے نبیؐ کے وصال کے بعد جن صحابہ کرام نے مسلمانوں کی باگ ڈور سنبھالی اور آپؐ کے بتائے ہوئے تمام طریقوں اور اصولوں کے مطابق عمل کیا اور لوگوں کو بھی ان اصولوں کا پابند رکھا انہیں خلفائے راشدین کہا جاتا ہے۔مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین ہیں اور آپؐ کے وصال کے بعد ان خلفائے راشدین نے آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں اور اصولوں پر معاشرے کی بنیاد رکھی۔انہوں نے نہ صرف معاشرے میں مساوات قائم کی بلکہ اپنی رعایا کی بھی خدمت کی۔طلبہ سے ان خلفائے راشدین کے نام پوچھے جائیں گے اگر طلبہ نہ بتا

سکیں تو ان کی رہنمائی کی جائے گی۔آج ہم جس خلیفہ کے بارے میں پڑھیں گے وہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہیں حضرت عثمان ؓ ہیں۔آج ہم ان کے حالات زندگی اور ان شخصیت کے بارے میں جانیں گے۔

سرگرمی:

چار مختلف چارٹ پیپرز پر خلفائے راشدین کے بارے میں مختصراً ایک ایک پیراگراف لکھا جائے گا اور جماعت کے چاروں کونوں پر چسپاں کیا جائے گا۔

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ باری باری تمام چارٹ پیپرز پر لکھی گئی معلومات پڑھیں اور اہم نکات ذہن نشین کریں۔

☆ ہر گروپ کو بتایا جائے گا کہ انہیں ۳ منٹ دیئے جائیں گے۔معلّمہ تالی بجا کر گروپ کو مطلع کریں گی۔

☆ جب تمام گروپ مطالعہ کر چکیں گے تو آخر میں انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے گی اور چند سوالات کیے جائیں گے۔مثلاً ا۔سب سے پہلے خلیفہ کون تھے؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا لقب کیا ہے؟ حضرت عمر فاروق ؓ کون سے خلیفہ ہیں؟ حضرت عثمان غنی ؓ کو غنی کیوں کہا جاتا ہے؟ حضرت علی ؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟ طلبہ ان سوالات کے جوابات دیں گے اور اس کے بعد سبق کی پڑھائی کروائی جائے گی۔

پڑھائی:

طلبہ سبق کی انفرادی پڑھائی کریں گے یعنی طلبہ الگ الگ سبق کی پڑھائی کریں گے۔جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور معلّمہ سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔سوال اس طرح لکھا جائے:

☆ جس طرح حضرت عثمان ؓ نے دوسروں کی ضرورت پوری کرتے تھے اسی طرح کبھی آپ نے کسی کی ضرورت پوری کی ہے؟ یا اسلامی واقعات میں سے کوئی اور ایسا واقعہ لکھیے جس میں کسی کی ضرورت پوری کی گئی ہو؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔حضرت عثمان ؓ کا خاندان کیسا تھا؟ ۲۔غنی کا کیا مطلب ہے؟ ۳۔حضرت عثمان ؓ کا سب سے اہم کارنامہ کیا ہے؟ ۴۔حضرت عثمان ؓ کو اسلام کی دعوت کس نے دی؟

☆ اس کے علاوہ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر۔ خلفائے راشدین کے متعلق معلومات

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆ الفاظ کے متضاد لکھنے کے دوران ☆ جملوں میں اسم ضمیر تلاش کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت عثمان ؓ کے بارے میں جاننا۔ ☆ حضرت عثمان ؓ کی حالاتِ زندگی کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆ حضرت عثمان ؓ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان پر خود بھی عمل کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔ ☆ الفاظ کے متضاد تحریر کرنا۔ ☆ جملوں میں سے اسم ضمیر تلاش کر کے لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ تھے۔ ۲۔حضرت عثمانؓ کا لقب ذوالنورین تھا۔

۳۔حضرت عثمانؓ نے غزوۂ بدر کے سوا تمام غزوات میں شرکت کی۔غزوۂ بدر کے موقعے پر آپؐ کی بیوی حضرت رقیہؓ جو نبی کریم ﷺ کی بیٹی تھیں شدید بیمار تھیں۔

۴۔ذوالنورین کے معنی ہیں دونوروں والا۔

۵۔۸۲ برس کی عمر میں حضرت عثمان غنیؓ قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھے کہ چند بدبخت باغیوں نے گھر میں گھس کر آپؓ کو شہید کر دیا۔

مشق ۲: تعلق: میرے دوست کا میرے پڑوسی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ شرکت: کل میں نے جس تقریب میں شرکت کی اس میں بڑا ذائقہ دار کھانا تھا۔

نور: کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کا نور نظر آتا ہے۔ دعوت: کل ایک شادی کا دعوت نامہ ملا جس میں وقت نہیں لکھا تھا۔

متاثر: میں ذہین لوگوں سے بہت جلد متاثر ہو جاتی ہوں۔ کارنامہ: احمد نے شمسی توانائی سے چلنے والی اسکوٹر بنا کر اہم کارنامہ انجام دیا۔

قحط: بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا خطرہ ہوتا ہے۔ قلت: کراچی میں صاف پانی کی بہت قلت ہے۔

سرچشمہ: قرآن ایک سرچشمہء ہدایت ہے۔ باغی: صفوان کے باغی ہونے کی وجہ سے اسے فوج سے برطرف کر دیا گیا۔

درہم: متحدہ عرب امارات کی کرنسی کا نام درہم ہے۔ مصروف: جو لوگ مصروف رہتے ہیں وہ کبھی بری باتوں میں نہیں پڑتے۔ تلفظ: قرآن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا چاہئے۔

مشق ۳۔ ۱۔غلط ۲۔صحیح ۳۔صحیح ۴۔غلط ۵۔غلط

مشق ۴: **حضرت ابوبکر صدیقؓ** ۱۔حضرت ابوبکر صدیقؓ ان دس صحابیوں میں سے ہیں جنہیں حضورؐ نے زندگی ہی میں جنت کی خوشخبری دی۔

۲۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہمارے پیارے نبیؐ سے بچپن سے دوستی تھی اور ان کا زیادہ تر وقت حضورؐ کے ساتھ گزرتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی سیرت کی جھلک حضرت ابوبکرؓ کی شخصیت میں بھی نظر آتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ ۱۔حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور میں عادلانہ نظام قائم کیا اور ہر طرح کے فرق کو مٹا کر رکھ دیا اور ایک حکمران کی طرح اپنی رعایا کا خیال رکھا۔آپؓ کا دور اپنے اخوّت و مساوات، سیاست و حکومت اور فتوحات کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے لیے نمونہ ہے۔

۲۔آپؐ نے حضرت عمرؓ کے لیے فرمایا؛ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا''۔

حضرت عثمان غنیؓ ۱۔حضرت عثمانؓ اللہ کی راہ میں دل کھول خرچ کرتے تھے۔اسی لیے آپؓ کے نام کے ساتھ غنی کا لفظ بھی شامل ہو گیا۔

۲۔آپؓ کا سب سے اہم کارنامہ تمام مسلمانون کو قرآن مجید کے ایک تلفظ پر جمع کرنا ہے اس لیے آپؓ کو جامع قرآن بھی کہتے ہیں۔

حضرت علیؓ ۱۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہت زیادہ بہادر تھے۔تمام جنگوں میں نبی کریمؐ کے ساتھ ساتھ رہے۔آپ کی بہادری کی وجہ سے آپؓ کا لقب حیدر یعنی ''شیر'' تھا۔

۲۔بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت علیؓ تھے۔

مشق ۵: ۱۔حضرت رقیہؓ ۲۔۴۷ ۳۔حضرت ابوبکر صدیقؓ ۴۔۱۲ ۵۔۸ ہزار

مشق ۶: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ ایک عبارت تختہ تحریر پر لکھیں اور ایک ہی نام کا بار بار تحریر میں استعمال کریں گی۔مثلاً احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔احمد شرارتی ہے۔احمد اپنی جماعت میں سب کو تنگ کرتا ہے۔احمد کے چار بہن بھائی ہیں۔احمد روزانہ کھیلنے باغ میں جاتا ہے۔احمد کے امی ابو اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی۔طلبہ بتائیں گے کہ بار بار احمد کا نام عجیب سا لگ رہا ہے۔معلّمہ پوچھیں گی کہ اس کی جگہ کیا آنا چاہیے؟ طلبہ بتائیں گے معلّمہ احمد کا نام مٹا کر اس کی جگہ وہ۔اس وغیرہ لکھیں گی۔اس کے بعد طلبہ کو بتائیں گی

کہ یہ ضمیر کہلاتے ہیں۔نام کی جگہ جو لفظ لکھا جاتا ہے اسے ضمیر کہتے ہیں۔یا جو الفاظ نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں انہیں ضمیر کہتے ہیں۔

☆ درج ذیل جملوں میں سے اسم ضمیر چن کر لکھیے: ۱۔وہ ۲۔میں، اس ۳۔وہ، میرا ۴۔میری، اس ۵۔ہم ۶۔ان

مشق ۷: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو چند تصاویر دکھائی جائیں گی جو ایک دوسرے کی الٹ ہوں گی یعنی کالا/گورا، بڑا/چھوٹا۔موٹا/دبلا، کم/زیادہ

صاف/گندا وغیرہ ۔ تصاویر دکھا کر الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں اور طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کی الٹ ہیں اور متضاد کہلاتے ہیں۔ یا چند جملے تختہ تحریر پر لکھے جائیں جن میں الفاظ اور متضاد کا استعمال کیا گیا ہو۔مثلاً ۱۔سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔

۲۔وہ کالا ہے لیکن اس کا دوست گورا ہے۔ ۳۔ایک بلی خوبصورت ہے اور ایک بدصورت۔

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ یہ خط کشید الفاظ کیا ہیں۔طلبہ سوچیں گے اس کے بعد انہیں بتایا جائے گا کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

سرگرمی: لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جاسکتی ہے لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دو لفظ لکھے جائیں گے۔ایک جواب ہوگا اور ایک سوال یعنی ہر بچہ لفظ کا متضاد بتائے گا اور ایک لفظ پوچھے گا جس کا متضاد دوسرا بچہ بتائے گا۔ایک کارڈ یا پرچی پر دو لفظ لکھے ہوں گے۔ ہر بچے کو کارڈ دیا جائے گا اور ہر بچہ کو موقع دیا جائے گا بچہ پہلے اس لفظ کا متضاد بتائے گا اس کے بعد ایک لفظ بتائے گا جس کا متضاد دوسرے بچے کے پاس ہوگا۔اس طرح یہ سرگرمی حل کروائی جائے گی۔بچوں کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوگا۔

☆ان الفاظ کی متضاد (الٹ) لکھیے: ۱۔انجام ۲۔وفات،موت ۳۔مشہور ۴۔کفر ۵۔تاریکی،اندھیرا ۶۔کثرت

سبق نمبر۵: پیامِ سورج

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ہر آنے والے دن کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں اور نئے سے نئے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں۔

☆محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے محنت و مشقت کو اپنا شعار بنائیں۔ ☆وقت کی قدر و اہمیت جانتے ہوئے ہر کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالیں۔

☆کبھی ناکامی سے نہ گھبرائیں اور مسلسل کوشش کرتے رہیں اور ہمت سے آگے بڑھتے رہیں۔☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔

☆اپنے ارادوں میں مضبوطی اور عمل میں بہتری لائیں اور تقدیر کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔

☆حرف انبساط اور حرف تأسف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے انفرادی طور پر ایک سوال کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا جائے گا مثلاً جب صبح آپ سو کر اٹھتے ہیں تو گزری ہوئی کوئی بات آپ کو یاد رہتی ہے؟ جب نیا دن شروع ہوتا ہے تو آپ اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں لیکن کبھی آپ نے سوچا کہ روز کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور ہوتی ہے۔ہر نیا دن اور ہر آنے والے دن ہم ضرور کچھ نہ کچھ نیا کرتے ہیں؟ اپنے کاموں کے دوران ہمیں بہت کچھ نیا سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔زندگی سے سبق حاصل کرتے ہیں نئی سے نئی بات ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے۔کہیں ناکام ہو جائیں یا پریشان ہو جائیں تو آئندہ کے لیے محتاط ہو جاتے ہیں۔عقلمند انسان وہی ہے جو اپنے ذہن کو استعمال کرے اور کچھ نہ کچھ سیکھے اور اپنی زندگی کو بہتر بنائے اچھی باتیں سیکھے۔ ہر آنے والا دن ہمارے لیے ایک چیلنج لے کر آتا ہے اور ہمیں اس چیلنج کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔اگر ہم اپنی زندگی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی کے اصول مرتب کرنے ہوں گے۔زندگی گزارنے کے چند اصول آج ہم اس نظم میں پڑھیں گے۔شاعر ہیں حکیم خان حکیم۔انہوں نے اس نظم میں بتایا ہے کہ زندگی کو اگر بہتر بنانا چاہتے ہو تو محنت کرو کیونکہ محنت میں ہی عظمت ہے۔اس کے علاوہ وقت کی قدر کرو کیونکہ جو وقت کی قدر نہیں کرتا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔اپنا کام صحیح طریقے سے انجام دو اور تقدیر کو موردِ الزام نہ ٹھہراؤ۔آخر میں وہ کہتے ہین کہ کبھی ہمت نہ ہارو اور محنت مشقت کرتے رہو۔یہ ہیں وہ کچھ اصول جو شاعر نے اپنی نظم میں بتائے ہیں۔

پڑھائی:

معلّمہ نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں گی اور نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھائیں گی۔ساتھ ہی بند کا مطلب سمجھاتی جائیں گی۔اگر کوئی بچہ بند کا مطلب بتانا چاہے تو اس کی رائے لی جائے گی لیکن معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ نظم کا مرکزی خیال طلبہ کو بتائیں گی۔

مرکزی خیال: شاعر نے اس نظم میں بڑے خوبصورت انداز میں زندگی گزارنے کے کچھ اصول بتائے ہیں جو ایک کامیاب زندگی کی ضمانت ہیں اور ساتھ ہی یہ پیغام دیا ہے کہ ہر آنے والا دن ہمیں کچھ نہ کچھ سکھا کے جاتا ہے اور ہر نئے دن ہمیں ایک نئے چیلنج کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔

سرگرمی:

☆جماعت کو چار گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو نظم کے ایک ایک بند میں پوشیدہ سبق کے حوالے سے ایک عنوان دیا جائے گا۔ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ اس عنوان پر ایک ایک پیراگراف لکھیں۔۱۔محنت میں عظمت ۲۔وقت کی اہمیت ۳۔عمل سے زندگی بنتی ہے

۴۔ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا (اس کام کے لیے انہیں پرچے فراہم کیے جاسکتے ہیں)

☆طلبہ گروپ میں ان عنوانات پر نکات تحریر کریں گے اور اس کام کے لیے انہیں ۱۵ منٹ دیئے جائیں گے۔پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے نکات جماعت کے

سامنے پیش کرے گا۔معلّمہ کی معاونت بھی شامل رہے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆نظم کو بغور پڑھیے اور بتایئے کہ ایک بہتر زندگی گزارنے کے لیے ہمیں اصول مرتب کرنے چاہییں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔محنت میں کیا پوشیدہ ہے؟ ۲۔آپ کی نظر میں وقت کی کیا اہمیت ہے؟

۳۔کیا آپ شاعر کی بات سے اتفاق کرتے ہیں؟ یا شاعر ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ ۴۔جنہیں محنت مشقت کی عادت ہوتی ہے وہ کیسی زندگی گزارتے ہیں؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق نمبرا کے سوال کا جواب سنا جائے گا۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔چھوٹا سا پرچہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔☆جملوں میں حرف انبساط اور حرف تاسف کے استعمال کے دوران۔

☆بند کا مطلب بتانے اور اس میں پوشیدہ سبق کے حوالے سے پیراگراف لکھنے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ہر آنے والے دن کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنا اور نئے سے نئے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆محنت کی عظمت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے محنت ومشقت کو اپنا شعار بنانا۔ ☆وقت کی قدر واہمیت جانتے ہوئے ہر کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالنا۔

☆کبھی ناکامی سے نہ گھبرانا اور مسلسل کوشش کرتے رہنا اور ہمت سے آگے بڑھتے رہنا۔ ☆اپنے ارادوں میں مضبوطی اور عمل میں بہتری لانا اور تقدیر کو مورِ دِالزام نہ ٹھہرانا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆جملوں میں حرف انبساط اور حرف تاسف کے استعمال کے دوران۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔اس نظم کے شاعر کا نام حکیم خان حکیم ہے۔

۲۔شاعر محنت کی اہمیت بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ محنت میں ہی عظمت ہے اور جو محنت کرتا ہے اسے ہی کامیابی ملتی ہے۔دنیا مین وہی دولتا اور عزت پاتا ہے جو اپنے زور بازو پر یقین رکھتا ہے اور محنت کو اپنا شعار بناتا ہے۔

۳۔شاعر کہتے ہیں کہ گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا لہٰذا وقت کی قدر کرو اسے ضائع نہ کرو اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑو کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔

۴۔اپنے کسی کام میں کوتاہی نہ کرو جس کی وجہ سے بعد مین پچھتانا پڑے ہر کام کو نیک نیتی اور دیانت داری سے کرو۔

اگر ہر کام دل لگا کر ایمانداری سے کیا جائے تو اللہ بھی ساتھ دیتا ہے۔

۵۔روز ابھرتا ہوا سورج ہمیں زندگی کے نئے نئے باب سکھاتا ہے اور ہر آنے والا دن ایک نیا سبق دے کر جاتا ہے۔ہر نئے دن ایک نئے چیلنج کا سامنا ہوتا ہے اور زندگی ہمیں بہت کچھ سکھاتی ہے مگر یہ انسان پر منحصر ہے وہ اس سے سبق سیکھتا ہے یا درگزر کرتا ہے۔

۶۔اگر انسان ہمیشہ سچ بولے تو اسے کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی وہ کبھی منہ چھپاتا ہے بلکہ عزت کے ساتھ سر اٹھا کر زندگی گزارتا ہے۔

مشق۲: ۱۔محنت ۲۔وقت ۳۔واپس ۴۔غفلت ۵۔عمل ۶۔سورج ۷۔ستارے

مشق۳: پیام: میرے دوست نے اپنے گھر بلانے کے لیے پیام بھیجا۔ سورج: سورج کے طلوع ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

محبت: ہر بچے بڑے سے محبت سے بات کرنی چاہیے۔ صداقت: اس کی ہر بات میں صداقت ہوتی ہے۔

ستارے: اکثر لوگ آسمان پر چمکتے ستارے دیکھ کر انہیں گننے لگ جاتے ہیں۔ مشقت: جو لوگ مشقت کے عادی ہوتے ہیں وہ چست رہتے ہیں۔

مشق۴: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ جب آپ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں تو اظہار کیسے کرتے ہیں؟ کوئی مثال دیجیے:

طلبہ کے بتائے ہوئے جملوں کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے گا۔ معلّمہ سوال کریں گی کہ جب آپ کا کوئی پسندیدہ کھانا بنا ہو تو آپ کیا کہتے ہیں؟ جب آپ کھیل میں جیت جاتے ہیں تو کس طرح اظہار کرتے ہیں؟ اگر آپ کے امتحان میں کم نمبر آتے ہیں تو کس طرح اظہار کرتے ہیں؟ کبھی آپ کو اپنی کسی بات پر دکھ یا افسوس ہوا ہے؟ اگر ہاں تو آپ نے اس کا اظہار کیسے کیا؟ چند جملے طلبہ سے پوچھ کر تختۂ تحریر پر لکھے جائیں گے یہ جملے یا تو خوشی کے ہوں گے یا دکھ اور افسوس کے۔ معلّمہ چند حروف تختۂ تحریر پر لکھیں گی یا ان حروف کے فلیش کارڈ طلبہ کو دیں گی۔ آہا۔ اوہو۔

واہ وا۔ ماشاءاللہ۔ سبحان اللہ۔ آہ۔ افسوس۔ ارے۔ ہائے وغیرہ طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ ان حروف کو جملوں کی مناسبت سے لگائیں۔ خوشی کے جملوں کے ساتھ کون سے لگیں گے اور دکھ کے جملوں کے ساتھ کون سے لگیں گے۔ طلبہ کو بتایا جائے گا کہ جو حروف خوشی کے جملوں کے ساتھ لگتے ہیں وہ حرف انبساط کہلاتے ہیں اور جو حروف افسوس والے جملوں کے ساتھ لکھتے ہیں وہ حروف تاسّف کہلاتے ہیں۔

طلبہ کو چند مثالیں دی جائیں گی۔

☆ تین جملے ایسے لکھیے جن میں حرف انبساط اور تین جملے ایسے لکھیے جن میں حرف تاسّف ہو۔

حرف انبساط: ۱۔ واہ واہ! بڑی خوبصورت سجاوٹ ہے۔ ۲۔ ماشاءاللہ! بڑا سرخ وسفید بچہ ہے۔ ۳۔ سبحان اللہ! بڑی میٹھی آواز ہے۔

حرف تاسف: ۱۔ آہ! وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ ۲۔ افسوس! وہ پھر فیل ہو گیا۔ ۳۔ ہائے! میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔

سبق نمبر۶: وقت کی اہمیت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ وقت کی ضرورت واہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنا کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالیں۔ ☆ وقت کی پابندی کو کامیابی کا راز جانتے ہوئے وقت ضائع نہ کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔ ☆ صفت اور موصوف سے آگاہی حاصل کریں۔

طریقۂ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً آپ صبح کتنے بجے سو کر اٹھتے ہیں؟ کس وقت ناشتہ کرتے ہیں؟ کس وقت اسکول کے لیے گھر سے نکلتے ہیں؟ کیا آپ گھڑی دیکھ کر ہر کام کرتے ہیں؟ اگر آپ یہ تمام کام اپنے صحیح وقت پر نہیں کریں گے تو اس سے کیا ہوگا؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے جیسے ہم اگر وقت پر کام نہیں کریں گے تو ہر جگہ ہمیں پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ ہر جگہ پیچھے رہ جائیں گے اگر اسکول دیر سے پہنچیں گے تو میڈم سے ڈانٹ پڑے گی۔ جماعتی کام میں دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جائیں گے

معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ ہر کام کو وقت پر کیا جائے تب ہی وہ کام صحیح طریقے سے انجام پاتا ہے اور اس کام میں کامیابی ہوتی ہے۔ اور جو کام وقت پر نہ کیا جائے اس کام کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے اور کبھی کبھار وقت پر نہ ہونے کی صورت میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں ''آج کا کام کل پر نہ چھوڑو''۔ ساتھ ہی طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتایا جائے گا کہ دنیا میں جتنے بڑے لوگ گزرے ہیں ان میں ایک قدر مشترک تھی کہ وہ تمام لوگ وقت کی پابندی کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا اور ہر کام کو صحیح وقت پر انجام دیا اس لیے انہوں نے اتنا نام کمایا۔ اسی لیے اگر ہم بھی دنیا میں نام پیدا کرنا چاہتے ہیں یا کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ وقت کی پابندی کریں اور آج کا کام کبھی کل پر نہ چھوڑیں۔ ہمارا مذہب بھی ہمیں وقت کی پابندی کا سبق دیتا ہے۔ آج کا سبق بھی اسی موضوع پر ہے آپ دیکھیں گے کہ اگر وقت پر کام نہ کیا جائے تو کتنی پریشانی ہوتی ہے۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔ ساتھ ساتھ معلّمہ سبق کے نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھاتی جائیں اور جہاں طلبہ کو مشکل ہو وہاں رہنمائی کی جائے۔ سبق کے آخر میں طلبہ سے رائے لی جائے اور سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے۔ اس طرح سبق کے اہم نکات سامنے آئیں گے۔

سرگرمی: کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔

لکھائی: درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام: ☆ آپ اپنے کون کون سے کام وقت پر کرتے ہیں؟ اور اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

نظرِ ثانی (اعادہ): ☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ فاطمہ کس جماعت میں پڑھتی تھی؟ ۲۔ فاطمہ میں کیا بری عادت تھی؟ ۳۔ فاطمہ کی امی اسے کیا سمجھاتی تھیں؟

۴۔ فاطمہ اسکول سے گھر آ کر خوش کیوں تھی؟ ۵۔ امی نے فاطمہ کو کیوں ڈانٹا؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ صفت کے لیے تصاویر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران ☆ جملوں میں صفت اور موصوف الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ وقت کی ضرورت واہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنا کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالنا۔ ☆ وقت کی پابندی کو کامیابی کا راز جانتے ہوئے وقت ضائع نہ کرنا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ جملوں میں سے صفت اور موصوف الگ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ کامیاب لوگوں کی کامیابی کا راز 'وقت کی پابندی' میں پوشیدہ ہے۔ ۲۔ فاطمہ کے اسکول میں ''دست کاری'' کا مقابلہ تھا۔

۳۔ فاطمہ دوسرے کاموں میں مصروف ہوگئی اور اپنا وقت بے کار بیٹھ کر ضائع کیا۔ ۴۔ مقابلے میں تمام لڑکیوں کو سوتی کپڑے کا کڑھا ہوا رومال لانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

۵۔ فاطمہ وقت کی کمی کی وجہ سے صفائی کے ساتھ رنگین پھول بوٹے رومال پر نہیں کاڑھ سکی اور باقی تمام بچیوں کے رومالوں پر نہایت صفائی اور نفاست کے ساتھ خوب صورت پھول کڑھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رومال دیکھ کر جب اپنے رومال پر نظر ڈالی تو اس کو ندامت ہوئی۔ ۶۔ آسیہ کو ایک کتاب ملی جس کو عنوان تھا'' کامیابی کا راز ہے وقت''

۷۔ ہر کام وقت پر کرنا چاہیے کیوں کہ گزرا ہوا وقت لوٹ کے نہیں آتا۔ کامیاب لوگوں کی کامیابی کا راز وقت کی پابندی ہے۔

۸۔ فاطمہ نے اپنے دل میں عہد کیا کہ آئندہ اپنا ہر کام وقت پر کروں گی تا کہ مجھے دوبارہ شرمندگی اور ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مشق ۲: ۱۔ پانچویں ۲۔ ذہین ۳۔ وقت ۴۔ پُر جوش ۵۔ وقت

مشق ۳: ۱۔ صحیح ۲۔ غلط ۳۔ صحیح ۴۔ غلط ۵۔ صحیح

مشق ۴: قیمت: دُکان پر رکھے اس گلدان کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ طالبہ: میری جماعت میں ایک طالبہ بہت تنگ کرتی ہے۔

دھاگہ: اس چادر پر رنگین دھاگے سے کشیدہ کاری کی گئی ہے۔ رومال: بچوں نے اپنے ہاتھوں میں رنگین رومال باندھ کر علاقائی رقص کیا۔

دست کاری: گاؤں کی عورتیں دست کاری میں مہارت رکھتی ہیں۔ ندامت: ہمیں چاہیے کہ ایسا کام نہ کریں کہ بعد میں ندامت ہو۔

اہمیت: ہمیں وقت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ اپنے ہاتھ میں چار پنسلیں لیں گی اور طلبہ سے پوچھیں گی کہ یہ کیا ہے؟ ان کے بارے میں بتایئے؟ طلبہ بتائیں گے کہ یہ چار پنسلیں ہیں۔ یہ بڑی خوبصورت ہیں۔ یہ کالے رنگ کی ہیں ان سے بڑی اچھی لکھائی ہوتی ہے۔ طلبہ بتاتے جائیں گے اور معلّمہ لکھتی جائیں گی۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ کون سے الفاظ ایسے ہیں جو پنسلوں کی خصوصیات بتا رہے ہیں یا ان کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ طلبہ بتائیں گے اور معلّمہ ان الفاظ کو خط کشید کریں گی۔ اس کے بعد بچوں کو بتائیں گی کہ جو لفظ کسی بھی چیز کی خصوصیت بیان کرے یا جو یہ بتائے کہ وہ چیز کیسی ہے اچھی ہے یا بری ہے کم ہے یا زیادہ ہے وہ لفظ صفت کہلاتا ہے۔ اور جس چیز کی بات ہو رہی ہو یا جس چیز کی صفت بتائی جا رہی ہو وہ موصوف ہوتا ہے۔ معلّمہ چند مثالیں بھی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔ مثلاً پیاری لڑکی۔ آدھی روٹی۔ دوکان۔ پاکستانی لڑکا۔ جاپانی اسکوٹر وغیرہ طلبہ کو یہ بھی بتایا جائے کہ تعداد یا گنتی بھی صفت ہوتی ہے اور کسی بھی ملک یا خاندان سے تعلق یا نسبت کے لیے جو لفظ لکھا جاتا ہے وہ بھی صفت ہوتی ہے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک تصویر دی جائے۔ طلبہ اس تصویر میں دی ہوئی چیز کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھیں گے اور اس پیراگراف میں سے صفت اور موصوف الگ کریں گے۔ پیراگراف کم از کم پانچ سطروں پر مشتمل ہونا چاہیے۔

☆ہر گروپ سے ایک بچہ اس پیراگراف کو پڑھ کر جماعت میں سنائے گا اور صفت اور موصوف بھی بتائے گا۔

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں سے صفت اور موصوف الگ کر کے لکھیے: (جوابات)

نمبر شمار	صفت	موصوف
۱۔	عمدہ	قلم
۲۔	مصروف	آدمی۔ چچا
۳۔	بیمار	خالد
۴۔	اونچا	درخت
۵۔	تھوڑی سی	کھیر
۶۔	چار	روٹیاں
۷۔	کالی	بلی
۸۔	عمدہ	کھانا
۹۔	تیز	گاڑی
۱۰۔	خوبصورت	گڑیا

سبق نمبر ۷: ڈاکٹر عبدالقدیر خان

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے واقف ہوں۔

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی تعلیمی کارکردگی، قابلیت اور ان کے بنائے گئے ریکارڈ سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارنامے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆ غلط فقرات کو درست کر کے لکھیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ لیتے ہوئے ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ ان لوگوں سے واقف ہیں جنہوں نے ملک کے لیے کوئی نہ کوئی کارنامہ انجام دیا ہو اور پاکستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہو۔ کسی ایک کا نام اگر آپ کو یاد ہو؟ پاکستان کی طرف سے انہیں کوئی اعزاز ملا ہو اور یہ ہمارے ملک کے لیے ایک بہت بڑا سرمایہ ہوں۔ طلبہ سے ان کے نام پوچھے جائیں گے۔ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔

اگر معلّمہ چاہیں تو ایک پیشکش تیار کر سکتی ہیں انٹرنیٹ کی مدد لے کر جس میں ایسے اشخاص (مرد حضرات) کے بارے میں اور ان کے کارناموں کے بارے میں بتایا گیا ہو۔ یہ پیشکش ملٹی میڈیا پر بھی دکھائی جا سکتی ہے تا کہ طلبہ کو اندازہ ہو کہ پاکستان کا نام بلند کرنے میں کن لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ (اگر پیشکش نہ دکھا سکیں تو زبانی چند لوگوں کے نام اور ان کے کارناموں کا ذکر کریں)

☆ پیشکش دکھانے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج ہم ایسی عظیم شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں نے پاکستان کے لیے ایک ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا انہوں نے پاکستان کے لیے ایٹم بم بنا کر اس کو ایٹمی طاقت بنایا۔ یہ پاکستانی قوم کے لیے ایک بہت بڑا کام ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے کوئی پاکستان کی طرف بری نظر سے نہیں دیکھ سکتا اور پاکستان بھی طاقت ور ممالک کی صف میں شامل ہو چکا ہے۔

پڑھائی: طلبہ سے سبق کی جوڑی میں پڑھائی کروائی جائے۔ یعنی پہلا صفحہ ایک بچہ پڑھے گا اور دوسرا سنے گا۔ دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے گا اور پہلا سنے گا۔ ۱۵ سے ۲۰ منٹ دیئے جائیں گے۔ اگر طلبہ کو مشکل پیش آئی تو معلّمہ رہنمائی کریں گی۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارنامے کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کو ملنے

والے ایوارڈ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ چند اہم نکات بھی طلبہ کو بتائے جائیں گے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو حکومت پاکستان کی طرف سے نشان امتیاز اور ہلال امتیاز دیا گیا ہے۔

سرگرمی:

جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا پہلا گروپ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بارے سبق سے تمام معلومات جمع کرے گا جبکہ دوسرا گروپ ڈاکٹر عبدالقدیر خان پر سوالات تیار کرے گا۔ پہلے گروپ سے ایک بچہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان بن کر کرسی پر بیٹھے گا باقی تمام بچے اس کے گرد کھڑے ہو کر جوابات دینے میں اس کی مدد کریں گے۔ (کرسی پر بیٹھنے والے بچے کا چناؤ ایسے کیا جائے کہ باقی بچوں کی دل آزاری نہ ہو)۔ اس کے بعد سوالات پوچھنے والا گروپ سوال پوچھے گا اور کرسی پر بیٹھا بچہ جواب دے گا اگر اس کو مشکل پیش آئی تو وہ اپنے ساتھیوں سے مدد لے گا۔ اس طرح ان سوال جواب کی سرگرمی سے سبق کی اچھی طرح دہرائی ہو جائے گی۔ کھیل ہی کھیل میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ لیں گے۔ اس سرگرمی سے طلبہ اچھی طرح سبق کے اہم نکات سمجھ لیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔ (انٹرنیٹ کی مدد بھی لی جا سکتی ہے)

☆☆ آپ اپنے وطن سے کتنی محبت کرتے ہیں اور آپ بڑے ہو کر اپنے وطن کی خدمت کس طرح کرنا چاہتے ہیں یا اپنے وطن کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ دونوں گروہ سائنسی نمائش کے لیے کون سے پروجیکٹ بنا رہے تھے؟ ۲۔ ایٹم کیا ہے؟ ۳۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کام کا آغاز کس شہر سے کیا؟

۴۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایٹم بم کے کارنامے کے علاوہ اور کون کون سے اہم کام کیے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ان لوگوں کے حوالے سے پیشکش جن پر پاکستان کو فخر ہے۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ فقرات کو درست کرنے کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے واقف ہونا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ غلط فقرات کو درست کرنا۔

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی تعلیمی کارکردگی، قابلیت اور ان کے بنائے گئے ریکارڈ سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارنامے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ اسکولوں کے درمیان سائنسی نمائش ہونے والی تھی۔ ۲۔ ہمارے کارخانے چل سکتے ہیں۔ گھروں میں بجلی آ سکتی ہے۔

۳۔ انہوں نے پاکستان کے لئے ایٹم بم بنا کر اس کو ایٹمی طاقت بنایا۔

۴۔ ۱۹۷۱ کی جنگ میں پاکستان کی شکست کے بعد انہوں نے عہد کیا کہ وہ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنائیں گے۔

۵۔ ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی سے طبیعیات میں ۷۰ فیصد نمبر لے کر ایم ایس سی کر کے ریکارڈ قائم کیا جو آج تک برقرار ہے۔

مشق ۲: شان دار: عثمان نے اپنی جماعت میں شان دار نمبر حاصل کیے۔ خدمت: ماں باپ کی خدمت بھی عبادت ہے۔

قوم: پاکستانی قوم بہت محنتی ہے۔ جوش: کرکٹ ٹیم اپنی جیت کے لیے بہت پُر جوش تھی۔

سائنس: دنیا میں سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے۔ نمائش: ایکسپو سینٹر میں دفاعی نمائش بہت کامیاب رہی۔

مشق ۳: ۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ ۲۔ بھوپال ۳۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۴۔ ۵۰ ۵۔ کہوٹہ ۶۔ سائنسدان

مشق ۴: ۱۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۲۔ ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ ۳۔ بھوپال ۴۔ گھر کے قریب ایک اسکول ۵۔ جرمنی ۶۔ ۲۸ مئی ۱۹۹۸

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: معلّمہ ایک چھوٹا سا واقعہ سنائیں گی اور اس میں غلط جملوں کا استعمال کریں گی جیسے کل میں بازار گئی وہاں میں نے دکاندار کو بولا کہ یہ گڑیا کتنے کا ہے؟ دکاندار نے اس کا قیمت زیادہ بتایا۔ میرے کو بہت غصہ آیا۔ میں واپس گھر آئی اور سوگئی۔ میں نے خواب دیکھی کہ وہ گڑیا گھر میں رکھی ہے۔ اس واقعہ کو سنانے کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ اس میں کیا غلطیاں تھیں۔ طلبہ بتائیں گے۔ معلّمہ ان غلطیوں کو درست کرتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ روزمرہ بول چال میں اکثر ہم ایسی غلطیاں کر جاتے ہیں اور غلط اردو بولتے ہیں۔ کچھ باتیں ہمیں ذہن نشین کرنی ہوں گی: طلبہ کو معلّمہ بتائیں گی۔

☆۔ جملے میں فاعل، مفعول اور فعل کی ترتیب قائم رکھنی چاہیے۔ ☆ فاعل یا ضمیر فاعلی جب مصدر کے ساتھ آئے تو اس مین علامت فاعل ''نے'' کا لانا درست نہیں۔ مثلاً ''میں نے لاہور جانا ہے'' غلط ہے اس کے بجائے ''مجھے لاہور جانا ہے صحیح ہے''۔ ☆۔ جب ایک فقرے میں مذکر اور مونث دو اسم ہوں تو فعل اآخری اسم کے مطابق آتا ہے۔ جیسے یہ کوٹ اور اچکن میری ہے۔ یا یہ اچکن اور کوٹ میرا ہے۔

☆ بزرگ رشتہ داروں مثلاً نانا، دادا چچا، تایا، پھوپھو کے ''الف'' کو ''ے'' سے بدلنا صحیح نہیں البتہ چھوٹے رشتہ داروں مثلاً بھانجا، بھتیجا، پوتا، نواسا وغیرہ کے ''الف'' کو ''ے'' سے بدلنا صحیح ہے مثلاً نانے، دادے، تائے غلط ہے اور بھانجے، بھتیجے صحیح ہے۔ ☆ ایک ہی جملے میں دو ہم معنی الفاظ اکٹھے کرنا درست نہیں مثلاً ''یہ ماہ رمضان کا مہینہ ہے'' غلط ہے۔ صرف ماہ رمضان لکھا جائے یا رمضان کا مہینہ۔

☆ مندرجہ ذیل فقرات کو درست کر کے لکھیے:

۱۔ وہ لڑکا بہت تیز دوڑ رہا ہے۔ ۲۔ کھلاڑی کرکٹ کھیل رہے ہیں۔ ۳۔ بچے عید پر نئے لباس پہنتے ہیں۔ ۴۔ میری گیند اور بلا کھو گیا۔

۵۔ الماری میں چیزیں رکھی ہیں۔ ۶۔ نانی جان نے پریوں کی کہانی سنائی۔ ۷۔ فریدہ کے جوتے کھو گئے۔ ۸۔ امی نے احمد سے روئی منگائی۔

سبق نمبر ۸: تصویری کہانی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ذہانت اور عقلمندی کی اہمیت جانتے ہوئے ہر کام میں عقلمندی اور سمجھ داری کا مظاہرہ کریں۔

☆ مصیبت اور پریشانی میں رونے اور ڈرنے کے بجائے اپنی ذہانت اور عقل استعمال کرتے ہوئے ہر مسئلے کا حل نکالیں۔

☆ ذہین لوگوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کا انداز اختیار کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ ☆ آخری حرف سے نیا لفظ بنائیں۔ ☆ سادہ جملوں کو منفی اور سوالیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ تختہ تحریر پر ایک جملہ لکھیں گی ''عقل بڑی کہ بھینس'' اور اس جملے پر طلبہ سے رائے لی جائے گی۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ یہ ایک ضرب المثل ہے جو کسی کی بے وقوفی پر کہی جاتی ہے اور کسی کی بے تکی بات کہنے پر کہی جاتی ہے اس کا مطلب ہے کہ بظاہر بھینس ایک بڑا جانور ہے لیکن چونکہ وہ جانور ہے اس کے پاس عقل نہیں اس لیے وہ کوئی خاص کارنامہ انجام نہیں دے سکتی جبکہ عقل ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بڑی سے بڑی چیز اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ عقل استعمال کر کے بڑے سے بڑے پہاڑ کو سر کیا جا سکتا ہے اور ہر مشکل کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کسی کے پاس عقل ہو یا وہ عقلمند ہو تو اس سے زیادہ قیمتی شے کوئی نہیں کیونکہ عقلمند آدمی کہیں بھی ناکام نہیں ہوتا۔ اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو ذہانت اور عقلمندی کے بارے میں بتائیں گی کہ جو کام ذہانت اور عقل مندی سے کیا جائے وہ کام صحیح طریقے سے ہوتا ہے اور اس کام میں کامیابی ملتی ہے یعنی ہمیں ہر کام میں اپنی عقل استعمال کرنی چاہیے اور سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے، ہر کام کے اچھے اور برے پہلو کو سامنے رکھنا چاہیے اور عقلمندی سے ہر بات کا فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ عقل سے کیے گئے فیصلے کارآمد ہوتے ہیں اور بعد میں پچھتاوا بھی نہیں ہوتا۔ ہم اگر اپنی عقل استعمال کریں تو ہر مسئلے کا حل بخوبی نکال سکتے ہیں۔ وہی لوگ ایک کامیاب زندگی گزارتے ہیں جو ذہین ہوتے ہیں اور عقل مندی سے کام کرتے ہیں اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم جو کہانی پڑھیں گے اس میں آپ دیکھیں گے کہ کس طرح ایک لڑکے نے اپنی ذہانت اور عقل مندی سے اپنی پریشانی کا حل نکالا اور

مصیبت سے چھٹکارا پایا۔

پڑھائی:

☆چونکہ یہ ایک مختصر کہانی ہے اس لیے طلبہ اس کہانی کی انفرادی طور پر پڑھائی کریں گے اور خود پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ مشکل پیش آنے کی صورت میں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ اس کہانی سے کیا سبق ملا؟ اس کہانی کے حوالے سے طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ کہانی کیسی تھی؟ کس کا کردار اچھا لگا اور کیوں؟

سرگرمی:

کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے گی۔ تصویر کی مدد سے کہانی لکھنا۔ طلبہ کو اس کام کے لیے کمپیوٹر پیپر بھی دیئے جاسکتے ہیں اور طلبہ کی لکھی ہوئی کہانی کو سوفٹ بورڈ پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ذہانت اور عقلمندی سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟ یا اس کہانی میں صابر کا کردار آپ کو کیسا لگا اور کیوں؟ یا

کیا آپ نے کبھی صابر کی طرح ذہانت اور عقل مندی کا مظاہرہ کیا ہے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔صابر اور فاطمہ کون تھے؟ ۲۔ایک دن ان دونوں کے ساتھ کیا ہوا؟ ۳۔گھر والوں نے صابر کے ساتھ کیا کیا؟ ۴۔بھینسے کو دیکھ کر فاطمہ نے کیا کیا؟

☆ایک یا دو بچوں سے کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ ۔ کمپیوٹر پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆الفاظ میں ''اں'' لگا کر جمع بنانے کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆الٹ معنوں والے الفاظ لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ذہانت اور عقلمندی کی اہمیت جانتے ہوئے ہر کام میں عقلمندی اور سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔ ☆ذہین لوگوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کا انداز اختیار کرنا۔

☆مصیبت اور پریشانی میں رونے اور ڈرنے کے بجائے اپنی ذہانت اور عقل استعمال کرتے ہوئے ہر مسئلے کا حل نکالنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆آخری حرف سے نیا لفظ بنانا۔ ☆سادہ جملوں کو منفی اور سوالیہ جملوں میں تبدیل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔صابر اور فاطمہ کے پیچھے ایک خطرناک بھینسا آ گیا تھا۔ ۲۔صابر بھینسے کے ڈر سے درخت پر چڑھ گیا تھا اور بھینسا اس کے پیچھے پڑ گیا۔

۳۔بھینسا درخت کو ٹکریں مار رہا تھا۔ ۴۔صابر نے اپنی قمیص اُتاری اور بھینسے کے منہ پر ڈال دی۔

۵۔مصیبت اور پریشانی میں رونے اور ڈرنے کے بجائے اس مصیبت سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور عقل مندی سے اس کا حل نکالنا چاہئے۔

مشق۲: ۱۔فاطمہ ۲۔پارک ۳۔درخت ۴۔بھینسے ۵۔شاباش

مشق۳: پاکستان۔اُردو چین۔چینی بھارت۔ہندی لیبیا۔عربی فرانس۔فرانسیسی

ایران۔فارسی جاپان۔جاپانی جرمنی۔جرمن امریکہ۔انگریزی

مشق۴: تفصیل: عامر نے خط کا جواب تفصیل سے دیا۔ نسل: ہم سب حضرت آدمؑ کی نسل سے ہیں۔ انعام: کلاس میں اول آنے پر مجھے انعام ملا۔

شرارت: شرارتی بچے ذہین بھی ہوتے ہیں۔ آنکھ: آنکھ جسم کا ایک بہت نازک عضو ہے۔ آئندہ: ہم آئندہ سال گرمیوں کی چھٹیوں میں شمالی علاقہ جات کی سیر کو جائیں گے۔
سوچ: یُمنیٰ اچھی سوچ کی مالک ہے۔ جڑ: تیز آندھی نے درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔
ماحول: اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ شربت: گرمیوں میں ٹھنڈا میٹھا شربت طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: یہ مشق کروانے سے پہلے طلبہ کو ایک ہلکی پھلکی الفاظ سازی کی مشق کروائی جاسکتی ہے۔ سب سے پہلے معلّمہ ایک لفظ ادا کریں گی۔ طلبہ سے کہا جائے گا کہ ہر لفظ کے آخری لفظ سے ایک نیا لفظ بنانا ہے۔ جماعت کے بچوں میں کونے سے شروع کیا جائے گا اور ایک چین کی طرح ایک کے بعد ایک بچہ ترتیب سے لفظ بناتا جائے گا۔ جیسے معلّمہ ایک لفظ کہیں گی ''استعمال'' اب کونے پر بیٹھا پہلا بچہ 'ل' سے ایک نیا لفظ بنائے گا مثلاً لومڑی۔ اس لفظ کے آخر میں 'ی' آتا ہے لہٰذا دوسرا بچہ 'ی' سے نیا لفظ بنائے گا۔ اس طرح پوری جماعت اس میں حصہ لے گی۔ جہاں مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔

☆ آخری حرف سے نیا لفظ بنایئے:

محنت۔تاریکی	سبق۔قبول	کھلونا۔استاد	سمندر۔راستہ	عقل۔لوگ
آڑو۔وابستہ	دانش۔شاباش	سکون۔نفرت	جنگ۔گرفتار	کتاب۔بستہ

مشق ۶: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً کیا آپ بریانی شوق سے کھاتے ہیں؟ اردو کا مضمون کس کس کو اچھا لگتا ہے؟ شام کو روز باغ میں کھیلنے کون جاتا ہے؟ گھر جا کون کون سوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ ممکن ہوا تو معلّمہ ان سوالات کو تختہ تحریر پر لکھیں گی۔ اس کے بعد چند بچے ہاں کہیں گے اور چند بچے نہ کہیں گے معلّمہ ان سوالات کے جوابات بھی تختہ تحریر پر لکھیں گی مثلاً ہم بریانی شوق سے کھاتے ہیں۔ جو بچے منع کریں گے ان کے جواب لکھیں گی کہ ہم بریانی شوق سے نہیں کھاتے ہیں۔ اسی طرح ہم شام کو روز باغ میں کھیلنے جاتے ہیں۔ ہم شام کو روز باغ میں کھیلنے نہیں جاتے ہیں۔ جوابات لکھنے کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ جن جملوں کسی بات کی نفی کی جائے یا منع کیا جائے وہ منفی جملے کہلاتے ہیں۔ جن میں منع نہیں کیا جائے وہ سادہ جملے یا مثبت جملے کہلاتے نہیں اور جن جملوں مین سوال پوچھا جائے جیسے مین نے آپ سے سوال کیا تھا وہ سوالیہ جملے کہلاتے ہیں۔ سوالیہ جملوں کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان میں کیا، کون، کیوں، کیسے وغیرہ استعمال ہوتا ہے اور منفی جملوں میں نہ اور نہیں کا استعمال ہوتا ہے۔ چند مثالیں طلبہ سے پوچھی جائیں گیا گروپ مین بٹھا کر ہر گروپ سے دو دو سوالیہ اور منفی جملے بنوائے جائیں۔

☆ سادہ جملوں کو منفی اور سوالیہ جملوں میں تبدیل کیجئے اور جہاں ضرورت ہو دوسری تبدیلیں بھی کیجیے:

سادہ جملے	منفی جملے	سوالیہ جملے
نوکر جھوٹ بول رہا ہے۔	نوکر جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔	کیا نوکر جھوٹ بول رہا ہے؟
بچہ سو رہا ہے۔	بچہ سو نہیں رہا ہے۔	کیا بچہ سو رہا ہے؟
بارش ہو رہی ہے۔	بارش نہیں ہو رہی ہے۔	کیا بارش ہو رہی ہے؟
وہ روزانہ سیر کے لیے جاتا ہے۔	وہ روزانہ سیر کے لیے نہیں جاتا ہے۔	کیا وہ روزانہ سیر کے لیے جاتا ہے؟
اتوار کو اسکول کی چھٹی ہوتی ہے۔	اتوار کو اسکول کی چھٹی نہیں ہوتی ہے۔	کیا اتوار کو اسکول کی چھٹی ہوتی ہے؟
پولیس چور کو پکڑتی ہے۔	پولیس چور کو نہیں پکڑتی ہے۔	کیا پولیس چور کو پکڑتی ہے؟

سبق نمبر ۹: پیشے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ مختلف پیشوں کے متعلق آگاہی حاصل کریں۔ ☆ عام روزمرہ زندگی میں ان پیشوں سے وابستہ افراد کی اہمیت وضرورت سے واقف ہوں۔
☆ کسی کام کو کمتر نہ سمجھیں اور اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنائیں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔
☆ سوالات کے جوابات تحریر کریں اور دیگر مشقیں حل کریں۔ ☆ الفاظ میں اعراب کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

طلبہ کو موضوع کی طرف لانے کے لیے معلّمہ چند سوالات کریں گی مثلاً۔ آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے ان سے وجہ بھی پوچھی جائے

گی۔آپ بڑے ہوکر کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کریں گے کیونکہ ہر انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی نہ کسی کام پر مامور ہوتا ہے۔وہ امیر ہو یا غریب،تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ اسے کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے تا کہ وہ کما سکے اور اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے۔اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب آپ بیمار ہوتے ہیں تو کس کے پاس جاتے ہیں؟ جب آپ کے بال بڑھ جاتے ہیں تو کس کے پاس جانا پڑتا ہے؟ کپڑے سینے کے لیے کس کو دیتے ہیں؟ جوتے ٹوٹ جاتے ہیں تو کس سے جڑواتے ہیں؟ ہمیں کون پڑھاتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کی ہوتا؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے گا کہ یہ تمام لوگ مختلف پیشوں سے وابستہ ہوتے ہیں یعنی ڈاکٹر،موچی،درزی وغیرہ یہ پیشے کہلاتے ہیں۔ان کا کام الگ الگ ہوتا اور یہ اپنے پیشے کے حساب سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔آج ہم آپ کو ان پیشوں سے متعلق معلومات فراہم کریں گے اور بتائیں گے کہ یہ کس طرح اور کن چیزوں کی مدد سے اپنا کام کرتے ہیں اور ان کی ہماری روزمرہ زندگی میں کتنی اہمیت اور ضرورت ہے۔

پڑھائی:

جماعت میں تین تین بچوں کے گروپ بنوائے جائیں گے اور کل ملا کر گیارہ گروپ بن جائیں یا اگر کم بچے ہیں تو جوڑی میں بٹھایا جائے اور ہر گروپ یا جوڑی کو ایک ایک پیشے کے متعلق پڑھنے کے لیے کہا جائے۔دس منٹ میں وہ یہ پڑھ لیں گے۔جب تمام گروپ یا جوڑیاں پڑھ لیں تو ایک بچہ اپنے پیشے کے متعلق جماعت کو بتائے گا۔اس طرح تمام پیشوں کے متعلق باری باری ہر گروپ یا جوڑی سے ایک بچہ بتائے گا۔ یا

☆اگر مشکل پیش آئے تو معلّمہ بلند خوانی بھی کروا سکتی ہیں۔اور ساتھ ساتھ سبق کے اہم نکات سمجھا سکتی ہیں۔مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ کسی بھی ایک پیشے کو منتخب کریں اور اس پر ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کریں۔☆کل پانچ گروپ ہوں گے ۔طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں گے تیاری کے لیے اور وہ ۴ سے ۵ منٹ کا ایک چھوٹا سا ڈرامہ بنائیں گے۔بچے اس پیشے کے حوالے سے رول پلے تیار کریں گے اور اپنی اداکاری کے جوہر دکھائیں گے۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ یا

☆جو بچہ کسی بھی ایک پیشے کے حوالے سے اداکاری کرنا چاہے مثلاً جو بچہ ڈاکٹر کی اداکاری،یا موچی کی اداکاری یا ٹیچر کی اداکاری کرنا چاہے اسے موقع دیا جائے گا۔اور ۱۵ منٹ تک یہ مزیدار سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کسی ایسے شخص کے بارے میں بتایئے جو کسی پیشے سے وابستہ ہوں۔نیز یہ بھی بتایئے کہ وہ اپنا کام کس طرح کرتے ہیں؟ یا

☆اپنے جاننے والے کسی ایسی شخصیت کا انٹرویو لیجیے یا ان کے بارے میں بتایئے جو کسی پیشے سے وابستہ ہوں اور اپنا کام بڑی محنت سے کرتے ہوں۔ممکن ہو تو تصویر بھی لگایئے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔پاکستان مین کتنی طرح کے کارخانے پائے جاتے ہیں؟ ۲۔اگر ڈاکٹر نہ ہوں تو کیا ہوگا؟

۳۔سنار کی ضرورت کیوں ہے؟ ۴۔آپ کس طرح لوگوں کی خدمت کریں گے؟ یا بڑے ہو کر کن شعبوں کا انتخاب کریں گے جس سے اہل وطن کی خدمت ہو سکے؟

☆ اس کے علاوہ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ رول پلے کے لیے اشیاء

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔

☆رول پلے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات تحریر کرنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

☆الفاظ سے پہلے لفظ لگا کر بامعنی لفظ بنانے کے دوران اور الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆مختلف پیشوں کے متعلق آگاہی حاصل کرنا۔ ☆عام روزمرہ زندگی میں ان پیشوں سے وابستہ افراد کی اہمیت وضرورت سے واقف ہونا۔

☆کسی کام کو کمتر نہ سمجھنا اور اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنانا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔ ☆الفاظ میں اعراب کا استعمال کرنا۔ ☆الفاظ سے پہلے ایک لفظ لکھ کر بامعنی الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔کسان کھیتی باڑی کرتا ہے۔

۲۔کسان ہر موسم کی الگ الگ فصل اگاتا ہے۔سردیوں میں کینو، گاجر، مٹر، شلجم وغیرہ اور گرمیوں میں آم، تربوز، بینگن، ترئی، لوکی، بند گوبھی، پالک وغیرہ کی کاشت کرتا ہے۔

۳۔بال کاٹنے والے کو نائی یا حجام کہتے ہیں۔ ۴۔درزی کو کپڑے سینے کے لیے دیتے ہیں۔ ۵۔ہاکر کا کام گھروں میں اخبار ڈالنے کا ہوتا ہے۔

۶۔فرنیچر بڑھئی بناتا ہے۔ ۷۔گھروں اور عمارتوں کو بنانے میں مزدور کام آتا ہے۔ ۸۔ہم زیور سنار سے بنواتے ہیں۔

۹۔موچی لوگوں کے جوتے، چپلیں اور پھٹے بیگ جوڑنے کا کام کرتا ہے۔

۱۰۔حکومت نے کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے مفت زرعی تعلیم، بہترین کھاد اور ٹریکٹر فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مشق۲: نظر۔اثر ڈور۔شور سلیم۔رحیم صبر۔قبر مہارت۔حقارت سزا۔جزا تکرار۔انکار ٹھیک۔بھیک فاضل۔حاصل

مشق۳: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو مرکب الفاظ کا حوالہ دیا جائے گا اور اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔چند مچالیں تختہ تحریر پر لکھی جائیں گی مثلاً حسین وجمیل۔عجیب و غریب۔آرام وسکون وغیرہ اور طلبہ کو بتایا جائے گا کہ کہ مرکب الفاظ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو دو الفاظ ملا کر بنائے جاتے ہیں یعنی دو الفاظ کے مرکب کو مرکب لفظ کہتے ہیں۔ان مرکب الفاظ میں دونوں الفاظ اپنے معنی دیتے ہیں۔

☆اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ کچھ مرکب الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن میں ایک لفظ تو اپنے معنی دیتا ہے لیکن دوسرا لفظ اپنے معنی نہیں دیتا۔یہ بھی مرکب الفاظ کی ہی ایک قسم ہے۔اس میں الفاظ سے پہلے جو لفظ لگتا ہے وہ معنی دیتا ہے لیکن الفاظ کے بعد والا لفظ معنی نہیں دیتا۔جو بے معنی لفظ ہوتا ہے وہ لاحقہ کہلاتا ہے۔درج ذیل الفاظ میں کچھ لاحقے ہیں۔ان کے ساتھ ایک لفظ لگا کر بامعنی لفظ بنایا جا رہا ہے۔لیکن وہ لفظ بھی بامعنی ہے۔طلبہ کو لاحقہ کے بارے میں ضرور بتایا جائے۔ذیل میں کچھ الفاظ لاحقے نہیں ہیں۔

☆دیے گئے الفاظ سے پہلے کوئی لفظ لکھ کر بامعنی لفظ بنائیے:

۱۔کار سے اداکار۔کلاکار۔گلوکار ۲۔پن سے بچپن ۳۔انی سے حکمرانی۔پشیمانی ۴۔انگیز سے حیرت انگیز

۵۔باز سے دغاباز۔نشانہ باز ۶۔دانی سے نمک دان ۷۔چی سے باورچی ۸۔دان سے کوڑے دان۔پان دان

مشق۴: کِسَانُ ۔اِنْتِظَام ۔کُرْسی ۔تَرْبُوْز ۔سَخْت ۔شَعُوْر ۔لَجْم ۔پالَک ۔مُسْتَحَق ۔سَہُوْلَت

مشق۵: پانا۔مکینک استرا۔نائی دوائی۔ڈاکٹر قلم۔استاد ٹریکٹر۔کسان

بیلچہ۔مالی قینچی۔درزی سیٹی۔چوکی دار سائرن۔پولیس

جھاڑن۔ماسی

مشق نمبر۶

☆دیے گئے الفاظ لغت میں تلاش کر کے ان کے معنی لکھیے:

تمہیدی گفتگو: کتاب میں تفصیل درج ہے۔طلبہ کی معاونت اور رہنمائی کی جائے گی۔اردو لغت ہر بچے کے پاس ہونا ضروری ہے۔

ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں۔جہاں جس معنی کی ضرورت ہو وہ منتخب کیا جاتا ہے۔

الفاظ	معانی
گل	پھول۔چراغ کی بتی کا جلا ہوا سرا۔جوتے کی ایڑی کا چمڑہ
پشیمان	شرمندہ۔نادم۔پچھتانے والا

ابر	بادل۔گھٹا۔بدلی
ناقص	ادھورا۔غیر مکمل۔عیب دار۔خراب
جبر	ظلم۔ستم۔سینہ زوری۔سختی۔مجبور کرنا
قصہ	کہانی۔داستان
چمن	وہ جگہ جہاں سبزہ، پھول وغیرہ بوئیں۔باغ کے قطعات، پھلواری۔گلزار
شجر	درخت۔پیڑ
شب	رات
شمس	سورج۔آفتاب

سبق نمبر۱۰: نیا دور آنے والا ہے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اکیسویں صدی کے دور میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆اس دور کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے خود کو جدیدیت کی اس دوڑ میں شامل کریں۔

☆جدید دور کی اہم ضرورت کمپیوٹر سے واقف ہوں اور اس کے اچھے اور برے پہلوؤں پر نظر رکھیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆حرف تاسف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆اکیسویں صدی کے اس سائنسی دور کی خوش آئند تبدیلیوں اور تخریب کاریوں سے واقف ہوں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ سب سے پہلے طلبہ سے انفرادی طور پر پوچھیں گی کہ آپ کے خیال میں دور جدید کی بہترین ایجاد کیا ہے؟ اور اس سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔زیادہ تر بچے کمپیوٹر ہی کہیں گے۔ہر بچے کی رائے لی جائے گی۔اس کے بعد معلّمہ پوچھیں گی کہ چونکہ یہ دور سائنسی دور ہے اس دور میں بہترین ایجادات سامنے آئی ہیں۔یہ ایجادات ہمارے لیے فائدہ مند بھی ہیں اور نقصان دہ بھی۔اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نقصان۔طلبہ سے کہا جائے گا آج کل سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایجاد کمپیوٹر ہی ہے جو تقریباً ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔اس کے فوائد اور نقصانات بتائیے: طلبہ کے بتائے ہوئے نکات تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔طلبہ بتائیں گے کہ اس سے ہم دنیا جہاں کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کو پیغامات بھیج سکتے ہیں، رابطہ کر سکتے ہیں، تفریح کا ذریعہ بھی ہے جیسے کھیل کھیل سکتے ہیں، کچھ بھی سیکھنا چاہیں سیکھ سکتے ہیں وغیرہ لیکن اس کا زیادہ استعمال صحت کے لیے اچھا نہیں ہماری آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں، سر میں بھی درد رہتا ہے، ساتھ ہی وقت بھی برباد ہوتا ہے اگر فالتو کام کریں تو۔اس کے علاوہ یہ دور اکیسویں صدی کا دور ہے اور اس میں کچھ ایجادات ایسی ہوئی ہیں جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا جیسے کہ ایٹم بم وغیرہ۔اور اسی طرح کی چیزیں جو دنیا کو تباہ کرنے کا باعث ہیں اور اس کی وجہ سے لوگوں پر ہر وقت دہشتوں کے سائے منڈلا رہے ہیں لیکن اس کو صحیح جگہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔آج جو نظم ہم پڑھیں گے وہ دور جدید میں ہونے والی تبدیلیوں اور اس کی اہم ضرورت پر ہماری توجہ دلا رہی ہے اور یہ بھی کہ ہمیں اس دور کے تقاضوں کو کس طرح پورا کرنا ہے۔اس نظم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ دور سائنسی دور ہے۔اور ایک سے ایک ایجاد ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔ہمیں ان ایجادات کے اچھے اور برے دونوں پہلوؤں پر نظر رکھنی ہے۔

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اکیسویں صدی میں ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے اور دور جدید کی اہم ایجادات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس دور میں جہاں لوگوں کو سہولیات ملی ہیں وہیں برائیوں اور تخریب کاریوں کو بھی فروغ ملا ہے۔

خلاصہ:

یہ نظم پروفیسر آفاق صدیقی نے لکھی ہے۔شاعر نے اس نظم میں اکیسویں صدی کو موضوع بنایا ہے اور دور جدید میں ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان ایجادات کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے جو آج کل ہماری ضرورت بن چکی ہیں۔شاعر کہتے ہیں کہ اب ایسا دور آ گیا ہے جس نے پچھلے تمام ادوار کو پیچھے چھوڑ دیا ہے یعنی یہ ایک سائنسی دور ہے جس میں نت نئی ایجادات ہمارے سامنے آئی ہیں۔ان ایجادات کی بدولت فاصلے سمٹ گئے ہیں اور دنیا قریب آ گئی ہے یعنی ہم چند گھنٹوں میں ایک ملک سے دوسرے

ملک پہنچ سکتے ہیں دور دراز بیٹھے لوگوں سے رابطے میں رہ سکتے ہیں۔ٹیلیفون،موبائل اور انٹرنیٹ کی بدولت۔آج کل کمپیوٹر ہر گھر میں موجود ہے۔کمپیوٹر نے ہماری زندگی کو آسان بنا دیا ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعے ہم جس وقت چاہیں کسی بھی ملک کے بارے کسی بھی طرح کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں وہاں بیٹھے لوگوں سے بات کر سکتے ہیں۔کوئی بھی پیغام بھیجنا ہو یا کوئی ضروری بات کرنی ہو یا کسی کو دعوت دینی ہو چند منٹوں میں یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔پہلے زمانے میں تو کئی دن لگ جاتے تھے پیغام پہنچنے میں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے میں لیکن آج کل یہ کام گھنٹوں اور منٹوں میں ہو جاتا ہے۔اب لوگوں نے پوسٹ آفس کا رخ کرنا بھی بند کر دیا ہے۔جب ہر کام گھر بیٹھے ہو رہا ہو تو کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے۔اکیسویں صدی کا دور جہاں کچھ سہولیات لے کر آیا ہے وہیں اس دور میں پریشانیاں بھی بڑھ گئی ہیں۔افراتفری کا عالم ہے۔جذبات ختم ہو گئے ہیں۔مشینوں کا استعمال کرتے کرتے انسان بھی مشینی بنتا جا رہا ہے۔ان ایجادات سے لوگوں کو جہاں فوائد ہوئے ہیں وہیں نقصانات بھی بہت ہیں۔ان میں کچھ ایجادات تو ایسی ہیں جو اس دنیا کو تباہ بھی کر سکتی ہیں ایک ڈر اور خوف کا عالم پیدا ہو گیا ہے۔سکون ختم ہو گیا ہے ہر وقت ایک گھبراہٹ سی ہے۔آپس میں محبتیں ختم ہو گئی ہیں۔دور جدید میں لوگوں کو جتنی آسانیاں میسر ہیں اس سے کہیں زیادہ خوف و ہراس ہے۔مشینوں کا زیادہ استعمال صحت پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔لوگوں میں برائیاں جنم لے رہی ہیں اور ایسے ایسے ہتھیار بن رہے ہیں جو معاشرے کو تباہ کرنے کا باعث ہیں۔شاعر آخر میں اللہ سے یہی دعا کر رہے ہیں کہ اس دنیا سے برائیوں کا خاتمہ ہو اور لوگوں کو نیک ہدایت دیا وروہ ان ایجادات کا استعمال صحیح طریقے سے کریں اور کسی کو نقصان نہ پہنچائیں۔

پڑھائی:

معلّمہ اگر چاہیں تو طلبہ سے نظم خوانی کروائی جا سکتی ہے۔ساتھ ساتھ نظم کے اشعار بھی سمجھاتی جائیں اور نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھتی جائیں۔ یا

☆ طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں۔جہاں مشکل پیش آئے وہاں معلّمہ رہنمائی کریں۔معلّمہ اس نظم کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھیں اور ساتھ ہی ان کے معانی بھی۔نظم پڑھنے کے بعد طلبہ سے رائے لی جائے۔

☆ جو بچہ بتانا چاہے اس سے پہلے شعر کا مطلب پوچھا جائے معلّمہ کی معاونت شامل ہو۔اس کے بعد معلّمہ خود اس شعر کی تشریح کریں۔لیکن پہلے بچوں کو موقع دیا جائے۔اس طرح پوری نظم سمجھائی جائے۔

سرگرمی:

طلبہ کو دور جدید میں ہونے والی نت نئی ایجادات کے حوالے سے ایک ویڈیو دکھائی جا سکتی ہے جس میں جدید طرز پر بنائے گئے کمپیوٹرز،روبوٹ یا دیگر مشینیں دکھائی جا سکتی ہیں جن کی ایجاد اکیسویں صدی میں ہوئی ہو۔یہ ویڈیو دس منٹ کی ہو اور اس میں چار پانچ ایجادات کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئی ہوں۔یوٹیوب سے مدد لی جا سکتی ہے۔معلّمہ اس چھوٹی سی ویڈیو کو مختلف ویب سائٹ کی مدد سے بھی مرتب کر سکتی ہیں۔

☆ ویڈیو دکھانے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی اور ان سے چند سوالات کیے جائیں گے۔طلبہ اگر سوال کریں تو معلّمہ جواب دیں گی۔

گھر کا کام:

☆ کتاب میں دی گئی سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔ ☆ آپ کے خیال میں اکیسویں صدی میں آنے والی تبدیلیاں اچھی ہیں یا بری؟ یا

☆ دور جدید میں کون سی جو ایجادات ہوئی ہیں ان میں کون سی ایجادات ہمارے لیے فائدہ مند ہیں اور کون سی نقصان دہ؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔پرانے دور اور آج کے دور میں کیا فرق ہے؟ ۲۔دنیا کے سمٹنے کا راز کیا ہے؟ ۳۔دہشتوں کے سائے کیوں ہیں؟ ۴۔کمپیوٹر ہر شخص کی ضرورت کیوں بن گیا ہے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ دور جدید کی نت نئی ایجادات کے حوالے سے ویڈیو

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ شعر کا مطلب بتانے کے دوران۔ویڈیو دیکھنے کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆ جملوں میں حرف تاسف کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اکیسویں صدی کے دور میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆اس دور کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے جدیدیت کی اس دوڑ میں شامل ہونا۔

☆جدید دور کی اہم ضرورت کمپیوٹر سے واقف ہونا اور اس کے اچھے اور برے پہلوؤں پر نظر رکھنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆اکیسویں صدی کے اس سائنسی دور کی خوش آئند تبدیلیوں اور تخریب کاریوں سے واقف ہونا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆حرف تاسف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

۱۔نئے دور سے مراد جدید دور ہے یعنی آج کا دور جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں۔یہ دور اکیسویں صدی کا دور ہے۔

۲۔اس دور میں جو نئی ایجادات سامنے آئی ہیں ان میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ویب سائٹ، ای میل، فیکس وغیرہ۔

۳۔**ویب سائٹ:** اس سے دنیا جہاں کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔دنیا کی جس چیز کے بارے میں معلوم کرنا ہو اس کے زریعے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ای میل: اس کے ذریعے کوئی بھی پیغام یا کاروباری لین دین یا دعوت نامہ بھیجا جاسکتا ہے۔

فیکس: فیکس کے ذریعے کوئی بھی ضروری بات فوراً پہنچائی جاسکتی ہے فیکس کے ذریعے منٹوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کوئی اطلاع۔کوئی پیغام فوری طور پر بھیجا جاسکتا ہے۔

مشق۲: ☆مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب میں موجود نظم سے مدد لی جاسکتی ہے)

مشق۳: ۱۔انٹرنیٹ ۲۔ای۔میل ۳۔فیکس ۴۔ویب سائٹ ۵۔اکیسویں ۶۔بدی

مشق۴: ۱۔ خط ۲۔ تار ۳۔فیکس ۴۔ایس ایم ایس

مشق۵: ۱۔ہائے: ہائے! میری ٹانگ پر چوٹ لگ گئی۔ ۲۔کاش! کاش! میں اس کے کام آسکتا۔

۳۔آہ! آہ! اس کے دادا چل بسے۔ ۴۔افسوس: افسوس! وہ امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا۔

۵۔اوہ: اوہ! میں آج امی کو دوائی دینا بھول گیا۔ ۶۔افسوس صد افسوس: افسوس صد افسوس! تم نے آج اپنے ابو سے بدتمیزی کی۔

سبق نمبر۱۱: انٹرنیٹ ایک جادو

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی افادیت اور ضرورت سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆کمپیوٹر جیسی حیرت انگیز ایجاد کی ضرورت واہمیت کو سمجھیں۔

☆انٹرنیٹ کے ذریعے ساری applications کا موثر اور صحیح طریقے سے استعمال کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔☆زمانے کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆واحد کی جمع بنا کر جملوں میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ دورِ جدید کی سب سے حیرت انگیز اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایجاد کون سی ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس لیے سب سے زیادہ جس چیز کو اہمیت حاصل ہے اور آج کل تو یہ تعلیمی میدان میں سب سے بڑی ضرورت بن چکا ہے وہ ہے کمپیوٹر۔معلّمہ طلبہ سے مزید پوچھیں گی کہ ہم کمپیوٹر سے کیا کیا کام لیتے ہیں۔طلبہ کے بتائے ہوئے نکات کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے گا۔مثلاً کمپیوٹر سے معلومات حاصل کرتے ہیں، کسی بھی چیز کے بارے میں جان سکتے ہیں، اپنے دوست یا کسی رشتہ دار سے گھنٹوں بات کرسکتے ہیں چاہے وہ ہم سے کتنا ہی دور ہو، کسی کو پیغام بھیج سکتے ہیں، کوئی کتاب کے بارے میں جان سکتے ہیں، کہانیاں بھی پڑھ سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ مزید بھی نکات لکھے جاسکتے ہیں معلّمہ بھی معاونت کریں گی۔اس کے بعد ان تمام نکات کے گرد دائرہ بنا کر طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کمپیوٹر کے ذریعے یہ تمام کام ہم کب کرسکتے ہیں یا ان کاموں کو کرنے کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟ کمپیوٹر کے ساتھ کیا چیز ہونی چاہیے جس کی بدولت ہم بآسانی یہ تمام کام کرسکتے ہیں؟ طلبہ بتائیں گے اگر مشکل پیش آئے تو معلّمہ مدد کریں گی اور طلبہ کو بتائیں گی کہ ان تمام کاموں کے لیے انٹرنیٹ کا ہونا ضروری ہے۔انٹرنیٹ

نے معلومات اور خبر رسانی کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ پہلے تو ہم لوگ ٹیلیویژن، ریڈیو اور ٹیلیفون کی مدد سے دنیا بھر کی خبریں حاصل کرتے تھے اور رابطے کرتے تھے پھر کمپیوٹر آیا اور اب انٹرنیٹ کے استعمال نے زندگی آسان بنا دی ہے۔ آج ہم انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے اور فوائد سے آگاہ ہوں گے۔

پڑھائی:

گروپ میں پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ گروپ میں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایک بچہ پڑھے گا اور باقی بچے سنیں گے۔ اگر سبق زیادہ لمبا ہو تو دوسرا بچہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طلبہ اس سبق پر آپس میں تبادلہ خیال کریں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ پڑھائی کے دوران مشکل پیش آنے کی صورت میں معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔ معلّمہ سبق کے مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔

☆ اگر مشکل ہو تو طلبہ سے بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے۔ ساتھ ساتھ سبق بھی سمجھایا جائے۔

☆ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طلبہ کو ایک دائرے کی صورت مین بٹھایا جائے گا اور ان سے سبق پر اظہار خیال کروایا جائے گا۔ طلبہ نے جو کچھ پڑھا ہوگا اہم نکات جماعت کو بتائیں گے۔ طلبہ اگر سبق پر تبصرہ کرنا چاہیں گے تو ہاتھ کھڑا کریں گے اور پھر انہیں بولنے کا موقع دیا جائے گا۔ اس سرگرمی کو circle time کہا جاتا ہے۔ اس طرح سبق کے اہم نکات دہرائے جائیں گے۔

سرگرمی:

اگر ممکن ہو تو جماعت میں لیپ ٹاپ لا کر انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے تمام applications دکھائی جا سکتی ہیں۔ یہ تمام چیزیں ملٹی میڈیا پر دکھائی جائیں تا کہ طلبہ کو واضح ہو جائے۔

☆ اس کے علاوہ طلبہ میں کمپیوٹر پیپر (آدھے تراشے ہوئے پرچے) تقسیم کیے جائیں گے اور طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ اس سوال کا جواب تحریر کریں۔ ☆ آپ کے خیال میں انٹرنیٹ کا سب سے بہترین استعمال کیا ہے یا انٹرنیٹ کے ذریعے جو applications استعمال ہوتی ہیں جیسے اسکائپ، وائبر، فیس بک وغیرہ اس میں سب سے اچھی چیز آپ کو کیا لگتی ہے اور کیوں؟ وجہ بھی لکھیے:

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے دی جا سکتی ہے۔ یا ☆ آپ کی نظر میں انٹرنیٹ ہمارے لیے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ سالگرہ کس کی تھی اور وہ کیوں اداس تھا؟ ۲۔ شام کو بابر کیوں خوش ہو گیا تھا؟ ۳۔ کمپیوٹر کا سب سے بڑا کمال کیا ہے؟

۴۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کیا ہے؟ ۵۔ اگر انٹرنیٹ نہ ہوتا تو؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ ملٹی میڈیا۔ کمپیوٹر۔ چھوٹے پرچے

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔

☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔ ☆ زمانے کی اقسام کے حوالے سے جملے بنانے کے دوران۔

☆ واحد الفاظ کی جمع بنا کر جملے میں اس کے استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی افادیت اور ضرورت سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆ کمپیوٹر جیسی حیرت انگیز ایجاد کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنا۔

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے ساری applications کا موثر اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆زمانے کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔ ☆واحد کی جمع بنا کر جملوں میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔بابر کے ابو سالگرہ میں اسکائپ (Skype) کی مدد سے شامل ہوئے۔

۲۔کمپیوٹر سے پہلے لوگ ٹیلی وژن، ریڈیو اور ٹیلی فون وغیرہ کی مدد سے دنیا بھر کی خبریں حاصل کرتے تھے اور رابطے کرتے تھے۔

۳۔اسکائپ، فیس بک، واٹس ایپ میسیجز، آئی ایم او، ای میل یہ ساری ایپلیکیشنز ہیں جو انٹرنیٹ کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۴۔تجارت اور صنعت کا شعبہ کسی بھی ملک کی ترقی کا ضامن ہے۔اگر کسی بھی ملک میں تجارتی اور صنعتی ادارے بھرپور کام کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ملک ترقی یافتہ ہے۔

۵۔انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی

مشق ۲: ۱۔حافظہ ۲۔معلومات، الگ الگ گروہ میں ۳۔انٹرنیٹ ۴۔مہیا ۵۔اشرف المخلوقات

مشق ۳: ۱۔ویب سائٹ پر ہم معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ۲۔گوگل پر ہم تلاش کر سکتے ہیں۔ ۳۔واٹس ایپ پر ہم لوگوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

۴۔فیس بک پر ہم مختلف لوگوں اور دوستوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ۵۔اسکائپ پر ہم اپنے جاننے والوں سے گفتگو کر سکتے ہیں۔

۶۔انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ۷۔ای میل کے ذریعے ہم پیغام رسانی کر سکتے ہیں۔

مشق ۴: ۱۔انٹرنیٹ: انٹرنیٹ کے استعمال نے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ ۲۔تہلکہ: بل گیٹس نے کمپیوٹر کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔

۳۔کمپیوٹر: کمپیوٹر ہر گھر کی ضرورت بن گیا ہے۔ ۴۔جدید: جدید طرز کی مصنوعات سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو سب سے پہلے معلّمہ اپنے بارے میں بات کریں گی مثلاً آج صبح جب میں سو کر اٹھی تو میں نے دیکھا کہ گھڑی سات بجا رہی تھی۔ مجھے دیر ہو گئی تھی۔میں نے جلدی جلدی تیاری کی اور اسکول آئی۔یہاں آ کر معلوم ہوا کہ مجھے آپ سب کو ایک نیا سبق پڑھانا ہے۔اب میں آپ کو ایک نیا سبق پڑھا رہی ہوں۔اس کے بعد میں اس سبق کے متعلق آپ سے سوالات کروں گی۔

☆معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ میں نے اس پورے واقعے میں کیا کیا کام کیے۔ان کاموں کو معلّمہ تختۂ تحریر پر لکھیں گی۔جیسے سو کر اٹھی۔دیر ہو گئی تھی۔تیاری کی۔اسکول آئی۔معلوم ہوا۔پڑھا رہی ہوں۔سوالات کروں گی۔

☆طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ ان تمام کاموں میں کیا بات واضح ہو رہی ہے۔یا یہ تمام کام کب کب ہوئے ہیں؟ ان کاموں مین کیا فرق ہے؟ معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ ان کاموں میں سے کچھ کام پہلے ہوئے ہیں کچھ ابھی ہو رہے ہیں اور کچھ کام بعد میں ہوں گے۔بس ان کاموں میں زمانہ پایا جا رہا ہے۔یعنی جو کام پہلے ہو وہ زمانہ ماضی ہوتا ہے جو گزر گیا ہو۔جو کام ابھی ہو رہا ہے وہ زمانہ حال ہے جو چل رہا ہو اور جو کام آنے والے وقت میں انجام پذیر ہو وہ زمانہ مستقبل ہے یعنی بعد میں ہونے والا کام۔یہ تین زمانے ہوتے ہیں ان کی نشانیاں یہ ہیں:

۱۔زمانہ حال: ☆جملے میں ہے۔ہیں۔کا استعمال۔☆جو کام روزمرہ ہوتا ہو وہ بھی زمانہ حال ہوتا ہے۔جیسے میں اسکول جاتا ہوں۔

زمانہ ماضی: ☆جملے میں تھا۔تھے۔تھی۔کا استعمال۔☆ جب کوئی جملہ فعل پر ختم ہو جیسے میں نے آئسکریم کھائی۔

زمانہ مستقبل: ☆جملے میں گا۔گی۔گے کا استعمال☆کسی جملے میں آنے والے وقت میں ہونے والے کام کا ذکر ہو۔جیسے وہ جائے گا۔

سرگرمی: ہر بچے سے تینوں زمانوں کا ایک ایک جملہ بنوایا جائے۔غلط بتانے پر طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

☆نیچے دیے گئے جملوں میں کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہے۔ان جملوں کے باقی کے دو زمانوں کے جملے بنائیے: اور اگر ضرورت ہو تو دوسری تبدیلیاں بھی کیجیے:

زمانہ حال	زمانہ ماضی	زمانہ مستقبل
ہم کتابیں خریدتے ہیں	ہم نے کتابیں خریدیں	ہم کتابیں خریدیں گے
طارق بازار جاتا ہے	طارق بازار گیا	طارق بازار جائے گا

ابوخبار پڑھتے ہیں	ابو نے اخبار پڑھا	ابواخبار پڑھیں گے
میچ کھیلا جارہا ہے	میچ کھیلا جارہا تھا	میچ کھیلا جارہا ہوگا

مشق ۶: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو واحد اور جمع کا اعادہ کروایا جائے گا۔ مثلاً ایک کتاب یا کاپی دکھائی جائے گی اور اسے جملے مین استعمال کروایا جائے گا جیسے یہ کاپی بڑی ہے۔ یا یہ اس کی کاپی ہے وغیرہ۔ اس کے بعد بہت ساری کتابیں یا کاپیاں دکھائی جائیں گی اور اس کو جملے میں استعمال کروایا جائے۔ طلبہ بتائیں گے کہ یہ کاپیاں بڑی ہیں۔ یا یہ بچوں کی کاپیاں ہیں۔ وغیرہ۔ یہ دونوں جملے تختہ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو ان کا فرق واضح کروایا جائے گا کہ جب اسم واحد ہو تو جملہ بھی واحد کے طور پر لکھا جاتا ہے اور جب اسم جمع ہو تو جملے میں بھی تبدیلی ہوتی ہے یعنی واحد اور جمع کے جملوں کا فرق واضح کروایا جائے گا۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو چند واحد الفاظ اور چند جمع الفاظ پر مبنی ایک ورک شیٹ دی جائے اور ان سے جملے بنانے کے لیے کہا جائے۔ دس منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے بنائے ہوئے جملے جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ جہاں رہنمائی کی جرورت ہو وہاں معلّمہ مدد کریں گی اور واضح کریں گی۔

☆ درج ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے واحد اسم کو جمع بنا کر جملے دوبارہ بنائیے۔ اور ضروری تبدیلیاں بھی کیجیے:

۱۔ بچہ کھیل رہا ہے۔ سے بچے کھیل رہے ہیں۔ ۲۔ اچھا دوست بھی نعمت ہے۔ سے اچھے دوست بھی نعمت ہیں۔

۳۔ یہ راستہ بہت لمبا ہے۔ سے یہ راستے بہت لمبے ہیں۔ ۴۔ کتاب کا صفحہ پھٹ گیا ہے۔ سے کتابوں کے صفحات پھٹ گئے ہیں۔

۵۔ بس اسٹاپ پر کھڑی ہے۔ سے بسیں اسٹاپ پر کھڑی ہیں۔

سبق نمبر ۱۲: بادشاہ کا انصاف

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں کرنے کے بجائے سوچ سمجھ کر کریں۔ ☆ عدل و انصاف کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس صفت کو اپنائیں۔

☆ ایک اچھے حکمران کی خصوصیات سے آشنا ہو سکیں۔ ☆ عدل و انصاف کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہر بات کا فیصلہ کریں اور ہر مسئلے کا حل نکالیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔ ☆ سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ☆ غلط فقرات کو درست کر کے لکھیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے اچھی عادتوں کے بارے میں پوچھیں گی۔ طلبہ جو اچھی عادتیں بتائیں گے معلّمہ انہیں تختہ تحریر پر لکھیں گی مثلاً سچ بولنا، بدتمیزی نہ کرنا، لڑنا جھگڑنا نہیں، بڑوں کی عزت کرنا، اچھی باتیں کرنا، صاف ستھرا رہنا، دوسروں کو تنگ نہ کرنا ہر معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینا۔ یہ اچھی عادات اگر کسی میں ہوں تو اس سے کیا ہوتا ہے؟ یہ عادات انسان کو عزت دار بناتی ہیں۔ معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ لوگوں کا پسندیدہ ہوتا ہے۔ معلّمہ طلبہ سے مزید پوچھیں گی کہ ان میں سے آپ کے اندر کون کون سی عادتیں پائی جاتی ہیں؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ حکمران کون ہوتا ہے؟ ایک اچھے حکمران کی کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں؟ (طلبہ کو ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ ایک اچھا حکمران وہ ہوتا ہے جو اپنی رعایا کا خیال رکھے اور معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرے اور اس کے دور حکومت میں لوگ خوش و خرم زندگی گزاریں) آج ہم ایک ایسے حکمران کی کہانی پڑھیں گے جس سے اس کی رعایا بہت خوش تھی اور وہ ہر فیصلہ عدل و انصاف کی بنیاد پر کرتا تھا۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں گے یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں گی۔ پھر اس جوڑی میں ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

سبق پڑھنے کے بعد معلّمہ طلبہ سے سبق کے متعلق پوچھیں گی کہ اس سبق کی خاص بات کیا تھی؟ سبق میں کس کا کردار اہم تھا؟

اگر آپ بادشاہ کی جگہ ہوتے تو کس طرح فیصلہ کرتے؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟

☆ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلّمہ سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں چار یا پانچ ممبران ہوں گے۔ ہر گروپ کو ایک ایک عنوان دیا جائے گا۔ عنوان کوئی بھی ایک اچھی عادت

ہوگی۔گروپ کونمبرز دیئے جائیں گے مثلاً گروپ نمبر ا کوسچائی کی جیت کا عنوان دیا جائے گا۔گروپ نمبر ۲ کولڑنا جھگڑنا بری عادت ہے۔گروپ نمبر ۳ کوصاف ستھرا رہنا اچھی بات ہے گروپ نمبر ۴ کوعدل وانصاف گروپ نمبر ۵ کو بڑوں کی عزت ۔اسی طرح کے عنوانات دیئے جائیں گے۔ان عنوانات پر ہر گروپ ایک اچھی سی کہانی لکھنے کی کوشش کرے گا۔آپس میں تبادلہ خیال کرے گا۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔اس کام کے لیے طلبہ کو ۱۵ منٹ دیئے جائیں گے۔

☆۱۵ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی لکھی ہوئی کہانی جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔جس کی کہانی سب سے اچھی ہو اس پر تالیں بجوائی جائین گی اور اس کہانی کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لینا ایک بہت اچھی عادت ہے۔آپ کے خیال میں اگر معاشرے کا ہر فرد ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لے تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟ یا

☆آپ کے خیال میں اگر ہر حکمران عدل وانصاف سے کام لے تو اس سے ملک اور عوام کی حالت کیسی ہوگی؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔تاجر کی پریشانی دیکھ کر اس شخص نے کیا کہا؟ ۲۔اس شخص کی تلاشی لی گئی تو کیا ملا؟

۳۔بادشاہ کو کیسے پتا چلا کہ اشرفیوں کی تھیلی تاجر کی ہے؟ ۴۔تاجر اور شخص کیا مطالبہ کر رہے تھے؟

☆ اس کے علاوہ کتاب میں لکھے گئے سوالات کے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔☆سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔ ☆فقرات کو درست کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں کرنے کے بجائے سوچ سمجھ کر کرنا۔ ☆عدل وانصاف کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس عادت کو اپنانا۔

☆ایک اچھے حکمران کی خصوصیات سے آشنا ہونا۔ ☆عدل وانصاف کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہر بات کا فیصلہ کرنا اور ہر مسئلے کا حل نکالنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔ ☆غلط فقرات کو درست کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا۔ملک یمن کا بادشاہ نہایت رحم دل اور انصاف پسند تھا۔ ۲۔تاجر تیل کا بیوپاری تھا۔

۳۔تاجر اپنا مال بیچ کر کسی سرائے کی تلاش میں تھا تاکہ رات گزار کر اگلے دن اپنے ملک کی طرف روانہ ہو جائے۔

۴۔تاجر کو ایک شخص ملا اور وہ تاجر کو اپنے گھر لے گیا۔ ۵۔جب صبح تاجر کی آنکھ کھلی تو اس کی اشرفیوں کی تھیلی غائب تھی۔

۶۔جب تاجر اور شخص کی تکرار بڑھ گئی اور مسئلہ حل نہ ہوا تو لوگ ان دونوں کو بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔

۷۔بادشاہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ اشرفیوں کی تھیلی تاجر کی ہے اور دوسرا شخص جھوٹ سے کام لے رہا ہے جس کی اسے سزا ملے گی''۔اور بادشاہ نے وہ تھیلی تاجر کے حوالے کی۔

مشق ۲: ملک یمن کا بادشاہ نہایت رحم دل اور انصاف پسند تھا۔ اس کی ریاست میں ہر طرف امن اور چین تھا۔بادشاہ کی رعایا اس سے بہت خوش تھی۔

مشق ۳: خوشحالی: پاکستان میں خوشحالی اس وقت آئے گی جب ملک کا ہر فرد دیانت داری سے اپنا کام انجام دے۔

تجارت: سندھ میں پورٹ قاسم پر بڑے پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔ آرام: آرام وسکون ہر انسان کی خواہش بھی ہے اور ضرورت بھی ہے۔

آمدنی: حلال آمدنی کمانا ہر مسلمان کا اولین مقصد ہونا چاہئے۔ اکھٹے: دعوت میں تمام رشتہ دار اکھٹے ہوئے تو لطف دوبالا ہوگیا۔

مشق۴: ۱۔صحیح ۲۔غلط ۳۔غلط ۴۔غلط ۵۔صحیح

مشق۵: ۱۔سعودی عرب ۲۔افغانستان ۳۔کویت ۴۔پاکستان ۵۔مصر

مشق۶: ۱۔میں نے کتاب پڑھ لی۔ ۲۔آپ گھر کب آئیں گے؟ ۳۔میں شیر کی دھاڑ سن کر خوف زدہ ہوگیا۔

۴۔میں کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ ۵۔چاند کی روشنی سے ہر طرف اجالا ہوگیا۔

سبق نمبر۱۳: ہماری ثقافت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے چاروں صوبوں اور ان کی ثقافت سے آشنا ہوں۔ ☆ ہر صوبے کی الگ ثقافت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

☆ مختلف صوبوں کی ثقافت کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی کہ کسی بھی ملک کی پہچان اس کی کس چیز سے ہوتی ہے؟ یا کوئی بھی ملک کن چیزوں سے پہچانا جاتا ہے؟ ہم کسی جگہ یا مقام کو پہچاننے کے لیے کن چیزوں کو دیکھتے ہیں یا کن چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً جھنڈے سے ہم پہچان سکتے ہیں۔ کسی بھی جگہ کو ہم اس کے رہن سہن ، مذہب اور زبان وغیرہ سے پہچانتے ہیں۔ معلّمہ بات کو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ کسی بھی ملک یا قوم کی روایات، مذہب، زبان اور خیالات، رسومات، ان کے رہنے سہنے کے طریقے اور انداز اس ملک یا قوم کی ثقافت کہلاتی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان کے چار صوبے ہیں اور ہر صوبے کی الگ روایات اور رہن سہن کا طریقہ ہے، زبان اور رسم و رواج بھی الگ الگ ہیں۔ یعنی ہر صوبے کی الگ ثقافت ہے۔ اور ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے اور کسی صوبے یا علاقے کی ثقافت کسی دوسرے صوبے یا علاقے کی ثقافت سے کم تر یا بہتر نہیں ہے۔ آج ہم پاکستان کے چاروں صوبوں کے متعلق معلومات حاصل کریں گے اور ان صوبوں کی خصوصیات سے آشنا ہوں گے۔

پڑھائی:

اس سبق کی jig saw کے طریقے سے پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ کو پانچ پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ گروپ ''ہوم گروپ'' کہلائے گا۔ ہر گروپ کے طلبہ کو نمبر دیئے جائیں گے۔ ایک سے پانچ تک یعنی ۱۔۲۔۳۔۴۔۵ اس طرح کچھ بچوں کو نمبر ا ملے گا کچھ کو ۲ کچھ کو ۳ کچھ کو ۴ کچھ کو پانچ۔ اس کے بعد نمبر ا جن بچوں کو دیا گیا ہے وہ پہلے پیراگراف کا مطالعہ کریں گے۔ نمبر ۲ جن بچوں کو دیا گیا ہے وہ صوبہ سندھ کی ثقافت کا مطالعہ کریں گے۔ نمبر ۳ جن بچوں کو دیا گیا ہے وہ سوبہ پنجاب کی ثقافت کا مطالعہ کریں گے۔ نمبر ۴ جن بچوں کو دیا گیا ہے وہ صوبہ بلوچستان کی ثقافت کا مطالعہ کریں گے اور نمبر ۵ جن بچوں کو دیا گیا ہے وہ صوبہ خیبر پختونخواہ کا مطالعہ کریں گے۔

☆ طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔ جب ہر بچہ اپنا پیراگراف پڑھ لے گا تو طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ تمام بچے جن کو نمبر ا دیا گیا ہے وہ ایک جگہ جمع ہوجائیں، نمبر ۲ والے ایک جگہ، نمبر ۳ والے ایک جگہ، نمبر ۴ اور نمبر ۵ والے ایک جگہ۔ یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ۔ اس گروپ میں ہر بچے نے ایک ہی پیراگراف پڑھا ہے وہ آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور پیراگراف کے اہم نکات پر اظہار خیال کریں گے اور ایک دوسرے کو بتائیں گے۔

☆ دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے پرانے گروپ یعنی ہوم گروپ میں آجائیں گے اور جو معلومات انہوں نے حاصل کی ہیں وہ ایک دوسرے کو بتائیں گے۔ اس طرح پورے سبق کی پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھتے ہوئے سبق کی دہرائی کروائیں گی۔ تاکہ سبق اچھی طرح سمجھ آجائے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو ملٹی میڈیا کے ذریعے پاکستان کے چاروں صوبوں کے متعلق ایک دا کومنٹری یا دستاویزی فلم دکھائی جاسکتی ہے اس کے لیے یوٹیوب کی مدد لے کر معلّمہ خود تیار کریں گی ۔ پندرہ سے بیس منٹ کی ہونی چاہیے۔

☆طلبہ کوگروپ میں تقسیم کرتے ہوئے ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے اور ہر گروپ کوایک صوبے کے متعلق معلومات پر مبنی ایک پیشکش تیار کرنے کے لیے کہا جائے۔ایک گروپ سندھ۔ایک پنجاب ایک بلوچستان اورایک خیبر پختونخواہ۔اس چارٹ پیپر پر طلبہ اس صوبے کے متعلق تمام اہم باتیں لکھیں ساتھ ہی تصاویر سے اسے مزین کریں۔(تصاویر ایک دن پہلے منگوائی جاسکتی ہیں)۔

☆اس کے علاوہ ایک ثقافتی شو یا میلہ بھی منعقد کیا جائے۔اس کی تیاری کے لیے ایک ہفتہ لیا جاسکتا ہے۔جماعت میں وہی چار گروپ جنھوں نے اپنے اپنے صوبے کے متعلق پیشکش بنائی تھی وہ چار گروپ اپنے اپنے صوبے کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک اسٹال لگائیں گے۔جس مین وہ ساری اشیاء دکھائیں گے جو اس صوبے کی خاصیت ہے۔اس صوبے کے حوالے سے لباس بھی زیب تن کریں گے۔اس طرح جماعت میں چار اسٹال لگائے جائیں گے۔یہ ایک طرح سے ثقافتی میلہ کہلائے گا۔تصاویر کھینچی جائیں اور جماعت میں لگائی جائیں۔وہ چارٹ پیپر کی پیشکش بھی لگائی جائے اسٹال کے اوپر۔

لکھائی:

درسی کتاب اورعملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆چاروں صوبوں کے بارے میں معلومات کے حوالے سے تصاویر جمع کیجئے اور ایک پیشکش تیار کیجیے:

☆آپ کو کس صوبے کی ثقافت سب سے زیادہ پسند آئی اور کیوں؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔پاکستان کی زمین کیسی ہے؟ ۲۔صوبہ سندھ میں کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

۳۔پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ کون سا ہے؟ ۴۔بلوچی کھانے میں کیا چیزیں مشہور ہیں؟ ۵۔پھلوں کی ٹوکری کس صوبے کو کہا جاتا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔چاروں صوبوں کے متعلق دستاویزی فلم

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اظہار رائے کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان کے چاروں صوبوں اوران کی ثقافت سے آشنا ہونا۔ ☆ہر صوبے کی الگ ثقافت کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔

☆مختلف صوبوں کی ثقافت کی اہمیت اوراس کی خوبصورتی سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔پاکستان کے کل چار صوبے ہیں۔سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان۔

۲۔کسی بھی ملک یا قوم کی تہذیب وثقافت کا اندازہ اس ملک میں رہنے والے لوگوں کی روایات، مذہب، زبان، خیالات، اخلاقیات اور رسومات سے ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے رہنے سہنے کے طریقے اور انداز بھی ان کی ثقافت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ۳۔سندھ کا دارالحکومت کراچی ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔

۴۔بلوچستان کے مشہور شہر زیارت، کوئٹہ، خضدار، سبی اور چمن ہیں۔اس کے علاوہ گوادر کی بندرگاہ بہت مشہور ہے۔یہاں پر حنا جھیل، چلتن پارک، اور عجائب گھر دیکھنے کے قابل ہیں۔ ۵۔پہاڑوں کی زیادتی اور پانی کی کمی کی وجہ سے یہاں دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کم لوگ آباد ہیں۔

۶۔یہاں کے لوگ چپلی کباب، نمکین گوشت اور افغانی پلاؤ بہت پسند کرتے ہیں۔یہاں کے لوگ قمیص شلوار اور قندھاری ٹوپی، یا پشاوری ٹوپی پہنتے ہیں اور خواتین گھیر دار فراک اور شلوار اور زیورات پہنتی ہیں۔ ۷۔ان کے مخصوص کھانوں میں پنجابی پلاؤ، سرسوں کا ساگ، باجے کی روٹی ہیں اور لسی یہاں کا پسندیدہ مشروب ہے۔اس کے علاوہ پنجابی سری پائے، نہاری اور مرغ چھولے بہت شوق سے کھاتے ہیں۔پنجاب کی اہم فصلیں گندم، مکئی، چاول، کپاس، گنا ہیں۔

مشق۲۔ ۱۔صوبے کا نام: سندھ ۲۔صدر مقام: کراچی ۳۔صوبے میں بولی جانے والی بولیاں: اردو، سندھی

۴۔اہم شہروں کے نام: کراچی۔حیدرآباد۔لاڑکانہ۔سکھر۔میرپورخاص ۵۔مشہور کھیل: ملاکھڑا۔پہلوانی

۶۔روایتی کھانے: ہر قسم کی دال۔چاول، کوکی، بریانی، بھاجی، پھلکا، سالن، کڑھی ۷۔مشہور شخصیات: شاہ عبداللطیف بھٹائی۔سچل سرمست

۸۔مشہور تفریحی مقام: کلفٹن۔الہٰ دین پارک۔کلری جھیل۔چڑیا گھر۔رانی کوٹ کا قلعہ۔ٹھٹھہ کی شاہجہاں مسجد۔ بھنبھور

۹۔مشہور عمارتیں: حبیب بینک پلازہ۔قائداعظم کا مزار۔موہٹہ پیلیس۔خالقدیناہال۔فریئرہال

مشق۳: ۱۔ہندکو: صوبہ خیبر پختونخواہ ۲۔سرائیکی: صوبہ پنجاب ۳۔براہوی: صوبہ بلوچستان ۴۔سندھی: صوبہ سندھ

۵۔پشتو: صوبہ خیبر پختونخواہ ۶۔پنجابی: صوبہ پنجاب

مشق۴: ثقافت: ہر صوبہ اپنی ثقافت کی وجہ سے اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ گل دستہ: جب کوئی تحفے میں مجھے پھولوں کا گلدستہ دیتا ہے تو میں بہت خوش ہوتی ہوں۔

دل کش: وادی سوات کے دلکش نظارے دیکھ کر دل خوش ہوگیا۔ مالا مال: پاکستان معدنی ذخائر سے مالا مال ہے۔

سیاح: پاکستان کے خوبصورت علاقوں کو دیکھنے کے لیے دور دور سے سیاح آتے ہیں۔

مشق۵: ۱۔تہذیب وثقافت، روایات، زبان، اخلاقیات ۲۔مکلی ٹھٹھہ، موئن جودڑو ۳۔لاہور

۴۔ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالا، راولپنڈی ۵۔تیسرا ۶۔صوبہ بلوچستان

سبق نمبر۱۴: جلیبیاں

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ اپنے والدین کو کبھی دھوکہ نہ دیں اور ان کے بھروسے کو نہ توڑیں۔ ☆ جو بھی چیز کھائیں مل بانٹ کر کھائیں اور کسی کو کم تر نہ سمجھیں۔

☆ والدین کے علم میں لائے بغیر کوئی کام ایسا نہ کریں جس پر بعد میں پچھتانا پڑے۔ ☆ اگر کوئی غلطی ہو بھی جائے تو والدین کو بتائیں اور معافی مانگیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ کہانی لکھنے کی مشق کریں اور تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھائیں گی۔عام طور پر جماعتوں میں طلبہ جوڑی میں ہی بیٹھتے ہیں۔اس کے بعد طلبہ سے کہیں گی کہ وہ اپنے جوڑی دار کو اپنا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو انہیں آج تک یاد ہو یا کوئی ایسی شرارت بتائیں جس پر بعد میں امی ابو سے ڈانٹ پڑی ہو یا کوئی ایسی حرکت جس نے آپ کو خوفزدہ کر دیا ہو اور آپ کو امی ابو سے ڈر لگا ہو؟ وغیرہ

☆ تقریباً دس منٹ بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں تمام بچوں کے شرارت سے بھرپور واقعات سنیں گی لیکن ہر بچہ اپنے جوڑی دار کے بیان کردہ واقعات جماعت میں بتائے گا۔کسی کا کوئی دلچسپ واقعہ بھی ہوسکتا ہے۔جب اس نے کوئی ایسی شرارت کی ہو یا کوئی غلط حرکت کی ہو جو اسے آج تک یاد ہو اور امی ابو نے ڈانٹا ہو۔معلّمہ پوری دلچسپی سے بچوں کے واقعات ان کے جوڑی دار سے سنیں گی۔

اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم ایک مشہور مصنف کا لکھا ہوا مضمون پڑھیں گے جس میں انہوں نے اپنا ایک یادگار واقعہ بتایا ہے کہ جب وہ اسکول میں تھے تو ایک دفعہ انہوں نے فیس کے پیسوں کی جلیبیاں کھالیں تو ان کے ساتھ کیا ہوا۔ان مصنف کا نام ہے ''احمد ندیم قاسمی''۔

پڑھائی:

یہ سبق چونکہ ایک واقعے کی صورت میں ہے اور طلبہ کی دلچسپی کے عین مطابق ہے لہٰذا طلبہ سے یا تو انفرادی طور پر پڑھائی کروائی جائے یعنی طلبہ خود اس سبق کو پڑھنے کی کوشش کریں یا پھر ہر بچے سے باری باری بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔دونوں صورتوں میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔سبق کے نئے الفاظ اور اس کے معانی معلّمہ تختۂ تحریر پر لکھیں تاکہ طلبہ کو سبق سمجھنے میں آسانی ہو۔

سبق کے اختتام پر معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی کہ اس سبق میں کیا اہم بات بتانے کی کوشش کی گئی ہے یا کس بات کی طرف اشارہ ہے یا ہم نے اس سبق سے کیا سیکھا۔طلبہ کی رائے لی

جائے گی۔طلبہ کی رائے کو شامل کرتے ہوئے معلّمہ سبق کے اہم نکات بتائیں گی کہ ہمیں کبھی بھی والدین کے بھروسے کو توڑنا نہیں چاہیے۔اگر ہم سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو والدین سے فوراً معافی مانگنی چاہیے اور کچھ نہیں چھپانا چاہیے۔

ایسا کرنے سے ہم خود بھی پریشان رہتے ہیں اور جب والدین کو ہماری اس غلطی کا پتا چلتا ہے تو وہ اور زیادہ ناراض ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ ہمیں کوئی بھی چیز کھاتے وقت مل بانٹ کر کھانا چاہیے اور اپنے آپ پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔اگر آپ کے پاس بہت ہے تو دوسروں کو بھی حصہ دار بنانا چاہیے۔اس سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

سرگرمی:

☆ جلیبیاں منگوا کر تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ ☆ طلبہ کو انفرادی طور پر ایک سوال کرنے کے لیے دیا جائے گا جس کا جواب وہ کسی پرچے یا کاپی میں کریں گے۔

سوال: اگر آپ مصنف کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

۱۰ منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر بچہ اپنا لکھا ہوا جواب جماعت کو سنائے گا اور اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کیا مصنف/لڑکے نے فیس کے پیسوں کی جلیبیاں کھا کر ٹھیک کیا؟ ہاں یا نہیں۔دونوں صورتوں میں وجہ بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔روپے کے بولنے سے کیا مراد ہے؟ ۲۔گلی محلے بھر کے لڑکے مسنف کے گرد کیوں جمع ہو گئے؟ ۳۔مصنف کو کیا بات سن کر چکر آ گیا؟

۴۔مصنف اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی مدد مانگ رہے تھے؟ ۵۔مصنف نے کیا سوچ کر وہ چار روپے خرچ کیے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختۂ سفید/سیاہ۔ سادہ پرچہ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (رائے کے اظہار کے دوران) ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔

☆ انفرادی طور پر سوال کا جواب لکھنے کے دوران (سرگرمی) ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔ ☆ کہانی لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ اپنے والدین کو کبھی دھوکہ نہ دینا اور ان کے بھروسے کو نہ توڑنا۔ ☆ جو بھی چیز کھانا مل بانٹ کر کھانا اور کسی کو کم تر نہ سمجھنا۔

☆ والدین کے علم میں لائے بغیر کوئی کام ایسا نہ کرنا جس پر بعد میں پچھتانا پڑے۔ ☆ اگر کوئی غلطی ہو بھی جائے تو والدین کو بتانا اور معافی مانگنا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ کہانی لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔لڑکا فیس اور فنڈ کے چار روپے اسکول لے کر گیا تھا۔ ۲۔ماسٹر غلام محمد چھٹی پر تھے اس لیے روپیہ جمع نہیں کیا گیا۔

۳۔ایک روپیہ کہنے لگا، ''سوچتے کیا ہو؟ سامنے کی دوکان پر کڑھائی میں سے جو تازہ تازہ جلیبیاں نکل رہی ہیں تو یونہی تو نہیں نکل رہی ہیں۔جلیبی کھانے کی چیز ہے، روپیہ خرچ کرنے کی چیز ہے اور اسے وہی لوگ خرچ کرتے ہیں جنہیں جلیبیاں اچھی لگتی ہیں۔''

سب سے پرانا روپیہ بولا، ''ہم تو تمہارے بھلے کی بات کر رہے ہیں، سچ سچ بتاؤ کیا تازہ تازہ اور پھر گرم گرم جلیبیاں کھانے کو تمہارا اپنا جی نہیں چاہ رہا ہے؟''

۴۔روپوں کو جب لڑکے کی بات بری لگی تو سب ایک ساتھ بولنے لگے یعنی ان روپوں کو خرچ کرنے کا بہت زیادہ دل چاہنے لگا۔

۵۔روپے لڑکے کو بہت زیادہ تنگ کر رہے تھے جب وہ گھر جا کر پلنگ پر بیٹھے تو وہ بولنے لگے، جب کھانا کھانے چلے تو وہ چیخنے لگے، جب لڑکے نے بستر پر لیٹ کر کروٹیں بدلنا بدلنا شروع کیں تو وہ رونے لگے۔

۶۔وہ بڑا استاز مانہ تھا۔ایک روپے کی اتنی جلیبیاں ملتی تھیں جواب بیس روپے میں بھی نہ ملیں۔
۷۔لڑکے نے باقی تین روپوں کی بھی جلیبیاں خرید کر بانٹ دیں۔
۸۔لڑکے نے کہا،''دیکھو بھائی چار روپو!ہم برے اچھے لڑکے ہیں اور تم ہمیں گمراہ نہ کرو ورنہ ٹھیک نہیں ہوگا۔بازار کی چیزوں کی طرف ہم دیکھنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔پھر تم ہماری فیس اور فنڈ کے روپے ہو۔آج ہم خرچ کر بیٹھیں گے تو کل اسکول میں ماسٹر غلام محمد اور اس کے بعد قیامت کے دن اللہ میاں کو کیا منہ دکھائیں گے۔''
۹۔لڑکا تفریح کی گھنٹی بجتے ہی بستہ بغل میں دبائے چپکے سے اسکول سے باہر نکل گیا اور وہاں پہنچ گیا جہاں سے ریلوے اسٹیشن شروع ہوجاتا ہے۔ریل کی پٹری کے پاس ایک بڑے سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اس سے زیادہ بھی بدنصیب بچہ کوئی ہوسکتا ہے۔
۱۰۔جب لڑکا دو دن اسکول سے غیر حاضر رہا تو اسکول والوں نے پوچھنے کے لیے فون کیا اس طرح گھر والوں کو معلوم ہوا۔

مشق۲۔۱ ۔چار ۲۔تین ۳۔اچھے ۴۔بری ۵۔چیخنے ۶۔بیس ۷۔تفریح ۸۔دعا ۹۔معدے،مشینیں ۱۰۔گھر

مشق۳: گلاب جامن: میٹھا چپس:نمکین/تیکھا نمک پارے:نمکین گڑ: میٹھا لیموں: کھٹا کینو: کھٹا میٹھا
جلیبیاں:میٹھی شیریں املی:کھٹی میٹھی کریلا: کڑوا کیک: میٹھا

مشق۴: ہجوم:بہت سے لوگ کتب خانہ:بہت سی کتابیں ہوائی اڈّہ:بہت سے جہاز جنگل:بہت سے درخت گل دستہ:بہت سے پھول
کالونی یا علاقہ:بہت سے لوگوں کی رہائش پولٹری فارم:بہت سے مرغیاں پارکنگ:بہت سے گاڑیاں ڈیری فارم:بہت سی گائیں

مشق۵: ۱۔طاقت۔توانائی:تازہ تازہ دودھ پی کر توانائی محسوس ہوتی ہے۔ ۲۔شہر۔ریل گاڑی:ریل گاڑی اپنے وقت سے آدھا گھنٹہ دیر سے کراچی پہنچی۔
۳۔عجیب۔بارش:بارش کے ہوتے ہی موسم سہانا ہوگیا۔ ۴۔مذاق۔قربانی:ہمیں اپنے وطن کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔
۵۔سطح۔حلوہ:سردیوں کے موسم میں گاجر کا حلوہ بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ ۶۔عمل۔ لومڑی:لومڑی ایک چالاک جانور ہے۔
۷۔بیٹھک۔کراچی:آبادی کے لحاظ سے کراچی پاکستان ایک بہت بڑا شہر ہے۔ ۸۔فوج۔جہاز:آج کل تو جہاز میں بیٹھ کر جانے سے برا ڈر لگتا ہے۔
۹۔نوٹ۔ٹماٹر:ٹماٹر ایک سبزی بھی ہے اور پھل بھی۔ ۱۰۔میدان۔نمائش:سائنسی نمائش میں بچوں کی بنائی ہوئی ایجادات کو بہت سراہا گیا۔

مشق۶: اسلم کے گھر آج مہمان آئے۔اس نے انہیں اندر بلایا اور کہا،''آپ اندر تشریف لاؤ۔آپ کی مزاج کیسی ہے؟''
اس نے کہا،''میں بالکل ٹھیک ہوں۔آپ کی طبیعت کیسی ہے؟''اسلم نے جواب دیا،''میں بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوں۔''

مشق۷: تمہیدی گفتگو:سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً۔کہانی کون کون پڑھتا ہے؟ کہانی کیا ہوتی ہے؟ کہانی کی کتنی اقسام ہیں؟ کس طرح کی کہانی پسند ہے؟ کون سی کہانیاں پڑھ کر مزہ آتا ہے؟ کہانی کب پڑھتے ہیں اور کہانی پڑھ کر کیا محسوس کرتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔طلبہ کی رائے لی جائے گی اس کے بعد معلّمہ بتائیں گی کہ کہانی ایک قصہ یا داستان کی ایک قسم ہے۔کہانی لکھنا بھی ایک فن ہے۔کہانی لوگوں کی تفریح کے لیے لکھی جاتی ہیں۔کہانیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ،ڈراؤنی،سسپنس، سچی،سبق آموز وغیرہ۔ان کہانیوں سے ہم سبق بھی حاصل کرتے ہیں۔یہ گھر بیٹھے تفریح کا بہترین ذریعہ ہے۔اس سے نہ صرف ہمارا ذہن تر و تازہ ہوتا ہے بلکہ ہم کام کی باتیں بھی سیکھتے ہیں۔اس لیے سبق آموز کہانیاں زیادہ فائدہ مند ہوتی ہیں۔آج ہم کہانی لکھنا سیکھیں گے۔
☆ کہانی لکھنے کے لیے ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:
۱۔کہانی گزرے ہوئے زمانے کا کوئی واقعہ بتاتی ہے اس لیے ہمیشہ فعل ماضی مین بیان کرنا چاہیے کہانی کو بالعموم''ایک دفعہ کا ذکر ہے '' سے شروع کیا جاتا ہے۔
۲۔کہانی نہ تو اتنی مختصر ہو کہ یہ محض ایک پیراگراف معلوم ہو اور نہ اتنی لمبی کہ ایک مضمون بن جائے۔ ۳۔کہانی کے واقعات ترتیب وار ہوں۔
۴۔جب اشارات یا خاکہ یا چند جملے کی مدد سے کہانی مکمل کرنے کو کہا جائے تو صرف ان اشارات کا لکھ دینا یا درمیان میں صرف خالی جگہ پر کر دینا کافی نہیں ہوتا بلکہ ان اشارات کو کھول کر بیان بیان کرنا چاہیے۔خاکے میں صرف موٹے موٹے واقعات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔
۵۔عنوان تجویز کرنے کے لیے کہانی کے مجموعی مضمون پر غور کرنا چاہیے۔ ۶۔آخر میں کہانی سے حاصل ہونے والا سبق واضح کر دینا چاہیے۔
☆ جملوں کی مدد سے کہانی لکھنا: **عنوان: پیاسا کوا**

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گرمیوں کے موسم میں ایک کوا بہت دور سے اڑتا اڑاتا آرہا تھا۔بہت گرمی پڑ رہی تھی۔کوے کو پیاس لگ رہی تھی اور وہ پانی کی تلاش میں ادھر اُدھر اڑتا پھر رہا تھا۔وہ اڑتے اڑتے ایک باگ مین جا پہنچا وہاں اسے پانی کا ایک پیالہ نظر آیا وہ بہت خوش ہوا اور پیالے کے پاس جا پہنچا مگر پیالے میں پانی بہت کم

تھااس نے پانی پینے کی کوشش کی لیکن اس کی چونچ پانی تک نہ پہنچ سکی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کیا جائے اچانک پیالے کے پیاس اس کو چند کنکریاں پڑی نظر آئیں۔ کنکریاں دیکھ کر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی وہ اڑ کر کنکریوں کے پاس گیا اور ایک کنکری اپنی چونچ میں ڈال کر پیالے کے پاس آیا اور اس میں پھینک دی اس طرح وہ ایک ایک کنکریاں اٹھاتا اور پیالے میں ڈالتا رہا۔ یوں پانی آہستہ آہستہ اوپر آتا رہا۔ جب پانی اوپر آ گیا تو کوے نے جی بھر کر پانی پیا اور اڑ گیا اس طرح کوے نے اپنی ذہانت سے اپنی پیاس بجھالی۔

سبق نمبر ۱۵: کھانے پینے کے آداب

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ کھانے پینے کے آداب سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆ کھانے پینے کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بیماریوں سے بچیں۔

☆ سنت نبوی کے مطابق کھانے پینے کے آداب اور طریقوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔ ☆ جملوں میں درست فعل لکھ کر جملے مکمل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً ہماری صحت کے لیے کیا چیزیں نقصان دہ ہیں؟ ہم کن چیزوں کی وجہ سے بیمار ہو سکتے ہیں یا کون سی چیزیں ہماری صحت کو متاثر کرتی ہیں؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے جیسے ۱۔ صفائی نہ رکھنا ۲۔ بازار کی گندی چیزیں کھانا ۳۔ بہت زیادہ کھانا ۴۔ ورزش نہ کرنا ہر وقت بیٹھے رہنا وغیرہ۔ طلبہ کی رائے کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ صحت کے لیے سب سے ضروری چیز ہے ہماری خوراک۔ ہم کتنا کھاتے ہیں؟ کیا کھاتے ہیں اور کیسے کھاتے ہیں؟ اگر ہم اپنے کھانے پینے کا دھیان رکھیں اور صحیح طریقے سے کھائیں تو ہم تندرست رہیں گے معلّمہ گفتگو کے دوران طلبہ سے پوچھیں گی کہ ہم دن میں کتنی مرتبہ کھانا کھاتے ہیں؟ آپ کھانا کھانے سے پہلے کیا کرتے ہیں؟ کس طرح کھاتے ہیں؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلّمہ موضوع کی طرف آئیں گی اور طلبہ کو بتائیں گی کہ اگر ہم اپنی غذا کا صحیح طریقے سے استعمال کریں تو ہم بیماریوں سے بھی بچ سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ آپؐ نے ہمیں کھانے پینے کے جو آداب اور طریقے بتائے ہیں اگر ہم ان پر عمل کریں تو ہم ہمیشہ تندرست رہیں گے۔ ہمیں کس وقت کھانا چاہیے، کیسے کھانا چاہیے، کتنا کھانا چاہیے یہ سب ہمارے نبیؐ نے ہمیں بتایا ہے اگر ہم ان طریقوں پر عمل کریں تو چاق و چوبند رہیں گے۔ آج جو نظم ہم پڑھیں گے اس میں شاعر نے اسی بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں کھانے پینے کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے اور جو طریقے اور آداب ہمارے نبیؐ نے ہمیں بتائے ہیں۔ اپنی عملی زندگی میں ہمیں ان آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس طرح ہم بیماریوں سے بھی بچ جائیں گے۔

پڑھائی:

سب سے پہلے معلّمہ نظم خوانی کریں گی اور تمام نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔

☆ اس کے بعد طلبہ سے نظم خوانی کروائی جائے گی ایک ایک شعر پڑھوایا جائے گا۔ ساتھ ہی اس شعر کا مطلب بھی پوچھا جائے گا۔ طلبہ میں سے جو بتانا چاہے اسے موقع دیا جائے گا ۔ جہاں ضرورت ہوگی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔ اس طرح نظم کی پڑھائی عمل میں لائی جائے گی

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں چار ممبران سے زیادہ نہ ہوں۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے گا۔

☆ ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ نظم کو غور سے پڑھیں اور اس سے مدد لیتے ہوئے ''کھانے پینے کے آداب'' لکھیں۔

☆ جو طلبہ چارٹ پیپر پر اچھے طریقے سے اپنی پیشکش تیار کریں گے ان کے چارٹ پیپر کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

(معلّمہ کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی)

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے کھانے پینے کے آداب بتائے ہیں اور بڑے خوبصورت طریقے سے سمجھایا ہے کہ اگر ہم کھانے پینے کے ان آداب اور طریقوں پر عمل کریں جو پیارے نبیؐ نے ہمیں سکھائے ہیں تو ہم بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔

خلاصہ: اس نظم کے شاعر احمد حاطب صدیقی ہیں۔ شاعر اس نظم میں یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کھانے پینے کے آداب کا بہت خیال رکھتے ہیں اور سنت نبوی کے بتائے

ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہیں تا کہ وہ صحت مند رہیں۔اس نظم میں شاعر نے کھانے پینے کے آداب سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ بھوک نہ ہو تو کھانا نہیں کھانا چاہیے، جب کہیں سے تھک کر آئیں تو فوراً پانی نہیں پینا چاہیے، اس کے علاوہ جب باہر سے آتے ہیں تو مختلف طرح کے جراثیم ہوتے ہیں لہٰذا پہلے ہاتھ اچھی طرح دھونے چاہییں اور کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے، ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیے، اور دسترخوان پر ہر جگہ اپنے ہاتھ نہیں مارنے چاہییں بس اپنے آگے سے چیز اٹھانی چاہیے، لقمے کو چبا چبا کر کھانا چاہیے اس سے کھانا جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔جتنی بھوک ہو اس سے کم ہی کھانا چاہیے، یہ صحت مندی کی علامت ہے، کھانے کے بعد ہاتھ ضرور دھونا چاہیے اور منہ بھی صاف کرنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔اگر ہم ان آداب کا بخوبی خیال رکھیں گے تو بیماریوں سے بچیں گے اور ایک صحت مند زندگی گزاریں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆شاعر نے کھانے پینے کے جو آداب بتائے ہیں کیا آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ان آداب کا خیال رکھتے ہیں؟ کس طرح؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔کوئی بھی چیز کھاتے وقت ہمیں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟ ۲۔جتنی بھوک ہو اس سے کم کھانا چاہیے یا زیادہ؟

۳۔ہمیں کھانا کھا کر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟ ۴۔کھانا کھانے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

☆چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆جملوں میں درست فعل لکھنے کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران اور شعر کا مطلب بتانے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆کھانے پینے کے آداب سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆کھانے پینے کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بیماریوں سے بچنا۔

☆سنت نبوی کے مطابق کھانے پینے کے آداب اور طریقوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆جملوں میں درست فعل لکھ کر جملے مکمل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔جب بھوک نہ ہو تو کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ۲۔کھانے سے پہلے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھنا چاہیے۔

۳۔کھانا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ ۴۔لقمہ خوب چبا چبا کر کھانا چاہیے۔

۵۔باہر سے تھک کر آئیں تو کچھ کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھونا چاہیے۔سانس پھولا ہوا ہو تو پانی نہیں پینا چاہیے۔ ۶۔اس نظم کے شاعر کا نام احمد حاطب صدیقی ہے۔

مشق۲: ۱۔ہاتھ ۲۔اپنی ۳۔چبا ۴۔پانی ۵۔ہاتھ ۶۔خدا

مشق۳: چباتا اور بچاتا۔سجاتا ہاتھوں اور ہونٹوں۔باتوں

اٹھاتا اور کھاتا۔بناتا۔ ادا اور دیا۔سدا ایمان اور فیضان

مشق۴: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے دو جملے تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے جیسے ۱۔احمد کھیل رہا ہے۔ ۲۔ابو جا رہا ہے۔

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کون سا جملہ صحیح ہے۔طلبہ فوراً بتائیں گے۔اس کے بعد معلّمہ پوچھیں گی کہ دوسرے جملے میں کیا غلطی ہے؟

طلبہ سے رائے لی جائے گی۔طلبہ غلطی کو پہچان جائیں گے۔اس کے بعد معلّمہ بتائیں گی کہ دوسرا جملہ غلط اس لیے ہے کیونکہ جو فاعل ہے یعنی ابو وہ بڑے ہیں اور احترام کے لیے ہمیں فعل جمع لگانا ہوگا۔جیسے ابو جا رہے ہیں۔ہم احترام کے لیے ایسا فعل لکھتے ہیں جو جمع کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

☆درج ذیل جملوں میں درست فعل لکھ کر جملے مکمل کیجیے:

دادی جان ہمیں کہانی سنا رہی ہیں۔ قائداعظم کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابو ابھی تک دفتر سے نہیں آئے۔ پرنسپل صاحب آج چھٹی پر ہیں۔

بھیا قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ امی آج سارا دن مصروف تھیں۔

سبق نمبر ۱۶: برفانی پرندہ پینگوئن

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆برفانی پرندے پینگوئن کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ☆پینگوئن کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆مترادف اور متضاد الفاظ کے فرق سے واقف ہوں۔

طریقہ تدریس: تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً وہ کون سا برّ اعظم ہے جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے؟ یہ ۹۸ فیصد برف سے ڈھکا ہوا ہے اور وہاں کوئی مستقل انسانی بستی نہیں۔یہاں دن رات کی تقسیم چھ چھ ماہ ہے۔طلبہ اپنی رائے دیں گے۔طلبہ کو بتایا جائے گا کہ یہ براعظم انٹارکٹیکا ہے۔جہاں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے اور برف رہتی ہے۔یہاں مختلف ممالک سے صرف سائنسدان آ کر رہ رہے ہیں۔ایسے برفانی علاقوں میں انسان کا زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہاں کون کون سے جانور پائے جاتے ہیں؟ معلّمہ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں گی کہ برفانی علاقوں میں چند ایک ایسے جانور پائے جاتے ہیں جو سخت سردی برداشت کر لیں۔ان میں پینگوئن، برفانی ریچھ، وہیل مچھلی، ایک مخصوص پرندہ بھی ہوتا ہے۔آج ہم برفانی علاقے میں رہنے والے ایک جانور کے بارے میں پڑھیں گے جس کا نام ہے ''پینگوئن''۔اس کے رہنے سہنے کا انداز اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہوں گے۔

☆یوٹیوب میں پینگوئن کے حوالے سے ایک ویڈیو موجود ہے برفانی علاقوں میں رہنے والے جانور کس طرح اپنی گزارتے ہیں۔طلبہ کو اگر اسی طرح کی ایک مختصر ویڈیو یا ڈاکومنٹری یا دستاویزی فلم دکھائی جائے تو مزید واضح ہو جائے گا۔

پڑھائی:

سبق کی جوڑی میں پڑھائی کروائی جائے گی۔ایک صفحہ ایک بچہ پڑھے گا اور دوسرا سنے گا۔دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے گا اور پہلا سنے گا۔جب طلبہ ان دونوں صفحات کو پڑھ لیں تو آپس میں تبادلہ خیال کریں گے۔

☆اس کے بعد fish bowl activity کروائی جائے گی۔جماعت میں تمام طلبہ کو ایک دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے گا۔دو بچوں کو درمیان میں بٹھایا جائے گا۔جب دو بچے اپنی حاصل کردہ معلومات بتا چکیں گے پھر دوسرے بچوں کو موقع دیا جائے گا۔اس طرح ہر بچہ باری باری درمیان میں بیٹھ کر معلومات پر تبادلہ خیال کرے گا۔دو بچے اس طرح بیٹھ کر معلومات بتائیں گے جیسے تبصرہ کر رہے ہوں۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک کام دیا جائے گا وہ ایک پیشکش تیار کریں گے۔جس میں پنگوئن کی تصویر بنائیں گے اور اس کی اہم خصوصیات لکھیں گے۔یہ کام وہ ایک چارٹ پیپر پر کریں گے۔گروپ میں جس بچے کی ڈرائینگ اچھی ہوگی وہ تصویر بنائے گا۔دو بچے کتاب کی اہم معلومات اکٹھے کریں گے۔ایک بچہ ان معلومات کو لکھے گا۔غرض ہر بچہ گروپ میں اپنے حصے کا کام کرے گا۔اس پیشکش کو جماعت میں لگایا جائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لائیے: انٹرنیٹ سے ان جانوروں کے بارے میں معلومات بھی حاصل کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔پینگوئن کی خوراک کیا ہے؟ ۲۔پینگوئن کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۳۔پینگوئن کا دشمن کون ہوتا ہے؟

۴۔خوشی کے وقت پنگوئن کیا کرتے ہیں؟ ۵۔افریقہ میں پائی جانے والی پنگوئن کیسی ہوتی ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ پینگوئن کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم۔ چارٹ پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔

☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔ ☆فش بول کی سرگرمی کے دوران۔ ☆مترادف اور متضاد الفاظ لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆برفانی پرندے پینگوئن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ ☆پینگوئن کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆مترادف اور متضاد الفاظ کے فرق سے واقف ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔پینگوئن ایسے علاقوں میں رہتا ہے جو پورے برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔

۲۔پینگوئن کے دو پاؤں اور دو پر ہوتے ہیں۔ان کی آدھی زندگی زمین پر اور آدھی پانی میں گزرتی ہے۔زمین پر چلنے کے لیے دو پیروں پر انسانوں کی طرح سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب تیرنا ہوتا ہے تو دو پر تیرنے میں مدد دیتے ہیں۔

۳۔چلتے وقت ان کی رفتار بہت سست ہوتی ہے مگر تیرتے وقت ان کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔یہ انسانوں سے بھی زیادہ تیز تیرتے ہیں۔

۴۔سب سے چھوٹی پینگوئن ۱۲ سے ۱۳ انچ کی ہوتی ہیں ان کا وزن ایک سے ڈیڑھ کلو تک ہوتا ہے۔سب سے بڑی پینگوئن ۴ سے ۵ فٹ تک ہوتی ہیں اور ان کا وزن ۴۵ کلو تک ہوتا ہے۔

۵۔پینگوئن ماں سال میں ایک بار انڈہ دیتی ہے اور پھر وہ سمندر میں چلی جاتی ہے۔انڈے کی حفاظت پنگوئن کا باپ کرتا ہے۔چار مہینے بعد پنگوئن ماں سمندر سے واپس آتی ہے۔

۶۔ان کی کھال بہت زیادہ موٹی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سخت ترین سردی کا بھی مقابلہ کر لیتے ہیں۔کالی اور سفید موٹی سی کھال ایسی لگتی ہے جیسے سوئٹر پہن رکھا ہو۔

مشق۲: ۱۔کالے۔سفید ۲۔پرندہ۔اُڑ ۳۔چھوٹی مچھلیاں ۴۔برفانی علاقوں ۵۔زمین۔پانی ۶۔ ۴۵کلو

۷۔ایک سے ڈیڑھ کلو ۸۔وہیل ۹۔ سست

مشق۳: امریکہ۔ واشنگٹن سعودی عرب ۔ریاض چین۔بیجنگ افغانستان۔کابل ایران۔تہران برطانیہ۔لندن

ترکی۔ انقرہ عراق ۔ بغداد جاپان ۔ ٹوکیو بھارت۔نیو دہلی

مشق۴: ☆ہم نے ایک بندر پالا ہے۔ ☆تم لوگوں کے دلوں میں یوں جگہ بنانا ☆امی کا کپڑا پیلا ہے۔ ☆ہمیشہ مریض کی عیادت کرنی چاہیے۔

مشق۵: ۱۔میں اس پتھر کو اٹھا کر ایک کنارے پر رکھ دوں گی تا کہ آنے جانے والوں کو مشکل پیش نہ آئے اور کوئی ٹھوکر نہ کھائے۔پتھر زیادہ بڑا ہوا تو کسی اور سے اٹھوا کر ایک طرف رکھواوں گی۔یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

۲۔میں اس بچے کے پاس جا کر اسے سمجھاؤں گی کہ پھول توڑنا بری بات ہے اس طرح کرنے سے باغ کی خوبصورتی بھی ماند پڑ جاتی ہے اور پھول کیاریوں میں کھلے ہوئے اچھے لگتے ہے۔توڑنے سے تو وہ مرجھا جاتے ہیں۔اگر بچہ پھر بھی نہ مانا تو میں اس کے والدین کو سمجھاؤں گی اور اس بچے کی شکایت کروں گی۔

۳۔میں انڈہ پراٹھا بنوالوں گی/سالن میں دہی وغیرہ ڈال کر کھالوں گی/میں پھر بھی کھالوں گی کیونکہ رزق کو برا نہیں کہنا چاہیے۔

۴۔میں ان بچوں کے پاس جا کر انہیں سمجھاؤں گی کہ لڑنا جھگڑنا بری بات ہے اور اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ بدتمیزی کرنے سے انسان کی جہالت کا پتا چلتا ہے۔ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی لڑنے جھگڑنے کے بجائے عفو و درگزر سے کام لینے کی ہدایت فرمائی ہے۔اگر ہم لڑائی کرنے کے بجائے ایک دوسرے کو معاف کریں گے تو اس سے اللہ بھی

خوش ہوگا اور لوگ آپ کو پسند کریں گے۔ ۵۔ میں اپنی امی کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاؤں گی۔
۶۔ میں اس بچے کے پاس جا کر اس سے دوستی کروں گی اور اس کی ہر ممکن مدد کروں گی تا کہ وہ خود کو اکیلا محسوس نہ کرے۔ ساتھ جماعت کے دوسرے بچوں کو سمجھاؤں گی کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ۷۔ میں اس بچے کے پاس جا کر اسے اٹھاؤں گی۔ اگر اسے چوٹ لگی ہوگی تو مرہم پٹی کروں گی۔ اور اسے اس کے گھر پہنچانے میں مدد کروں گی۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ کوئی عبارت یا جملے تختہ تحریر پر لکھیں جس میں مترادف یا متضاد الفاظ کو خط کشید کیا گیا ہو۔ مثلاً

قیام پاکستان کے لیے مسلمانوں نے بہت جدوجہد کی اور ایک وطن حاصل کرنے کی لگن میں اپنا آرام اور سکون سب داؤ پر لگا دیا۔ یہ اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ایک علیحدہ وطن میں اپنی ایک الگ دنیا بسائے ہوئے ہیں۔ جہاں ہمیں کوئی دکھ درد دینے والا نہیں اب رنج والم کے سائے مٹ چکے ہیں۔ یہ ہمارے بزرگوں کی محنت اور مشقت کا پھل ہے کہ ہم اپنے وطن میں خوشی اور راحت کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ یہ خط کشیدہ الفاظ میں کیا خاص بات ہے۔ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے گا۔ ان الفاظ کو الگ کر کے لکھا جائے گا۔ ہوسکتا ہے طلبہ بتائیں کہ ان الفاظ کے معانی ایک ہیں۔ طلبہ کو بتایا جائے گا کہ کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو ہم معنی ہوتے ہیں یعنی ایک جیسے معنی دیتے ہیں۔ ان الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔
اس کے بعد چند جملے تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے اور متضاد الفاظ کو خط کشید کیا جائے گا۔ مثلاً:
۱۔ عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ۲۔ اس کا گھر بہت بڑا ہے لیکن ایک کمرہ چھوٹا ہے۔ ۳۔ میں نے نیا بستہ خریدا ہے اور پرانا والا پھینک دیا ہے۔ طلبہ سے ان الفاظ کی خاصیت پوچھی جائے گی طلبہ بتائیں گے کہ یہ ایک دوسرے کی الٹ ہیں۔ معلّمہ بتائیں گی کہ ایسے الفاظ کو متضاد الفاظ کہتے ہیں۔ مترادف اور متضاد کا فرق بتایا جائے گا۔
سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں بہت سارے الفاظ کی فہرست دی جائے۔ معلّمہ چند الفاظ تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ گروپ میں اس فہرست/لسٹ کو پڑھیں گے اور بورڈ پر لکھے ہوئے الفاظ کے مترادف اور متضاد اس لسٹ یا فہرست میں سے چن کر معلّمہ کو بتائیں گے۔ جس گروپ نے سب سے زیادہ جلدی بتایا اسے نمبر دیئے جائیں گے۔ فہرست میں بہت سارے الفاظ لکھے جائیں ان میں مترادف اور متضاد دونوں ہوں۔
☆ دیے گئے ہر لفظ کے مترادف اور متضاد دونوں لکھیے:

لفظ	مترادف	متضاد
صحیح	درست	غلط
بلندی	اونچائی	پستی
تاریکی	اندھیرا	اجالا۔ روشنی
آغاز	ابتدا	انجام
فتح	جیت	شکست
نیکی	اچھائی	بدی

سبق نمبر ۱۷: پاک فضائیہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
☆ پاکستان کی تینوں افواج سے واقف ہوں۔ ☆ پاک فضائیہ کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ (ان کے کام، عہدے اور عزم کے متعلق)
☆ پاک فضائیہ کے جانباز سپاہیوں کے کارناموں سے آگاہ ہوتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔
☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆ اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔
☆ مضمون نویسی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے خاکے کی مدد سے مضمون تحریر کریں۔

طریقہ تدریس: تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ چھ ستمبر کو کون سا دن منایا جاتا ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی اس کے بعد انہیں بتایا جائے گا کہ اس دن ہم یوم دفاع پاکستان مناتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ ہم یہ دن کیوں مناتے ہیں؟ کس دن کو یاد کرتے ہیں؟ اور یہ دن منانے کا مقصد کیا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔ اس کے بعد

معلّمہ اس دن کے حوالے سے چند اہم نکات طلبہ کو بتائیں گی کہ ۶ ستمبر کے دن ہم اپنے فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ دن ہم اس بات کی یاد میں مناتے ہیں کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ کو دشمن ملک بھارت نے ہمارے ملک پر حملہ کیا تھا اور جنگ شروع ہوئی تھی لیکن ہمارے بہادر فوجیوں نے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کو مار بھگایا۔ اس دن کا مقصد دشمن کو اچھی طرح اس بات کی یقین دہانی کروانی ہے کہ وہ ہمارے ملک پر بری نظر نہ ڈالے کیونکہ ہم ہر طرح سے تیار ہیں اور جو ہمارے ملک کی طرف بڑھے گا ہم مل کر مقابلہ کریں گے اور اس کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ اس دن ہر اس فوجی کو یاد کیا جاتا ہے جس نے ملک کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ پاکستان میں تین طرح کی افواج ہیں۔ برّی (پاکستان آرمی) ،فضائیہ (پاکستان ایئر فورس) اور بحری (پاکستان نیوی)۔

ساتھ ہی طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتایا جائے گا کہ ان تین افواج مین سے آج ہم پاک فضائیہ کے متعلق پڑھیں گے اور اس ادارے کے موٹو (عزم)، کام، عہدوں ،جنگی جہازوں اور ان کے جانباز سپاہیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ اور پاک فضائیہ کے ان بہادر ہیرو کے بارے میں جانیں گے جنہوں نے ملک کے لیے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور تمغے حاصل کیے۔ ان کا نام آج بھی بڑی شان سے لیا جاتا ہے۔ ان میں راشد منہاس، مریم مختار اور ایم ایم عالم کے نام سرفہرست ہیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔ مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔ معلّمہ سبق کے اہم نکات ساتھ ساتھ سمجھاتی جائیں گی اور طلبہ سے بھی اظہار خیال کروایا جائے گا۔ اس طرح ایک کل جماعتی گفتگو میں یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ راشد منہاس۔ مریم مختار اور ایم ایم عالم کا ذکر اس سبق میں ہے۔ یہ پاک فضائیہ کے وہ ہیرو ہیں جنہوں نے کارنامے انجام دیئے۔ ان کے بارے میں یوٹیوب میں بھی ان کی زندگی اور ان کے کارنامے کے بارے میں مل سکتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو ایک چھوٹی سی ویڈیو ملٹی میڈیا پر دکھائی جاسکتی ہے جس میں ان تینوں کی زندگی اور ان کے کارناموں کے بارے میں مختصراً بتایا گیا ہو۔ یا ☆ ان تینوں شخصیات کے بارے میں انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کر کے تصاویر کے ساتھ کسی چارٹ پیپر یا کمپیوٹر پیپر پر جماعت میں بچوں کو یا تو گروپ میں پڑھنے کو دیا جائے یا جماعت میں چسپاں کیا جائے اور طلبہ کو گروپ میں ایک ایک کے بارے میں پڑھنے کے لیے کہا جائے۔

نشان حیدر پانے والے فوجیوں کی معلومات کسی راہداری میں بھی لگائی جاسکتی ہیں اور ایک گیلری وال (gallery walk) بھی کروائی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ اپنے پسندیدہ قومی ہیرو کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے اور تصویر بھی لگائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ اشعر اپنے ابو کا بے صبری سے انتظار کیوں کر رہا تھا؟ ۲۔ ۱۹۶۵ میں کس ملک نے پاکستان پر حملہ کیا تھا؟

۳۔ پاک فضائیہ میں شامل ہونے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے؟ ۴۔ اشعر نے ابو کی باتیں سن کر کیا فیصلہ کیا؟

☆ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی چند ایک طلبہ سے سنے جائیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ پاک فضائیہ کے ہیرو کی تصاویر یا ان کی زندگی اور کارناموں سے متعلق ایک ویڈیو فلم

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔

☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆ اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ کرنے کے دوران۔ ☆ مضمون لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ پاکستان کی تینوں افواج سے واقف ہونا۔ ☆ پاک فضائیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ (ان کے کام، عہدے اور عزم کے متعلق)

☆ پاک فضائیہ کے جانباز سپاہیوں کے کارناموں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ سے واقف ہونا۔ ☆خاکے کی مدد سے مضمون تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔پاکستانی فوج کے تین حصے ہیں برّی فوج۔ ہوائی فوج۔بحری فوج ۲۔پاک فضائیہ کا موٹو (نعرہ یا عزم) ہے ''قوم کے لیے فخر کی علامت''

۳۔ان کا پہلا کام پاکستان کی فضائی نگرانی کرنا ہے یہ ادارہ جنگ کے موقع پر برّی اور بحری فوج کو مدد فراہم کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فوجیوں اور ہتھیاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی ذمہ داری بھی اسی ادارے کی ہے۔

۴۔ملک میں ہونے والے حادثات مثلاً زلزلہ، سیلاب، طوفان وغیرہ سے ہونے والی تباہ کاریوں کی صورت میں متاثرین کو مدد فراہم کرتا ہے۔یعنی جن جگہوں پر زمینی کارروائی نہیں کی جاسکتی وہاں پر ہوائی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

۵۔پہلی خاتون پائلٹ مریم مختار کو حکومت کی جانب سے 'تمغہ بسالت' کا اعزاز دینے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ انہوں نے پرواز کے دوران طیّارے کو آبادی مین گرنے سے بچایا اور اپنے ملک کے لوگوں کی خاطر اپنی جان قربان کردی۔

مشق ۲: ۱۔تربیتی ۲۔ہندوستان ۳۔۷ستمبر ۴۔بحری فوج ۵۔مریم مختار ۶۔استاد

مشق ۳: ۱۔یوم دفاع ۶ ستمبر کو منایا جاتا ہے ۲۔اپنی بینائی کو سو فیصد درست رکھنا ضروری ہے

۳۔راشد منہاس نے ماڑی پور کے ہوائی اڈے کو اپنے اغوا کی خبر دی ۴۔پاک فضائیہ پاکستانی فوج کا اہم حصہ ہے

۵۔ان کی وردی پر نعرہ لکھا ہے فقط ذوق پرواز ہے زندگی

مشق ۴: ہوا باز: ایم ایم عالم ایک بہترین ہوا باز تھے۔ لہو: جشن آزادی کی تقریب میں بچوں کے قومی نغموں نے لہو گرما دیا۔

علامت: لال رنگ خطرے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ دلیری: ۱۹۶۵ کی جنگ میں ہمارے فوجیوں نے دشمنوں کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔

دفاع: ملک کا دفاع کرنے کے لیے ہمارے فوجی ہر دم تیار رہتے ہیں۔ نگرانی: اسکول میں ہر وقت میں اپنے بستے کی نگرانی کرتی ہوں۔

مشق ۵: ۱۔ ڈرائیور، ۲۔پیادہ، ۳۔مسافر، ۴۔استاد، ۵۔کھلاڑی، ۶۔ڈاکٹر، ۷۔مورخ، ۸۔طالب علم، ۹۔شہید/ جانباز، ۱۰۔فوجی

مشق ۶: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ دو جملے تختہ تحریر پر لکھیں گی:

۱۔پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے۔ ۲۔ احمد ایک اچھا لڑکا ہے۔

معلّمہ طلبہ کو سمجھاتے ہوئے بتائیں گی کہ اگر میں صرف ملک لکھوں تو آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون سا ملک ہے لیکن جب پاکستان لکھا تو اس سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔بس جب کسی خاص نام کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو وہ اسم خاص یعنی اسم معرفہ کہلاتا ہے اور جب کوئی خاص نام نہ ہو اور کسی مخصوص نام کی طرف اشارہ نہ کرے تو وہ اسم عام یعنی اسم نکرہ کہلاتا ہے۔

☆طلبہ کو ایک چھوٹا سا پیراگراف لکھنے کو دیا جاسکتا ہے جس میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ موجود ہوں۔ یا

☆معلّمہ ایک ورک شیٹ دے سکتی ہیں جس میں ایک پیراگراف لکھا ہوا اور اس میں سے اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ کرنے ہوں۔

☆سبق میں سے اسم معرفہ اور اسم نکرہ تلاش کیجیے اور الگ الگ کالموں میں لکھیے:

☆دیے گئے اسموں میں سے اسم معرفہ اور نکرہ الگ الگ کالم میں لکھیے:

اسم معرفہ: گلاب ۔ ملتان ۔ ہمالیہ ۔ علاّمہ اقبال ۔ کراچی

اسم نکرہ: شہر ۔ لڑکا ۔ شاعر ۔ ملک ۔ پہاڑ

سرگرمی

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے سوال کریں گی کہ آپ کی اردو کی کتاب میں مختلف مصنفین کے مضامین ہیں۔آپ یہ بتائیے کہ مضمون کسے کہتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔طلبہ کی رائے کو شامل کرتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ اپنے خیالات، مشاہدات، جذبات اور احساسات کو آسان، سادہ، واضح اور شستہ الفاظ میں قلم بند کرنے کو مضمون نگاری کہتے ہیں۔مضمون نگاری ایک مشکل فن ہے۔کسی زبان کو سمجھنے اور اس میں لکھنے بولنے کی

صلاحیت پیدا کرنے کے لیے مضمون نویسی نہایت ضروری ہے۔مضمون نویسی کے بغیر تحریر وتقریر میں ملکہ پیدا نہیں ہوسکتا ہے۔اس فن پر قابو پانے کے لیے مسلسل مشق،لگاتار مطالعہ اور خود اعتمادی کا ہونا ضروری ہے۔

مضامین کئی طرح کے ہوتے ہیں مثلاً ا۔ بیانیہ مضمون (جس میں واقعات۔حکایات۔عوامی روایات اور شخصیات کا مسلسل بیان ہوتا ہے جیسے قائد اعظم ،ریلوے کا سفر وغیرہ)۲۔وصفیہ مضمون (ان میں قدرتی مناظر اور دوسری چیزوں کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے جیسے زلزلہ،صبح کی سیر وغیرہ)۳۔فکریہ مضامین (ان مضامین میں کسی بات کو استدلال اور دلیل سے ثابت کیا جاتا ہے۔دیئے گئے عنوان کے فوائد اور نقائص بھی بیان کیے جاتے ہیں جیسے دیانت داری۔تندرستی ہزار نعمت ہے وغیرہ)

طلبہ کو یہ ضرور بتایا جائے کہ عام طور پر مضمون کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ا۔تمہید ۲۔نفس مضمون ۳۔اختتام

ا۔تمہید زیادہ طویل نہیں ہوتی یہ اصل موضوع کی طرف آنے کے لیے قاری کو تیار کیا جاتا ہے اور آغاز میں ایک تعارف کروایا جاتا ہے۔

۲۔نفس مضمون کو مضمون کا مواد بھی کہتے ہیں یہی مضمون کا اصلی اور حقیقی حصہ ہے۔اس حصے کو حسب ضرورت کئی پیراگراف میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔اس میں عنوان کے بارے میں تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔

اختتام مضمون کا نچوڑ ہوتا ہے اس لیے اس میں جامع اور مدلل جملے استعمال ہونے چاہییں۔اس میں لکھنے والا اپنی رائے بھی دے سکتا ہے۔

☆ خاکے کی مدد سے مضمون مکمل کیجیے:

راشد منہاس

پائلٹ آفیسر راشد منہاس سب سے بڑا فوجی اعزاز نشان حیدر پانے والے سب سے کم عمر فوجی ہیں۔وہ نوعمری میں ہی شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔انہوں نے بچپن ہی سے فوجی زندگی کو اپنا آئیڈیل بنایا ہوا تھا۔شروع سے انہیں جہاز اڑانے کا شوق تھا اسی وجہ سے انہوں نے پاک فضائیہ کا انتخاب کیا۔

۲۰ اگست ۱۹۷۱ کو راشد منہاس کی تیسری پرواز تھی۔وہ ٹرینر جیٹ طیارے میں سوار ہوئے ان کا نسٹرکٹر سیفٹی فلائٹ آفیسر مطیع الرحمٰن ان کے ساتھ تھا۔مطیع الرحمٰن نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر راشد منہاس پر کاری ضرب لگائی اور طیارے کا رخ بھارت کی جانب موڑ دیا۔راشد منہاس بے ہوش ہوگئے۔جب راشد منہاس کو ہوش آیا اور انہیں اس نازک حالت کا علم ہوا کہ طیارہ اغوا کیا جاچکا ہے تو انہوں نے ماری پور کنٹرول ٹاور سے رابطہ قائم کیا انہیں ہدایت دی گئی کہ طیارے کو ہر قیمت پر اغوا ہونے سے بچایا جائے۔۔اگلے پانچ منٹ راشد منہاس اور انسٹرکٹر کے درمیان کشمکش میں گزرے اور جھڑپ شروع ہوگئی۔جب کسی طرح بھی طیارے کا کنٹرول راشد منہاس کے ہاتھ میں نہ آیا اوت طیارہ بھارت سے کچھ ہی فاصلے پر تھا تو راشد منہاس نے طیارے کا رخ زمین کی جانب کر دیا۔کنٹرول ٹاور پر انہوں نے جو آخری الفاظ کہے وہ یہ تھے ''میں طیارے کو دشمن کے ہاتھوں میں نہیں دوں گا''

وہ اقبال کا شاہین تھا جو نوعمری میں وطن کی اان بان پر قربان ہوگیا اور اس کا جذبہ حب الوطنی نوجوان نسل کے لیے مثال بن گیا۔انہوں نے غدار کے ہاتھوں بے بس ہونے کے بجائے وطن کی خاک پر جام شہادت نوش کرنے کو ترجیح دی۔راشد منہاس کا جذبہ ایمانی اور اور آتش حب الوطنی تھی جس نے راشد منہاس کو وہ بے مثال جرات بخشی جس کے تحت انہوں نے غدار کے ناپاک منصوبے کو ناکام بناتے ہوئے ۲۰ اگست ۱۹۷۱ کو جام شہادت نوش کیا۔راشد منہاس شہید کا تفاخر،جذبہ شجاعت اور حسن حب الوطنی ہے جس نے ان کو آخری لحات میں جنگ جیت لینے کا فیصلہ کرنے کا حوصلہ بخشا اور آج ان کا نام اور کارنامہ دشمن کے لیے تازیانہ عبرت بن چکا ہے۔راشد منہاس نے اپنی بے مثال قربانی سے اس قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

سبق نمبر ۱۸: جگنوؤں کی قطار

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اپنی زندگی کے مقصد سے آشنا ہوں۔ ☆دوسروں کے کام آنے کے لیے ہر دم تیار رہیں۔

☆ایک اچھے انسان کی تمام خوبیوں کو اپنائیں اور معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆جملوں میں غلط لفظ کی شناخت کرتے ہوئے اسے درست کریں۔ ☆تنوین کے بارے میں جانتے ہوئے الفاظ میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً آپ کے خیال میں ایک اچھے انسان میں کیا خوبیاں ہوتی ہیں یا ہونی چاہییں؟اچھا انسان آپ کی نظر میں کون ہوتا ہے؟ایک اچھے انسان کو

معاشرے میں کیسی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ کیا آپ کی نظر میں کوئی ایسا انسان ہے جس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہوں جو اسے معاشرے میں ممتاز کرتی ہوں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ایک اچھا انسان کبھی جھوٹ نہیں بولتا، وہ کسی سے لڑتا نہیں ہے، سب کا خیال رکھتا ہے، پڑھائی میں دل لگاتا ہے، تمام لوگوں کی مدد کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اسے پسند کرتے ہیں، لوگوں میں خوشیاں بانٹتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ طلبہ کی بتائے ہوئے تمام نکات تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے معلّمہ اپنی طرف سے بھی چند نکات لکھ سکتی ہیں۔ اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ میں یہ ساری خوبیاں ہیں؟ ان میں سے کون سی خوبیاں ایسی ہیں جو آپ میں موجود ہیں؟ طلبہ اپنا جائزہ لیں گے۔ ان خصوصیات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا محاسبہ کریں گے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج جو نظم ہم پڑھیں گے اس میں ایسی ہی خوبیاں بیان کی گئی ہیں جو ایک اچھے انسان کا خاصہ ہوتی ہیں۔ شاعر بچوں

کو اس بات کی نصیحت کر رہے ہیں اور تلقین کر رہے ہیں کہ ایسی عادتیں اپناؤ یا اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرو تا کہ معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کرو اور ایک عزت دار اور با مقصد زندگی گزارو۔

☆ اس کے ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ نظم سات اشعار پر مشتمل ہے۔

پڑھائی:

معلّمہ اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ اور لے کے ساتھ پڑھیں گی۔ اس کے مشکل الفاظ کے معانی بتائیں گی۔

☆ اس کے بعد طلبہ کو سات گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے گا۔ طلبہ گروپ میں اس شعر پر آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور اس کے بعد اس شعر کا مطلب لکھیں گے۔ دس منٹ بعد ہر گروپ سے ایک لڑکا اپنے شعر کا مطلب جماعت کو بتائے گا۔

☆ آخر میں معلّمہ اس نظم کا خلاصہ بیان کریں گی۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اچھے انسان کی خوبیاں بیان کی ہیں اور بچوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے اندر ان خوبیوں کو پیدا کرتے ہوئے ایک نیک اور با مقصد زندگی گزاریں اور معاشرے میں ایک اونچا مقام حاصل کریں۔ شاعر کا مقصد بچوں کی سوچ کو متحرک کرتے ہوئے انہیں اچھے کاموں کی طرف راغب کرنا ہے۔

خلاصہ: مشق نمبر ا کے سوال نمبر ۲ سے مدد لیجیے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو انفرادی طور پر ایک سوال کا جواب لکھنے کے لیے دیا جائے گا۔ (معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی)

سوال: اگر آپ شاعر کی بیان کردہ نصیحتوں پر عمل کریں گے یا نظم مین بتائی گئی خوبیوں کو اپنائیں گے تو اس سے آپ کو کیا فوائد حاصل ہوں گے؟ طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔ دس منٹ بعد ہر بچہ اپنا لکھا ہوا جواب جماعت میں پڑھ کر سنائے گا۔

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام: ☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لائیے: جگنو کی پانچ خصوصیات لکھیے: (انٹرنیٹ سے مدد لی جاسکتی ہے)

نظر ثانی (اعادہ):

ا۔ اس نظم میں شاعر کیا بانٹنے کو کہہ رہے ہیں؟ ۲۔ اس نظم میں شاعر نے کس طرح کا کردار بننے کی ہدایت کی ہے؟

۳۔ شاعر نے کس کا دوست یا یار بننے کے لیے کہا ہے؟ ۴۔ جگنوؤں کی قطار سے کیا مراد ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ سوال کا جواب لکھنے کے دوران (سرگرمی)۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ غلط لفظ کی شناخت اور اس کی درستی کے دوران۔ ☆ الفاظ میں تنوین کے استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اپنی زندگی کے مقصد سے آشنا ہونا۔ ☆دوسروں کے کام آنے کے لیے ہر دم تیار رہنا۔

☆ایک اچھے انسان کی تمام خوبیوں کو اپنانا اور معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆جملوں میں غلط لفظ کی شناخت کرتے ہوئے اسے درست کرنا۔ ☆تنوین کے بارے میں جانتے ہوئے الفاظ میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔اس نظم کے شاعر کا نام حافظ منظر محسن ہے۔

۲۔شاعر نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں اچھے اور نیک کام کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ دنیا میں اس طرح زندگی گزارو کہ ایک روشن مثال بنو اور ہمیشہ دوسروں کے کام آؤ اور ان کی بھلائی کے لیے کام کرو جیسے جگنو رات کے اندھیرے میں روشنی کرتا ہے اور لوگوں کو روشنی دکھاتا ہے تم بھی اسی طرح دوسرون کے کام آؤ اور جس طرح پھولون سے فضا معطر ہو جاتی ہے اور ان کی موجودگی سے ایک خوشگوار احساس ہوتا ہے اسی طرح تم بھی دوسروں کے لیے خوشی کا باعث بنو، لوگوں کو راحت اور سکون پہنچاؤ اور جو لوگ مایوس ہیں پریشان ہیں ان کی زندگی میں خوشیاں بکھیرو جیسے موسم بہار میں ہر طرف رونق اور خوشی نظر آتی ہے پھول پودوں سے دنیا رنگین ہو جاتی ہے اسی طرح تم لوگوں کے لیے بہار بن جاؤ لوگوں میں خوشیاں بانٹو اور ان کے دکھ درد دور کرنے کی کوشش کرو۔تم علم کی روشنی پھیلاؤ اور جہالت کے اندھیروں کو مٹا کر علم کا اجالا کر دو اور علم کو پھیلانے کی کوشش کرو اور اس کے لیے دوسروں کی ہر ممکن مدد کرو۔شاعر اس بات پر بھی زور دیتے ہوئے بچوں سے کہہ رہے ہیں کہ تم اپنا معیار زندگی بلند کرو اور اپنی زندگی کا ایک مقصد بناؤ۔تمہارے اندر آگے بڑھنے کی لگن اور جستجو ہونی چاہیے اور حوصلے بلند ہونے چاہییں۔اپنی منزل کو پانے کے لیے تمہیں دل لگا کر محنت کرنی ہے جب ہی تم کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرو کہ لوگ تمہیں پسند کریں اور تمہارے کردار کی خوبیوں کو سراہیں اور تم جیسا بننے کی کوشش کریں۔جس طرح چاند آسمان پر چمکتا ہے اور رات میں روشنی کرتا ہے تم بھی ایسے کام کرو جن سے تمہارا نام روشن ہو۔شاعر کی مراد یہ ہے کہ ایسے انسان بنو اور ایسے کام کرو جس سے دوسروں کو فائدہ ہو۔شاعر کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ بچے ان نصیحتوں پر عمل کر کے ایک اچھے انسان بنیں اور معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کریں اور ایک بامقصد زندگی گزاریں ۔(طلبہ اپنی فہم کے مطابق جواب لکھیں گے معلّمہ اس کو مختصر کر کے طلبہ کو سمجھا سکتی ہیں)

۳۔شاعر نے دنیا میں چمکنے کے لیے کہا ہے شاعر نے بچوں کو چاند سے تشبیہ دیتے ہوئے ان سے کہا ہے جس طرح چاند رات میں آسمان پر چمکتا ہے اور روشنی کرتا ہے اسی طرح تم بھی ایسے کام کرو جن سے تمہارا نام روشن ہو اور تم لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ۔تم بھی اس دنیا سے ہر طرح کے اندھیروں کو مٹا کر اجالا کر دو۔

۴۔جگنو کی خاصیت یہ ہے کہ وہ رات کے اندھیرے میں چمکتا ہے اور تاریکی مٹاتا ہے۔

مشق۲: ۱۔کھمبے ۲۔شہد ۳۔کریلے ۴۔نواب ۵۔سورج ۶۔خرگوش ۷۔کچھوے

مشق۳: ☆مصرعے مکمل کیجیے:(کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے۔)

مشق۴: ☆آپ کی تربیت کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔(طریقہ) ☆زالم کا ذکر اچھے الفاظ میں نہیں ہوتا۔(ظالم) ☆طیارہ اڑنے کے لیے طیار ہے۔(تیار)

☆دعوت میں ذاکر کو زور زور بلانا۔(ضرور) ☆سابن سے صفائی ہوتی ہے۔(صابن) ☆کشمیر کی آذادی کو ظلم سے نہیں روکا جاسکتا۔(آزادی)

☆صورت سے زیادہ صیرت دیکھنی چاہیے۔(سیرت) ☆زاہد ایک زہین لڑکا ہے۔(ذہین) ☆یہ آپ کا سامان ہے اس کا کیا سبوت ہے۔(ثبوت)

مشق۵: عادت۔عادتاً: عادت کی رو سے یا عادت سے مجبور فطرت۔فطرتاً: فطرت کی رو سے احتیاط۔احتیاطاً:احتیاط کے طور پر غالب۔غالباً:شاید

سبق نمبر۱۹: شہد کی فارمنگ

مقاصد(ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆شہد کی مکھی کی ضرورت واہمیت سے واقف ہوں گے۔ ☆شہد کی مکھی سے حاصل ہونے والے شہد کے فوائد جانیں گے۔

☆شہد بنانے کے طریقے سے آگاہی حاصل کریں گے۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں گے۔ ☆فاعل کے مطابق مذکر یا مونث فعل کے جملے بنائیں گے۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً قرآن میں کھانے کی کن چیزوں کا ذکر ہے؟ جن طلبہ کو آتا ہوگا وہ بتائیں گے ورنہ معلّمہ خود بتائین گی جیسے انجیر، کھجور، انار، انگور، زیتون، شہد وغیرہ۔ ان نعمتون کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ آج ہم ان نعمتوں میں سے ایک نعمت شہد کے حوالے سے بات کریں گے۔ شہد کے فوائد بتایئے؟ طلبہ اپنی سمجھ کے، مطابق جواب دیں گے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلّمہ طلبہ کو شہد کے فوائد بتائیں گی اور ان فوائد کو تختہ تحریر پر لکھیں گی مثلاً شہد انسان کے لیے قدرت کی عطا کردہ بیش بہا نعمت ہے۔ اس کا نعم البدل کوئی نہیں۔ شہد میں موجود اجزاء جسم سے فالتو چربی ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں اور موٹاپا بھی دور کرتے ہیں۔ شہد سے بال دھونے سے خشکی دور ہوتی ہے۔ شہد کھانسی پر قابو پانے میں مدد دیتا ہے۔ شہد آنکھوں کے امراض کے لیے بہت مفید ہے۔ شہد جسم مین خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی شہد کے بے شمار فوائد ہیں۔ طلبہ کو مزید بتایا جائے گا کہ قرآن مجید میں واضح طور کہا گیا ہے کہ شہد کے اندر انسان کے لیے بہت سی بیماریوں کی صورت میں شفا رکھی ہے۔ شہد کا ذکر سورۃ النحل میں کیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شہد کس چیز سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے شہد کی مکھیوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ٹیلوں میں اپنے گھر (چھتے) بنائیں اور ہر طرح کے میووں کا رس چوسیں اور ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ ہمارا آج کا سبق بھی اسی کے متعلق ہے جس کا نام ہے ''شہد کی فارمنگ''۔ اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ کس طرح شہد کی مکھیاں مل کر شہد تیار کرتی ہیں اور یہ مکھیاں کتنی اہم چیز بناتی ہیں۔ اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز بیکار پیدا نہیں کی۔

پڑھائی:

☆ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں گے اور سبق کو گروپ میں پڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ گروپ میں ایک بچہ پڑھے گا اور باقی سب سنیں گے۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ دس منٹ بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں گی اور ہر گروپ سے باری باری نکات پوچھتی جائین گی جہاں ضرورت ہو وہاں اپنی رائے بھی شامل کریں گی۔ اس طرح طلبہ کی شمولیت کے ساتھ سبق سمجھایا جائے گا۔

سرگرمی:

☆ طلبہ سے سوالات بنانے کی مشق کروائی جائے گی۔ طلبہ پہلے سے ہی گروپ مین بیٹھے ہوئے ہیں طلبہ کے گروپ کو نمبر دیئے جائیں گے ۱۔۲۔۳۔۴۔۵ ان سے کہا جائے گا کہ وہ سبق کے متعلق تین تین سوالات تیار کریں۔ ایک گروپ کے سوالات دوسرے گروپ کو دیئے جائیں گے تاکہ وہ ان سوالات کے جوابات لکھیں۔ مثلاً گروپ ۱ کے سوالات ۴ کو، گروپ ۲ کے سوالات ۱ گروپ ۳ کے ۵ کو۔ اسی طرح سوالات کی تقسیم ہوگی۔ جب گروپ سوالات کے جوابات لکھ لیں تو واپس اس گروپ کو دیں جس کے سوالات تھے۔ اب تمام گروپ ان جوابات کو چیک کریں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ شہد کے پانچ فوائد لکھ کر لائیے: (انٹرنیٹ یا کسی کتاب سے مدد لی جائے گی)

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ ابو نے بچوں کو کیا سمجھایا؟ ۲۔ شہد منافع کا ذریعہ کس طرح ہے؟ ۳۔ شہد کے علاوہ مکھیاں کیا پیدا کرتی ہیں؟

۴۔ چھوٹی مکھیاں اپنا چھتا کہاں بناتی ہیں؟ ۵۔ ملکہ مکھی اور کارکن مکھیاں کیا کام کرتی ہیں؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆ سوالات بنانے اور جوابات لکھنے کے دوران

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆فاعل کے مطابق مذکر یا مونث فعل کے جملے بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆شہد کی مکھی کی ضرورت واہمیت سے واقف ہونا۔ ☆شہد کی مکھی سے حاصل ہونے والے شہد کے فوائد جاننا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆شہد بنانے کے طریقے سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆فاعل کے مطابق مذکر یا مونث فعل کے جملے بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔شہد کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ ۲۔شہد کی مکھیاں پالنے کے فن کو 'مگس بانی' کہتے ہیں۔

۳۔ہمارے ملک میں زیادہ تر شہد کی مکھیوں کی تین قسمیں ملتی ہیں ۱۔ڈومنا مکھی ۲۔چھوٹی مکھی ۳۔پہاڑی مکھی

۴۔شہد کی مکھیاں مختلف قسم کے پھولوں، جڑی بوٹیوں اور پتوں سے اپنا رس اکٹھا کرتی ہیں۔

۵۔بڑے پیمانے پر شہد حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ مکھیوں کی فارمنگ کی جاتی ہے انہیں ایک خاص طریقے سے ایک جگہ اکٹھا کیا جاتا ہے تاکہ وہ مل کر شہد کا چھتا بنا سکیں۔ایک منسوبہ بندی کے تحت یہ کام عمل میں لایا جاتا ہے اور پھر چھتا تیار ہونے کے بعد اس سے شہد تیار کیا جاتا ہے۔

مشق۲: ۱۔بڑے ۲۔ فارمنگ ۳۔موم ۴۔بیماریوں ۵۔ملکہ

مشق۳: مشغلہ: کہانیوں کی کتابیں پڑھنا میرا محبوب مشغلہ ہے۔ منافع: آج کل دوکاندار مہنگی چیزیں بیچ کر خوب منافع کماتے ہیں۔

روزی: حق حلال کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ ملکہ: بادشاہ اپنی ملکہ کا بہت خیال رکھتا ہے۔ اضافہ: مہنگائی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

مشق۴: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے چند نامکمل جملے تختہ تحریر پر لکھیں گی۔

مثلاً: ۱۔پھول توڑا ۲۔گاڑی چلائی ۳۔کھانا کھایا

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ مکمل جملہ ہے۔طلبہ اپنی رائے دیں گے اگر وہ نہ کہیں گے تو ان سے وجہ پوچھی جائے گی۔ورنہ معلّمہ خود بتائیں گی کہ اس جملے سے ہمیں یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کیا کام ہو رہا ہے اور کس پر کام کیا جا رہا ہے لیکن یہ نہیں پتا چل رہا کہ کام کون کر رہا ہے۔اس لیے یہ نامکمل جملے ہیں۔ان جملوں میں توڑا۔چلائی۔کھایا فعل ہیں اور پھول، گاڑی اور کھانا مفعول ہے لیکن ایک چیز موجود نہیں اور وہ فاعل ہے۔کوئی بھی جملہ اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اس میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں موجود ہوں۔اگر فاعل مذکر ہوگا تو فعل بھی مذکر ہوگا اور فاعل مونث ہو تو فعل بھی مونث ہوگا۔

☆نیچے دیے گئے فاعل کے مطابق مذکر یا مونث فعل کے جملے بنائیے:

۱۔سلمٰی پانی پی رہی ہے۔ ۲۔بچے نے گلاس توڑا۔ ۳۔درزی کپڑے سیتا ہے۔ ۴۔نوکرانی جھاڑو دے رہی ہے۔

۵۔امی روٹی پکا رہی ہیں۔ ۶۔بھائی تم اتنے زور سے کیوں مار رہے ہو/بول رہے ہو/ہنس رہے ہو ۷۔بجلی چمک رہی ہے۔ ۸۔بادل گرج رہے ہیں۔

سبق نمبر۲۰: ناراض دوست

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆درختوں کی ضرورت واہمیت اور فوائد سے آگاہ ہوں۔ ☆درخت، پھول اور پودوں کی حفاظت کریں اور ان کی اچھی طریقے سے دیکھ بھال کریں۔

☆اسکول میں شجر کاری مہم کا انعقاد کریں اور درخت لگا کر ماحول کو بہتر بنائیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔☆ہم آواز الفاظ اور الفاظ کی الٹ بنائیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆الفاظ کے اوپر زی، زبر، پیش لگا کر دو نئے الفاظ بنائیں اور متشابہ الفاظ سے آگاہی حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ جماعت کو قطار بنا کر اسکول میں لگے کسی بھی درخت کے پاس لے کر جائیں گی اور طلبہ سے کہیں گی کہ دیکھیں ہم اس درخت کے سائے میں کھڑے ہیں آپ یہ بتائیے کہ درخت ہمیں سایہ دینے کے علاوہ اور کس کس کام آتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور درخت کے فوائد بتائیں گے۔معلّمہ ان کی رہنمائی کریں گی اور درختوں کی اہمیت سے آگاہ کریں گی۔درخت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے معلّمہ طلبہ کی توجہ اس طرف بھی دلائیں گی کہ ہمیں ان کی حفاظت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ ان کو وقت پر پانی دینا چاہیے ان کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ان کو اچھی کھاد میں اگانا چاہیے اگر کیڑوں کا خدشہ ہو تو دوائی ڈالنی چاہیے وغیرہ طلبہ کی رائے بھی شامل کی جائے گی

☆اس کے بعد طلبہ کو جماعت میں لے کر آئیں گی۔

☆جماعت میں واپس آنے کے بعد معلّمہ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے درخت کی اہمیت واضح کریں گی کہ درخت ہمیں پھل، پھول اور لکڑی دیتا ہے اس کے علاوہ مختلف جڑی بوٹیاں اور کام کی چیزیں بھی ہم درختوں سے حاصل کرتے ہیں درختوں کے فوائد تختہ تحریر پر لکھے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔اور بتائیں گی کہ آج ہم جس سبق کے بارے میں پڑھیں گے وہ پھول پودے اور درخت سے متعلق ہے کہ یہ پھول پودے ہمیں کتنے فائدے دیتے ہیں اور ساتھ ہی ہم ان کی حفاظت کے حوالے معلومات حاصل کریں گے۔ یہ پودے اور درخت جہاں ہمیں اتنے فائدے دیتے ہیں تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی حفاظت اچھے طریقے سے کریں۔

پڑھائی:

☆معلّمہ اس سبق کو جوڑی میں پڑھنے کے لیے کہیں گی۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔سبق پڑھنے کے بعد ہر جوڑی آپس میں تبادلہ خیال کرے گی اور سبق کے اہم نکات کو سامنے لائے گی۔

☆تھوڑی دیر بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے سبق کے اہم نکات پوچھیں گی اور طلبہ کی رائے لیں گی۔سبق آسان ہے لیکن اگر معلّمہ ضرورت سمجھیں تو سبق کے نکات دوبارہ دہرائیں۔ یا ☆طلبہ سے سبق کی بلند خوانی بھی کروائی جاسکتی ہے۔ساتھ ساتھ سمجھایا جائے گا۔

سرگرمی:

۱۔طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔طلبہ اس چارٹ پیپر پر درخت کی بڑی سی تصویر بنائیں اور اس کے فوائد لکھیں۔ایک خوبصورت پیشکش تیار کریں۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

۲۔اس کے علاوہ طلبہ سے کچھ سامان منگوایا جائے گا اور شجر کاری مہم کا انعقاد کروایا جائے گا۔اسکول میں ایک جگہ پر یا ایک کیاری پر طلبہ کو لے جایا جائے گا اور شجر کاری کروائی جائے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ذرا سوچ کر بتائیے کہ اگر یہ درخت نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟(اس سوال کا جواب لکھنے کے لیے دیا جائے گا)

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔احمد اور عائشہ کہاں چلے گئے تھے؟ ۲۔دونوں بچوں سے ناراض کون تھا؟ ۳۔عائشہ نے امی کو کیا بنا کر دیا؟

۴۔دونوں بچوں کو باغبانی کا شوق کیسے پیدا ہوا تھا؟ ۵۔اگر ہم پھول پودوں کا خیال نہ رکھیں تو کیا ہوتا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔درخت۔چارٹ پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆درختوں کے فوائد بتانے کے دوران۔ ☆طلبہ کی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆اسکول میں شجر کاری کی مہم کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔ ☆ہم آواز الفاظ اور الفاظ کی ضد بنانے کے دوران۔

☆الفاظ کے اوپر اعراب کا استعمال کرتے ہوئے دو الگ الفاظ بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆درختوں کی ضرورت و اہمیت اور فوائد سے آگاہ ہونا۔ ☆درخت، پھول اور پودوں کی حفاظت کرنا اور ان کی اچھی طریقے سے دیکھ بھال کرنا۔

☆اسکول میں شجر کاری مہم کا انعقاد کرنا اور درخت لگا کر ماحول کو بہتر بنانا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ہم آواز الفاظ اور الفاظ کی الٹ بنانا۔

☆الفاظ کے اوپر زیر، زبر، پیش لگا کر دو نئے الفاظ بنانا اور متشابہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔احمد اور عائشہ دو ڈھائی ماہ بعد گھر واپس آئے تھے۔

۲۔باغ میں پہنچ کر دونوں بچے اس لیے حیران رہ گئے کیونکہ یہ تو ان کا باغ لگ ہی نہیں رہا تھا۔وہ تو ایک اجاڑ اور ویران جنگل لگ رہا تھا۔سب پودے مرجھائے ہوئے اور مٹی سے اٹے پڑے تھے،شاخیں سوکھ گئی تھیں اور پتے ٹوٹ کر نیچے گرے ہوئے تھے۔بہت سے ننھے منے پودے تو تقریباً سوکھ ہی گئے تھے۔موتیا اور دوسرے پھول دار پودوں میں کلیاں لگی تھیں لیکن سب مرجھا گئی تھیں۔

۳۔دونوں بچوں نے سب سے پہلے سارے باغ کی صفائی کی۔سارے سوکھے پتے اور پودے صاف کیے۔پورے باغ میں پانی کا چھڑکاؤ کیا۔دوسرے دن دونوں نے امی کی اجازت سے پڑوس کے مالی کو بلوا کر نئی گھاس اور پھولوں کے پودے لگوائے۔مالی نے پودوں میں نئی کھاد بھی ڈالی اور درختوں کی کٹائی چھٹائی بھی کی۔

۴۔ان سے ہمیں بہت سی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔پودے اور درخت ہمیں ٹھنڈی چھاؤں اور تازہ ہوا فراہم کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہم صحت منداور تندرست رہتے ہیں۔اس کے علاوہ درختوں سے ہمیں لکڑی، پھل اور جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں جو مختلف طریقوں سے ہمارے کام آتی ہیں۔

۵۔ماموں احمد اور عائشہ کو لے کر ایک قریب کی نرسری میں گئے اور وہاں سے چند سبزیوں اور پھولوں کے بیج لیے۔

۶۔دونوں بچوں نے ماموں کے ساتھ مل کر بیج بوئے اور ماموں نے ان کو بتایا کہ کس طرح ان کا خیال رکھنا ہے اور کب کب پانی دینا ہے۔

۷۔درخت اور پودے اس لیے سوکھ گئے تھے کیونکہ ان کی کسی نے دیکھ بھال نہیں کی تھی اور انہیں پانی بھی نہیں دیا۔

مشق ۲: ویران: رات کے وقت ویران جگہوں پر جانا خطرے سے خالی نہیں۔ محنت: جو محنت کرتا ہے اسے اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔

سرسبز: سندھ کے سرسبز باغات دیکھ کر طبیعت تر و تازہ ہوگئی۔ منظر: ریل گاڑی میں جاتے ہوئے راستے میں ایک خوبصورت منظر نے مجھے دم بخود کر دیا۔

باغ: باغ کی دیکھ بھال کرنا بہت ضروری ہوتا ہے ورنہ یہ اجڑ جاتا ہے۔ بے رونق: اگر باغ بے رونق ہو تو کوئی وہاں نہیں جاتا۔

محسن: وہ میرا محسن ہے کیونکہ اس نے میری پریشانی میں میرا بڑا ساتھ دیا۔

مشق ۳: شکل۔عقل۔نقل سفر۔عصر۔بسر ٹھنڈی۔منڈی۔ڈنڈی شام۔آم۔نام۔کام منظر۔بنجر۔خنجر۔برتر مالی۔ڈالی۔والی

مشق ۴: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ ایک جملہ تختۂ تحریر پر لکھیں گی مثلاً میں اس قسم کا لڑکا نہیں ہوں کہ بات بات پر قسم کھاؤں۔

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ اس جملے میں کیا خاص بات ہے طلبہ سوچیں گے اور بتائیں گے کہ ایک جیسے دو لفظ لکھے ہیں لیکن مطلب الگ دے رہے ہیں۔طلبہ کو بتایا جائے گا کہ اردو میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو ایک طرح لکھے جاتے ہیں لیکن ان کا مطلب الگ ہوتا ہے۔

ایسے الفاظ متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں۔

☆یہ الفاظ ایک تو املا کے لحاظ سے ملتے جلتے ہوئے ہیں جیسے شام (ملک) شام (دن کا حصہ)۔ادا (انداز، طریقہ) ادا (دینا۔ادا کیا) ۔

☆دوسرے یہ آواز کے لحاظ سے ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن معنی مختلف دیتے ہیں مثلاً فیل (ناکام) ۔فعل (کام)۔شیر (جانور) شعر (دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں)

☆تیسرے یہ الفاظ لکھے تو ایک ہی طرح جاتے ہیں لیکن اعراب کے لحاظ سے الگ ہوتے ہیں اور الگ معنی دیتے ہیں جیسے پُر (بھرنا)۔پَر (پرندے کا پر) ۔سَر (جسم کا اوپری حصہ)۔سُر (موسیقی)

☆اگر مناسب ہو تو طلبہ کو یہ تمام معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں بٹھا کر کہا جائے گا کہ وہ دو دو متشابہ الفاظ لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

☆دیے گئے الفاظ کے اوپر زیر، زبر اور پیش لگا کر دو الگ الگ لفظ بنائیے اور ان کے معنی لکھیے۔

سَن: سال سُن: سننا/سُن ہو جانا عِلم: جاننا عَلَم: جھنڈا قَسَم: حلف، عہد قِسم: حصہ۔ٹکڑا۔طور۔طریق

شُکر: چینی شَکر: احسان ماننا۔احسان مند کَل: آج سے پہلا دن جو گزر چکا ہو یا آنے والا دن کُل: تمام۔سب۔پورا دَم: سانس۔نفس دُم: پونچھ۔پچھلا حصہ

مشق۵: محبت:نفرت تازہ:باسی چھاؤں:دھوپ ناراض:راضی ٹھنڈی:گرم ممکن:ناممکن

مشق۶: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو فاعل کے بارے میں بتایا جائے گا۔پچھلے سبق میں فاعل کے بارے میں بتایا گیا تھا اس کا حوالہ دیا جائے گا۔

صبر۔صابر قتل۔قاتل ظلم۔ظالم طلب۔ طالب حمد۔حامد عقل۔عاقل علم۔عالم

سبق نمبر۲۱: میں چھوٹا سا ایک لڑکا ہوں

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اپنی زندگی کے مقصد سے آشنا ہوں۔☆لڑائی جھگڑے سے دور رہیں،آپس میں مل جل کر رہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

☆اپنے ملک کی ترقی کے لیے محنت اور لگن سے کام کرنے کا جزبہ پیدا کریں۔☆پڑھ لکھ کر اپنے ملک کا نام روشن کریں اور دوسروں کو بھی تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔☆سابقہ ''ہم'' سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ بنائیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ کو ایک ایک پرچہ دیں گی اور طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ اس میں لکھیں کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟ طلبہ کو ایک پیراگراف لکھنا ہوگا۔معلّمہ ان کی رہنمائی کریں گی اور انہیں چند اشارت دیں گی جس کی مدد سے وہ اپنا پیراگراف مکمل کریں گے مثلاً آپ کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ کون سے ایسے کام ہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں؟ کیا کرنے سے آپ کو خوشی ملتی ہے؟ مستقبل میں آپ کے کیا ارادے ہیں؟ آنے والے دنوں مین آپ کے کیا عزائم ہیں جنہیں آپ پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں؟ ہر انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے جسے حاصل کرنے کے لیے وہ تگ ودو کرتا ہے آپ کے کیا مقاصد ہیں اور آپ ان مقاصد کے حصول کے لیے کس طرح محنت کر رہے ہیں؟ اپنے ملک اور قوم کے لیے آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں؟ طلبہ کو یہ تمام سوالات یا تو زبانی بتائے جائیں گے یا تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ ان سوالات کے جوابات لکھیں گے تو ان کا پیراگراف مکمل ہو جائے گا۔معلّمہ کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔

☆دس منٹ بعد ہر بچے سے ان کا پیراگراف پڑھ کر سنا جائے گا۔ہر بچہ اپنے خیالات اور ارادوں سے جماعت کو مطلع کرے گا۔

☆اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ جس طرح آپ نے اپنے خیالات اور عزائم سے ہمیں آگاہ کیا ہے اسی طرح آج جو نظم ہم پڑھیں گے اس میں ایک بچے کے عزائم بتائے گئے ہیں کہ اگرچہ وہ ایک چھوٹا سا لڑکا ہے لیکن وہ اپنی زندگی میں بہت سے ایسے کام کرنا چاہتا ہے جس سے معاشرے میں اسے ایک اعلیٰ مقام حاصل ہو۔وہ ایک بامقصد زندگی گزارنا چاہتا ہے۔

پڑھائی:

☆یہ بھی ایک مشہور نظم ہے اس کی آڈیو انٹرنیٹ سے یا یوٹیوب کی مدد سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اسے سنوایا جا سکتا ہے۔ورنہ معلّمہ اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں۔مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔

☆اس کے بعد بچوں کو موقع دیا جائے اور ان سے نظم خوانی کروائی جائے۔کوئی بچہ اگر لے میں اسے پڑھنا چاہ رہا ہو تو بھرپور موقع دیا جائے۔اس کے بعد اشعار کا مطلب سمجھایا جائے گا اشعار آسان ہیں لہٰذا جو بچہ بتانا چاہے پہلے اس سے پوچھا جائے۔جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلّمہ کی معاونت درکار رہے گی۔آخر میں معلّمہ اس نظم کا خلاصہ بیان کریں گی۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ہر گروپ ان عزائم کے بارے میں لکھے گا جو اس نظم میں شاعر نے بیان کیے ہیں۔ان تمام عزائم کی ایک فہرست مرتب کی جائے گی۔یہ ایک طرح سے نظم کے اہم نکات ہوں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆نظم میں جن دو رہنماؤں کا ذکر ہے ان کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھ کر لائیے اور تصویر بھی لگائیے:

(انٹرنیٹ سے مدد لی جاسکتی ہے)

نظرِ ثانی (اعادہ):

۱۔چھوٹا سا لڑکا لڑائی کرنے والوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ ۲۔اس نظم میں لڑکا علم کے حوالے سے کیا کام کرنے کے لیے کہہ رہا ہے؟

۳۔اس نظم میں لڑکا کس کے پیغام کو چاروں طرف پھیلانے کے لیے کہہ رہا ہے؟ ۴۔اس نظم میں لڑکا اپنے آپ کو کس پرندے سے ملا رہا ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے خود بچہ بن نیک کام کرنے، علم حاصل کرنے اور ملک کا نام روشن کرنے کا عزم کیا ہے۔اس نظم میں شاعر نے ہر وہ بڑا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے جو کسی بھی انسان کو معاشرے میں اونچا اور ممتاز کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔شاعر کا مقصد ان اچھے اور نیک کاموں کی طرف بچوں کی توجہ دلانا ہے تاکہ وہ ایک بامقصد زندگی گزاریں۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے خود بچہ بن کر اس کے خیالات اور عزائم کو بیان کیا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ ایک چھوٹے سے لڑکے ہیں لیکن ان کے ارادے مضبوط ہیں اور وہ ایسے کام کرنا چاہتے ہیں جن سے ان کا وقار بلند ہو۔وہ ان تمام لڑکوں کو اچھائیوں کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں جو آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔وہ ان لڑکوں کو مل جل کر رہنے کا درس دینا چاہتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ یہ تمام لوگ جو ایک دوسرے کے ساتھ تفرقے میں پڑے ہوئے ہیں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔سب مل جل کر ایک قوم بن کر رہیں۔شاعر ان میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایک صحت مند معاشرہ کی تعمیر ہو سکے۔شاعر کا ایک عزم یہ بھی ہے کہ گھر گھر علم کا اجالا پھیلے۔شاعر اس کے لیے کوشش کرنا چاہتے ہیں اور سرسید احمد خان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے دلوں مین علم حاصل کرنے کی لگن پیدا کی انہیں علم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور گھر گھر تعلیم کو عام کیا۔شاعر بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ بھی اسی طرح لوگوں کے اندر علم حاصل کرنے کی لگن پیدا کریں اور ہر گھر سے جہالت کی تاریکی کو مٹانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے علم کی روشنی پھیلائیں تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور ملک کی ترقی میں حصہ لیں۔شاعر ایک پرعزم اور بامقصد زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور ایسا کام کر دکھانا چاہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں اچھے الفاظ میں یاد کریں۔وہ اقبال کے شاہین بن کر اونچی پرواز اڑنا چاہتے ہیں یعنی اپنا نام پیدا کرنا چاہتے ہیں اور شہرت کی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے ملک کا نام روشن کرنا چاہتے ہیں۔وہ اپنے وطن کے لیے باعث افتخار بننا چاہتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ وہ ایسے بڑے کام کریں کہ ان کا وطن ان پر فخر کرے۔شاعر نے ایک بچہ بن کر اپنے خیالات بڑے خوبصورت طریقے سے بیان کیے ہیں اور بچوں کو ایک پیغام اور سبق بھی دیا ہے تاکہ دوسرے بچے بھی انہی عزائم اور ارادوں کے ساتھ ایک بامقصد زندگی گزاریں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔دعا کی آڈیو۔یوٹیوب۔سادہ پرچے

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆نظم پڑھنے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆سابقہ 'ہم' لگا کر نئے الفاظ بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اپنی زندگی کے مقصد سے آشنا ہونا۔ ☆لڑائی جھگڑے سے دور رہنا، آپس میں مل جل کر رہنا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنا۔

☆اپنے ملک کی ترقی کے لیے محنت اور لگن سے کام کرنا۔ ☆پڑھ لکھ کر اپنے ملک کا نام روشن کرنا اور دوسروں کو بھی تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆سابقہ ''ہم'' سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔سرسید احمد خان کو پاکستان میں ایک موثر شخصیت کے طور پر دیکھا جاتا اور دو قومی نظریہ کا بانی تصور کیا جاتا ہے جو آگے چل کر تحریک پاکستان کی نظریاتی بنیاد بنا۔سرسید کا نقطہ نظر تھا کہ مسلم قوم کی ترقی کی راہ تعلیم کی مدد سے ہی ہموار کی جاسکتی ہے۔انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ جدید تعلیم حاصل کریں اور ساتھ ہی مسلمانون کے لیے جدید علوم کی سہولتیں بھی فراہم کرنے کی پوری کوشش کی۔انہوں نے سائنس، جدید داد و معاشرتی علوم کی طرف مسلمانوں کو راغب کیا۔انہوں نے انگریزی کی تعلیم کو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دیا تاکہ وہ ہندوؤں کے شانہ بشانہ کام کر سکیں۔

۲۔علامہ اقبال اقبال مفکر پاکستان اور ہمارے عظیم شاعر ہیں۔ان کی شاعری کا مرکب کئی عناصر کا مجموعہ ہے۔انہوں نے نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں ایک جوش اور

ولولہ پیدا کیا اور اپنی شاعری کو قوم کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ اس نظم میں شاعر نے اقبال کے جس پیغام کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ہے ترغیب وعمل۔ اقبال کی شاعری ہمیں عمل کی ترغیب دیتی ہے۔ حرکت میں برکت ہے کا پیغام دیتی ہے اور یہ سبق دیتی ہے کہ صرف سوچنے سے کام نہیں ہوتا اصل کامیابی عمل میں پوشیدہ ہے۔ زندہ شخص وہ ہے عظیم مقاصد کی تکمیل میں مصروف ہو اور اس کام میں وہ عملی طور پر کچھ کر گزرے۔ اور آگے کی طرف بڑھتا جائے ہمیشہ ایسے کام کرے جس سے اس کا نام روشن ہو۔ وہ ہمیشہ اونچی اڑان بھرے یعنی کامیابی اور ترقی کی منازل طے کرتا جائے اور اپنا نام روشن کرے اور بلندیوں کو چھوتا جائے یعنی آگے بڑھتا جائے۔

۳۔ اس نظم میں شاعر جمیل الدین عالی اپنے آپ کو ایک بچہ کی جگہ رکھ کر اس کے خیالات اور عزائم کو بیان کر رہے ہیں اور ساتھ ہی دوسرے بچوں کو بھی نیک اور اچھے کام کرنے، علم حاصل کرنے اور ملک کا نام روشن کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ شاعر کا مقصد خود بچہ بن کر اپنی مثال سامنے رکھتے ہوئے دوسرے بچوں کو ایک بامقصد زندگی گزارنے کا پیغام دینا ہے۔ (پچھلے صفحات پر بھی مرکزی خیال درج ہے)

مشق۲: نیک: نیک لوگ سب کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ لڑکا: وہ لڑکا بڑا ہوشیار ہے۔ علم: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

روشنی: بجلی کے آتے ہی گھر میں روشنی ہوگئی۔ تعلیم: ہمیں اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔

پرچم: پاکستان کا پرچم ہمیشہ سربلند رہے۔ پرندہ: چیل ایک شکاری پرندہ ہے۔

مشق۳: ہم جماعت ہم عمر ہم مکتب ہم خیال ہم سفر ہمسایہ ہم نوا

مشق۴: ۱۔ چھوٹا سا لڑکا کیا کرنا چاہتا ہے؟ جواب: بڑے برے کام کرنا چاہتا ہے۔

۲۔ چھوٹا سا لڑکا سرسید کس طرح بن سکتا ہے؟ جواب: تعلیم عام کر کے۔

۳۔ اس نظم میں سرسید کے علاوہ دوسری کس بڑی شخصیت کا نام لیا گیا ہے؟ جواب: علامہ اقبال۔

۴۔ پاکستان کا خواب کس نے دیکھا؟ جواب: علامہ اقبال۔

۵۔ چھوٹا بچہ کیسے بچوں کو نیک بنانا چاہتا ہے؟ جواب: لڑا کا بچوں کو۔

سبق نمبر۲۲: میلہ مویشیاں (سبّی)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ صوبہ بلوچستان کی ثقافت کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔ ☆ سبی میں لگنے والے میلے کی تاریخی اہمیت اور اس کی افادیت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ میلے کی خصوصیات جانتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہوں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ ☆ الفاظ کی ضد بنائیں۔ ☆ جملوں میں سے اسم خاص اور اسم عام الگ کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی کہ کیا آپ کا کسی میلے میں جانے کا اتفاق ہوا ہے؟ جو بچے بتانا چاہیں گے ان سے اظہار رائے کروایا جائے گا۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ اس میلے میں انہوں نے کیا دیکھا؟ کتنا مزا آیا؟ کون سی چیز سب سے اچھی لگی؟ کس چیز سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہوئے؟ میلے میں رونق کیسی تھی؟ میلے میں کون کون سی چیزیں تھیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب عیدالاضحیٰ یعنی بقرعید آنے والی ہوتی ہے تو تو مختلف جگہوں پر جانوروں کی منڈیاں دکھائی دیتی ہیں۔ کیا آپ کسی جانور کی منڈی میں گئے ہیں؟ جو بچہ بتانا چاہے گا اس سے پوچھا جائے گا کہ وہاں کیا دیکھا؟ کس طرح کے جانور تھے؟ مزا آیا؟ سب سے زیادہ کس چیز سے لطف اندوز ہوئے؟ تھکن ہوئی یا نہیں؟ کتنی بڑی منڈی تھی؟ کیسا لگ رہا تھا؟ وغیرہ۔ سب سے زیادہ کون سا جانور پسند آیا؟ طلبہ کی رائے لینے کے بعد معلّمہ انہیں موضوع کی طرف لائیں گی اور انہیں بتائیں گی کہ آج ہم ایک ایسے میلے کے بارے میں جانیں گے جو بلوچستان کے شہر سبی میں ہر سال لگایا جاتا ہے اور بڑی شہرت کا حامل ہے۔ دور دور سے لوگ اس میں حصہ لینے آتے ہیں یہ پاکستان کا سب سے بڑا میلہ ہوتا ہے۔ یہ میلہ مویشیاں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہاں اعلیٰ نسل کے مویشی خرید و فروخت کے لیے لائے جاتے ہیں۔ یہاں صرف بلوچستان ہی کے لوگ حصہ نہیں لیتے بلکہ مختلف صوبوں سے آئے ہوئے لوگ اپنے اپنے رہن سہن اور رسم و رواج کی نمائش کرتے ہیں۔ اسی لیے یہ میلہ ملکی ثقافت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تمام صوبوں کی الگ ثقافت یہاں دیکھنے کو ملتی ہے۔ طلبہ کو پچھلے سبق کا حوالہ دیا جائے گا جس میں انہوں نے چاروں صوبوں کی ثقافت کے بارے میں پڑھا تھا۔ یہاں یہاں بڑے مزے مزے کی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں مثلاً اونٹوں کی واک، گھوڑے کا ناچ، نیزہ بازی، موٹر

سائیکل کی جمپ وغیرہ اور بہت کچھ۔آج ہم اس میلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

پڑھائی:

☆سبق میں تین کرداروں کی آپس میں گفتگو ہو رہی ہے لہٰذا معلّمہ تین بچوں سے اس کی بلند خوانی کرواسکتی ہیں۔ہر بچہ اپنے دیئے گئے کردار کے حوالے سے مکالمے ادا کرے گا۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھتے ہوئے سبق کی دہرائی کروائیں گی۔تاکہ سبق اچھی طرح سمجھ آجائے۔

سرگرمی:

☆کسی بھی میلے کا آنکھوں دیکھا حال لکھیے:

☆کون سا ثقافتی تہوار آپ بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں؟اور کیا کیا کرتے ہیں؟

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔سبی کا یہ میلہ کس چیز کو فروغ دیتا ہے؟ ۲۔اسکول کے طالب علموں نے اس میلے میں کیا کیا؟

۳۔ذیشان سبی میں کتنے دن رہا؟ ۴۔کیمل کیٹ واک کیا ہے؟ ۵۔میلے میں بلوچی کیا کر رہے تھے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اظہار رائے کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆الفاظ کی ضد بنانے کے دوران ☆جملوں میں سے اسم خاص اور اسم عام الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆صوبہ بلوچستان کی ثقافت کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔ ☆سبی میں لگنے والے میلے کی تاریخی اہمیت اور اس کی افادیت سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆میلے کی خصوصیات جانتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆الفاظ کی ضد بنانا۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔ ☆جملوں میں سے اسم خاص اور اسم عام الگ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔اس میلے سے ملک کی معیشت کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔پاکستان چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور یہاں کے زیادہ تر لوگوں کی آمدنی کا زریعہ کھیتی باڑی ہے اس لیے لوگ بڑی تعداد میں اعلیٰ نسل کے جانور پالتے ہیں سبی میں ہونے والا یہ میلہ اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس میلے کا شمار ایشیا کی بڑی منڈیوں میں ہوتا ہے جہاں ہر سال مختلف جگہوں سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ نسل کے مویشی خرید وفروکت کے لیے لائے جاتے ہیں۔اس میلے سے ہمارے ملک کو بھی کروڑوں کا فائدہ ہوتا ہے۔

۲۔وہ جگہ یا وہ میلہ جہاں بے شمار جانوروں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے۔یہاں اعلیٰ نسل کے مویشی فروخت کیے جاتے ہیں۔

۳۔صوبہ بلوچستان میں واقع ایک قدیم شہر سبّی میں ہر سال ۱۵ فروری کو سردار چاکر اسٹیڈیم میں اس میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۔سبی میلے کی تاریخ بہت پرانی ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس کا آغاز معروف بلوچ حکمران میر چاکر خان رند کے دور میں ۱۴۶۸ میں ہوا تھا۔

۵۔جرگہ ایک طرح کی عدالت ہوتی ہے جہاں آپس کے مسئلے وغیرہ حل کیے جاتے ہیں۔یہ زیادہ تر گاؤں اور چھوٹے علاقوں میں ہوتا ہے۔

۶۔ میلے کے انتظامات کے ساتھ ساتھ اس میں لائے گئے تمام جانوروں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ''لائیواسٹاک'' نامی ایک ادارے پر ہوتی ہے۔

۷۔ مختلف کیمپ لگائے جاتے ہیں جن مین جانوروں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور بیماریوں سے بچانے کے لیے ٹیکے لگائے جاتے ہیں وہاں مویشیوں کے مالکوں کے لیے خصوصی ورکشاپ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے تاکہ انہیں جانوروں سے متعلق مفت معلومات دی جائیں۔

۸۔ ''بھاگ ناڑی'' جانوروں کی ایک اچھی نسل کا نام ہے۔ اس نسل کے جانور بہت خوبصورت ہوتے ہیں اس لیے مقامی لوگوں نے بھی اپنے پروگرام کا نام اسی نسل پر رکھ دیا۔ اس پروگرام میں خرید وفروخت کے لیے اعلیٰ نسل کے اونٹوں، گھوڑوں، گایوں اور بکریوں کی پریڈ کروائی جاتی ہے۔

۹۔ میلے میں کیمل کیٹ واک کے علاوہ گھوڑے کا ناچ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے علاوہ گھڑ دور، نیزہ بازی اور موٹر سائیکلکی جمپ جیسے مقابلے بھی رکھے جاتے ہیں اور جیتنے والون کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ شام کو شاندار آتش بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ میلے میں خرگوش اور کتا ریس اور مارشل آرٹس کے مظاہرے بھی کیے جاتے ہیں۔ میلے مین موسیقی کا پروگرام بھی پیش کیا جاتا ہے جس میں نامور فن کار اپنی آواز کا جادو جگاتے ہیں۔

مشق۲: ۱۔ جشن لاڑکانہ: فروری کے آخری ہفتے میں میلہ لگتا ہے۔ اس میلے میں کھیل، علاقائی رقص، مصنوعات کی نمائش وغیرہ ہوتی ہے۔

۲۔ بسنت: فروری کے آخری ہفتے میں لاہور میں جشن بہاراں کے نام سے ہوتا ہے۔ ۳۔ میلہ چراغاں: شالیمار گارڈن لاہور۔

۴۔ جشن شکار پور: اپریل کے پہلے ہفتے میں۔ ۵۔ شندور پولوفیسٹول: پولوٹورنامنٹ چترال اور گلگت کی ٹیم کے درمیان مقابلہ۔ علاقائی رقص، موسیقی وغیرہ کے مقابلے۔

۶۔ لوک میلہ: اسلام آباد میں اکتوبر کے پہلے ہفتے میں منعقد کیا جاتا ہے۔ علاقائی موسیقی، ثقافتی نمائش وغیرہ

مشق۳: میلہ: ۲۳ مارچ کو پی۔اے۔ایف میوزیم میں ایک بہت بڑا میلہ لگا جس میں ہمیں بہت مزا آیا۔

انتظام: سالگرہ کی تقریب کا انتظام بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا۔ تہذیب: کسی بھی ملک کی پہچان اس کی تہذیب اور ثقافت سے ہوتی ہے۔

آغاز: اسکول کی ہر تقریب کا آغاز قرآن پاک کے خوبصورت کلام سے کیا جاتا ہے۔ دل چسپی: میری ٹائم میوزیم میں ڈولفن شو بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔

شرکت: پاک فضائیہ کی تقریب میں وزیراعظم کی شرکت نے چار چاند لگا دیے۔ ہمراہ: میں اپنے والدین کے ہمراہ شمالی علاقہ جات کی سیر کو گیا۔

قدیم: لاڑکانہ میں قدیم تہذیب موئن جودڑو کے آثار ملے ہیں۔

مشق۴: آغاز۔انجام قدیم۔جدید جانور۔انسان ملکی۔غیر ملکی خوب صورت۔بدصورت فائدہ۔نقصان مکمل۔نامکمل۔ادھورا

مشق۵: ۱۔ میر چاکر خان رند ۲۔ کلام پاک کی تلاوت ۳۔ ۵۰ سے ۸۰ ۴۔ بھاگ ناڑی ۵۔ سیوا ۶۔ کیمل کیٹ واک

مشق۶:

نمبر شمار	جملے	اسمِ خاص	اسمِ عام
۱۔	راحیل نے ایک تصویر بنائی۔	راحیل	تصویر
۲۔	لڑکیاں اسکول جارہی ہیں۔	۔	لڑکیاں۔اسکول
۳۔	کراچی اور لاہور پاکستان کے مشہور شہر ہیں۔	کراچی۔لاہور۔پاکستان	شہر
۴۔	لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں۔	۔	لڑکے۔میدان
۵۔	حانیہ اور حوریہ پڑھ رہے ہیں۔	حانیہ۔حوریہ	۔
۶۔	ہم کل دریائے سندھ کی سیر کو گئے۔	دریائے سندھ	۔
۷۔	طوطا، چڑیاں اور کبوتر پالتو پرندے ہیں۔	طوطا۔چڑیاں۔کبوتر	پرندے
۸۔	علاّمہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔	علاّمہ اقبال	شاعر

سبق نمبر۲۳: اسکاؤٹنگ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ خدمت خلق کے جذبے سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کریں۔

☆اسکاؤٹنگ کی عالمی تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆اپنے اندر نظم وضبط، کردار کی بہتری اور لوگوں کی خدمت کرنے کی عادت پیدا کرتے ہوئے ایک بہتر معاشرہ تشکیل دیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ☆فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل سے آگاہی حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ راستے میں یا کہیں بھی آتے جاتے کسی کا کوئی کام کیا ہے؟ کیا آپ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں؟ کوئی ایسا واقعہ جب آپ نے کسی کی مدد کی ہو؟ یا کسی سے ہمدردی کی ہو؟ کیا آپ کے گھر میں کوئی بزرگ ہیں؟ کیا آپ ان کا خیال رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنے امی ابو کی خدمت کرتے ہیں؟ اپنے چھوٹے بہن بھائی کا خیال رکھتے ہیں؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ دوسروں کی خدمت کر کے آپ کو کیسا لگتا ہے؟ یا آپ کے کیا احساسات ہوتے ہیں؟ جو طلبہ بتانا چاہے گا اس کی بات دلچسپی سے سنی جائے گی۔ اس کے بعد طلبہ سے ایک سوال کیا جائے گا کہ لوگوں کی خدمت کن کن طریقوں سے کی جاسکتی ہے؟ یا دوسروں کے کام آنے کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ طلبہ مختلف طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ طلبہ کی رائے کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا مثلاً طلبہ کہیں گے کہ کسی کی مرہم پٹی کرنا، بیمار کو دوا لا کر دینا، بوڑھے کو سڑک پار کرانا، بڑوں کے کام کرنا، اگر کوئی بچہ بھوکا ہے تو اسے کھانا کھلانا وغیرہ تمام نکات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ لوگوں کی خدمت کرنے، ان کا خیال رکھنے، ان کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی زندگی بھی خدمت خلق کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آج ہم ایک ایسی ہی عالمی تنظیم کے بارے میں پڑھیں گے جو بچوں کی ایسی تربیت کرتی ہے کہ ان میں نظم وضبط پیدا ہو۔ ان کے کردار مین بہتری پیدا ہو اور ان کے اندر لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اس کام کے لیے انہیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ لوگوں کے کام آسکیں اور ملک وقوم کی خدمت کرسکیں۔ اس تنظیم کا نام ہے ''اسکاؤٹنگ'' اور جو اس تنظیم کا حصہ ہوتے ہیں انہیں اسکاؤٹ کہا جاتا ہے۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں گے یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں گی۔ پھر اس جوڑی میں ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

سبق پڑھنے کے بعد معلّمہ طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں گی اور پوچھیں گی کہ سبق میں کیا بتایا گیا ہے؟ سبق میں سب سے اچھی بات آپ کو کیا لگی؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟ کیا آپ کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوا؟

☆طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلّمہ سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

سرگرمی:

طلبہ کو پانچ پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے ایک رول پلے یا چھوٹا سا ڈرامہ (اسکٹ) پیش کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ اس کے لیے طلبہ کو ۱۰ منٹ دیے جائیں گے۔ موضوع ہوگا ''لوگوں کی خدمت کرنا اچھی بات ہے'' ۔طلبہ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کریں گیا ور اپنی اداکاری کے جوہر دکھائیں گے۔ معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔ (معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ ڈرامہ اس طرح بنائیں مثلاً کسی کو چوٹ لگ جائے اور آپ اس کی مدد کر رہے ہیں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے ڈرامے جن میں کوئی سبق یا پیغام ہو بنائے جائیں۔

☆کل پانچ گروپ ہوں گے۔ ہر گروپ کو ۱۰ منٹ دیئے جائیں گے اپنے رول پلے کو پیش کرنے کے لیے۔ ہر رول پلے کے بعد تالیاں بجوائی جائیں اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام: ☆اگر آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے تو اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجئے: یا آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں اور ملک وقوم اور لوگوں کی خدمت کس طرح کرنا چاہتے ہیں؟

نظر ثانی (اعادہ): ☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ عمر اور سعدیہ چھٹیوں میں کیا کرتے رہتے تھے؟

۲۔عمر اور سعدیہ کے ابو نے کیا فیصلہ کیا؟ ۳۔اسکاؤٹنگ کے اصول بتائیے؟

۴۔عمر اور سعدیہ کو اسکاؤٹنگ کے بارے میں سن کر کیسا لگا؟ ۵۔اسکاؤٹنگ کی تنظیم آپ کو کیسی لگی اور کیوں؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ رول پلے کے لیے اشیاء

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆رول پلے کے دوران ☆سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران ☆جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆خدمت خلق کے جذبے سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرنا۔ ☆اسکاؤٹنگ کی عالمی تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆اپنے اندر نظم وضبط، کردار کی بہتری اور لوگوں کی خدمت کرنے کی عادت پیدا کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور☆سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔۱۹۰۷ میں روبرٹ بیڈن پاول نے کیا اس کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔

۲۔اسکاؤٹ کی تربیت کے دو بنیادی مقاصد یہ ہیں کہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔اس کے ساتھ ساتھ اسکاؤٹس کی اس انداز میں تربیت کی جاتی ہے کہ وہ ملک وقوم کے کام آسکیں

۳۔عمر اور سعدیہ کے والد نے انہیں اسکاؤٹنگ کی تربیت حاصل کرنے کے لیے بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

۴۔اسکاؤٹس کا مطلب ہے ''پتا لگانے والا''

۵۔اسکاؤٹس کو مختلف چیزوں کے بارے تربیت دی جاتی ہے جیسے انہیں جنگل یا ویرانے میں لے جا کر ان سے خود کام کروائے جاتے ہیں تا کہ انہیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پڑ سکے۔تربیت کے دوران مختلف مقامات پر خیمے نسب کیے جاتے ہیں جو اسکاؤٹس خود نصب کرتے ہیں۔دوران تربیت انہیں آگ بجھانے، چھوتے موٹے پل تعمیر کرنے جیسے کام بھی سکھائے جاتے ہیں۔

۶۔پاکستان میں اسکاؤٹ لڑکیوں کی تنظیم کا نام ''گرل گائیڈ'' ہے۔اس تنظیم کی بانی ''بیگم رعنا لیاقت علی خان'' تھیں۔

مشق ۲: وفادار: ہر کسی کو اپنے ملک کا وفادار ہونا چاہیے۔ دور دراز: دور دراز ملکوں میں رہنے والے اپنے وطن کی محبت مین تڑپتے ہیں۔

اسکاؤٹ: اسکاؤٹ کی تربیت حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ تربیت: والدین کی اچھی تربیت بچوں کے طور طریقوں میں نظر آتی ہے۔

اصول: فوجی بڑے اصول پسند ہوتے ہیں۔ کفایت شعار: کفایت شعار شخص کو کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کے ضرورت نہیں ہوتی۔

مشق ۳: ۱۔مدد ۲۔نصب ۳۔پتا ۴۔جنگل۔ویرانے ۵۔دور دراز ۶۔دلچسپی ۷۔استحکام/خوشحالی/سالمیت ۸۔جنگ

مشق ۴: ۱۔غلط ۲۔غلط ۳۔غلط ۴۔غلط ۵۔صحیح ۶۔غلط ۷۔صحیح

مشق ۵:

فعل ماضی	فعل حال	فعل مستقبل
میں اسکول جاتی تھی۔	میں اسکول جاتی ہوں۔	میں اسکول جاؤں گی۔
علی کرکٹ کھیلتا تھا۔	علی کرکٹ کھیلتا ہے۔	علی کرکٹ کھیلے گا۔
تم کراچی میں رہتے تھے۔	تم کراچی میں رہتے ہو۔	تم کراچی میں رہو گے۔
اسلم پتنگ اڑا رہا تھا۔	اسلم پتنگ اڑا رہا ہے۔	اسلم پتنگ اڑائے گا۔
گھوڑا گھاس کھا چکا تھا۔	گھوڑا گھاس کھا چکا ہے۔	گھوڑا گھاس کھا چکا ہوگا۔
میں سو چکی تھی۔	میں سو چکی ہوں۔	میں سو چکی ہوں گی۔

ہم مری گئے تھے۔	ہم مری گئے ہیں یا ہم مری جاتے ہیں۔	ہم مری جائیں گے۔
میرے پاس خوبصورت گھڑی تھی۔	میرے پاس خوبصورت گھڑی ہے۔	میرے پاس خوبصورت گھڑی ہوگی۔
زارا اپنا کام کررہی تھی۔	زارا اپنا کام کررہی ہے۔	زارا اپنا کام کررہی ہوگی۔
میں نے ناشتہ کرلیا تھا۔	میں ناشتہ کرتا ہوں۔	میں ناشتہ کروں گا۔

سبق نمبر۲۴: ملکہ اور پٹائی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ایک اچھے انسان کی خوبیوں سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان کو اپنائیں۔ ☆کبھی غرور نہ کریں اور اپنی شان اور بڑائی ظاہر کرنے کے بجائے برابری کا رویہ رکھیں۔

☆کسی کو کم تر یا حقیر جانتے ہوئے اس سے بدتمیزی نہ کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔ ☆اسم نکرہ اور اسم معرفہ کے الفاظ کی شناخت کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً ایک اچھے انسان میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہییں؟ طلبہ خوبیاں بتائیں گے معلّمہ انہیں تختہ تحریر پر لکھیں گی مثلاً ایک اچھا انسان جھوٹ نہیں بولتا، لوگوں کے کام آتا ہے، سب سے اچھی طرح سے ملتا ہے، دوسروں سے کبھی بدتمیزی نہیں کرتا، نیک کام کرتا ہے، کبھی غرور نہیں کرتا، کسی کا دل نہیں دکھاتا وغیرہ وغیرہ۔ معلّمہ مزید لکھیں گی اس کے بعد بچوں سے پوچھیں گی کہ یہ ساری خوبیاں اگر ہم میں ہوں تو کیا ہوگا؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ ایسے انسان کو سب پسند کرتے ہیں، اس سے دوستی کرنا چاہتے ہیں، اسکا خیال رکھتے ہیں، اس کی معاشرے میں عزت ہوتی ہے، ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتے ہیں اور وہ دنیا میں ہی نہیں آخرت میں بھی سرخرو ہوتا ہے اور ایک کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔ معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ جب آپ کوئی غلط کام کرتے ہیں تو آپ کی امی کیا کرتی ہیں؟ طلبہ بتائیں گے کہ وہ ڈانٹتی ہیں، مارتی ہیں یا کچھ بھی۔ اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آج جو نظم ہم پڑھیں گے وہ ایک کہانی کی طرح ہے جس میں ایک بچے یعنی شہزادے کی بدتمیزی پر اس کی امی یعنی ملکہ نے اس کی خوب پٹائی کی۔ اس نظم سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ایک اچھی ماں ہمیشہ اپنے بچے کی غلط حرکتوں پر اسے ڈانٹتی ہے اور ایک اچھی ماں ہی بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے۔ بچے کی تربیت میں ماں کا سب سے بڑا کردار ہوتا ہے۔

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں ایک اچھی ماں کے کردار کی عکاسی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک بچے کی تربیت میں سب سے اہم کردار اس کی ماں کا ہوتا ہے ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا گیا ہے کہ کسی کو کم تر یا حقیر نہیں سمجھنا چاہیے اور اپنے مقام اور رتبے پر غرور کرنے اور اپنی شان اور بڑائی دکھانے کے بجائے سب کی عزت کرنی چاہیے۔

پڑھائی:

طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں گے۔ یعنی خود اس نظم کو پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ نظم پڑھنے کے بعد طلبہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے سے اس نظم پر تبادلہ خیال کریں گے۔ مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر معلّمہ لکھیں گی۔

☆نظم کے اختتام پر ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی اور اس نظم پر طلبہ اظہار خیال کریں گے۔ چونکہ یہ نظم آسان ہے لہٰذا اس کو سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔ طلبہ اس نظم میں چھپی کہانی جماعت کے سامنے بتائیں گے۔ معلّمہ بھی ان کی معاونت کریں گی۔

☆آخر میں معلّمہ طلبہ کو اس نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ کریں گی اور بتائیں گی کہ کس طرح ایک بچے کی بدتمیزی پر اس کی امی نے اس کی پٹائی کی۔ جبکہ وہ شہزادہ تھا لیکن ملکہ نے اس کی بدتمیزی پر اسے خوب ڈانٹا۔ ملکہ نے اسے سزا بھی دی۔

☆ایک بات اور بھی سمجھائی جاسکتی ہے کہ ہمیں کبھی کسی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوب مال و دولت اور شان و شوکت عطا کیا ہے تو ہمیں اس پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ہمیشہ لوگوں سے اچھا رویہ رکھنا چاہیے نہ کسی کو چھوٹا سمجھتے ہوئے اس سے بدتمیزی کرنی چاہیے بلکہ اس کی عزت کرنی چاہیے اور برابری کا رویہ رکھنا چاہیے تاکہ اسے اپنی کم تری نہ محسوس ہو۔

سرگرمی: ☆طلبہ کوگروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہرگروپ میں چار طلبہ ہوں گے۔

☆طلبہ سے گروپ میں کوئی ایسی کہانی بنوائی جاسکتی ہے جس کا عنوان ہو''غرور کا سر نیچا'' ۔معلّمہ طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ہدایات دیں گی کہ کہانی کس طرح لکھنی ہے۔طلبہ کہانی لکھنا پچھلے اسباق میں سیکھ چکے ہیں۔لہٰذاانہیں چند اشارات بھی دیئے جاسکتے ہیں۔اس کہانی کوسوفٹ بورڈ پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی دی جاسکتی ہے۔

☆کیا کبھی آپ نے کوئی ایسی شرارت کی ہے یا کوئی ایسا کام کیا ہے جس پر آپ کی امی نے آپ کو ڈانٹا ہو یا آپ کی پٹائی کی ہو؟

نظرثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔شہزادے کے دل میں کیا خیال آیا؟ ۲۔کس نے ملکہ سے شہزادے کی شکایت کی؟

۳۔ملکہ کو کیوں غصہ آیا؟ ۴۔ملکہ نے شہزادے کے ساتھ کیا کیا؟ ۵۔اس نظم سے ہم نے کیا سیکھا؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ کہانی کے اشارات۔سادہ کمپیوٹر پیپر(۵عدد۔جتنے گروپ ہوں)

جانچ: دوران تدریس طلبہ کومندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر نظم پڑھنے کے دوران۔ ☆گروپ میں کام کے دوران (کہانی لکھنے کے دوران)

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے الفاظ کی شناخت کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ایک اچھے انسان کی خوبیوں سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان کو اپنانا۔ ☆کبھی غرور نہ کرنا اور اپنی شان اور بڑائی ظاہر کرنے کے بجائے برابری کا رویہ رکھنا۔

☆کسی کو کم تر یا حقیر جانتے ہوئے اس سے بدتمیزی نہ کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆اسم نکرہ اور اسم معرفہ کے الفاظ کی شناخت کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ☆اس نظم کو کہانی کی طرح اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شہزادہ تھا۔وہ شرارتی بھی تھا اور بدتمیز بھی۔اسے اس بات کا بڑا زعم تھا کہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہے اور جو چاہے کرسکتا ہے۔اکثر اس کی شرارتوں اور بدتمیزیوں کا نشانہ اس کے غریب ملازم بنتے تھے۔ایک دن اسے عجیب شرارت سوجھی اس نے ایک لڑکے کو زور سے لات ماری وہ بے چارہ تڑپ کر رہ گیا مگر چونکہ وہ غریب تھا اس لیے کچھ نہ کہہ سکا۔یہ نظارہ ایک دربان نے دیکھ لیا اور اس نے شہزادے کی شکایت ملکہ سے کی۔ملکہ کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور اس نے دربان سے فوراً شہزادے کو بلانے کا حکم دیا اور کہا،''میں ابھی شہزادے کی خبر لیتی ہوں اور اس کی ساری شوخی اور شرارت نکالتی ہوں۔''شہزادہ جیسے ہی ملکہ کے پاس پہنچا ملکہ نے اس سے اس واقعے کی بابت دریافت کیا۔اور اس سے اس بدتمیزی کی وجہ پوچھی اس پر شہزادے نے ہنستے ہوئے لاپرواہی سے جواب دیا کہ ایسا کرنے کا اس کا دل چاہ رہا تھا اس کے دل میں آئی اور اس نے کر دکھایا اور چونکہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہے اس لیے جو چاہے وہ کرسکتا ہے۔یہ سننا تھا کہ ملکہ غصے سے بے قابو ہوگئی اور شہزادے کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتی ہوئے کمرے میں لے گئی۔اس نے شہزادے کو زوردار تھپڑ رسید کیے اور اس سے کہا کہ اگر تم بادشاہ کے بیٹے ہوکر جو چاہے کرسکتے ہو تو میں بھی بادشاہ کی بیوی ہوں اور تمہاری ماں ہوں۔میرا مقام تو تم سے بھی زیادہ ہے۔لہٰذا میں بھی تمہیں جتنا چاہے مار سکتی ہوں۔ملکہ کا مقصد صرف یہ جتانا تھا کہ اونچے مرتبے اور شان کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو حقیر سمجھا جائے اور جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ملکہ شہزادے کی یہ غلطی سدھارنا چاہتی تھی کیونکہ وہ ایک اچھی ماں تھی۔یہ سن کر شہزادے کو اپنی غلطی کا فوراً احساس ہوا اور اس نے ملکہ سے معافی مانگی اور آئندہ سے ایسی شرارت سے توبہ

کرلی۔اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی کو اپنے سے کم تر جان کر اس کی دل آزاری نہیں کرنی چاہیے اور غرور نہیں کرنا چاہیے۔

مشق۲: جواب:نظم کے چوتھے شعر میں شاعر نے ملکہ کی اچھائی بیان کی ہے کہ جیسے ہی انہیں اپنے بیٹے کی اس شرارت اور بدتمیزی کی اطلاع ملی تو انہیں بہت غصہ آیا اور انہوں نے فوراً شہزادے کو بلا بھیجا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ شہزادے کو اچھی طرح سبق سکھائیں گی اور کی ساری شوخی وشرارت اور بدتمیزی پر اس کی خوب خبر لیں گی کہ آئندہ وہ ایسی کوئی شرارت نہ کرے جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ملکہ واقعی ایک اچھی ماں ہے جو اپنے بچے کی تربیت پر توجہ دیتی ہے۔

مشق۳: ۱۔اسلم بہت پریشان ہے۔ ۲۔خالد نے مجھے پیسے نہیں دیے۔ ۳۔کیا آپ کل آئیں گے؟

۴۔میرے پاس اپنی گاڑی ہے۔ ۵۔تم نے آبِ زم زم پیا؟ ۶۔مجھے پشاور جانا ہے۔

مشق۴: اسمِ معرفہ: لقمان ۔ جہانگیر خان ۔چنبیلی ۔ جوڑیا بازار۔ جھیل سیف الملوک ۔ اردو کی پانچویں کتاب

اسمِ نکرہ: بازار ۔کھلاڑی ۔ پھول ۔ جھیل ۔ کتاب ۔

سبق نمبر۲۵: موسم کیوں بدلتے ہیں؟

مقاصد(ہم سیکھیں گے):اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆سال میں تبدیل ہونے والے موسموں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ☆چاروں موسموں کے بدلنے کی وجہ جانتے ہوئے ان کی خصوصیات سے آگاہ ہوں۔

☆چاروں موسموں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس: تمہیدی گفتگو:

معلّمہ سب سے پہلے ہر بچے کو ایک ایک چھوٹا پرچہ دیں گی اور اور ہر بچے سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے پسندیدہ موسم کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیں۔معلّمہ بچوں کی رہنمائی کریں گی اور انہیں بتائیں گی کہ ان کو اس موسم کے بارے بتانا ہے کہ اس موسم میں کیا ہوتا ہے؟ آپ کیا کرتے ہیں؟ کیوں پسند ہے؟ کس طرح اس موسم کا مزہ لیتے ہیں؟ اس موسم کی کیا خاص بات ہے؟ وغیرہ

☆طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔اس دوران معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆جب سب بچے اپنا پیراگراف لکھ چکیں تو ہر بچہ اپنے پسندیدہ موسم کے بارے میں لکھے ہوئے نکات جماعت میں پڑھے گا۔

☆جب تمام بچے پڑھ چکیں تو معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ اللہ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔اگر ایک ہی موسم رہتا تو انسان اکتا جاتا اس لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم الگ الگ موسم کا مزہ لیتے ہیں۔ہر موسم کا اپنا الگ مزہ اور رنگ ہوتا ہے۔مختلف کھانے اور مشروبات اور مختلف لباس ہوتا ہے۔ہم ہر موسم میں الگ الگ پھلوں اور سبزیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔آج ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ یہ موسم کس طرح بدلتے ہیں۔آج کے سبق میں آپ موسموں کی تبدیلی کی وجہ جانیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔معلّمہ ساتھ ہی سبق کو سمجھاتی جائیں گی۔تختہ تحریر پر نئے الفاظ اور ان کے معانی بھی لکھے جائیں گے۔ساتھ ہی تصاویر کی مدد سے سبق کو سمجھایا جائے جیسے دنیا کو سورج کے گرد چکر لگاتے ہوئے ایک تسویر بنائی جائے۔شمالی اور جنوبی حصے کو دکھایا جائے اور اس طرح واضح کیا جائے۔

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے تاکہ اگر کوئی ضروری بات رہ گئی ہو تو سامنے آجائے۔معلّمہ اگر ضرورت سمجھیں تو مزید وضاحت کریں۔

سرگرمی: کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے گی۔(ایک بڑی سی تصویر معلّمہ جماعت میں لگائیں گی جس کو دیکھ کر طلبہ بنائیں گے)

☆اس کے لیے طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے اور اس پر یہ تصویر بنوائی جائے۔

☆اس کے علاوہ ایک ماڈل بھی بنوایا جاسکتا ہے۔معلّمہ کی معاونت سے ہر گروپ ایک ماڈل تیار کرسکتا ہے۔

نوٹ:تصویر انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود مشق نمبر ۳ گھر سے کرنے کے لیے دی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس میں تصاویر بھی چسپاں کرنی ہیں۔ لہٰذا طلبہ گھر پر آسانی سے تصاویر لگا سکتے ہیں۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ محسن بھائی کے پروگرام کا موضوع کیا تھا؟ ۲۔ کن مہینوں میں بارشیں ہوتی ہیں؟ ۳۔ زمین کو کتنے حصوں میں بانٹا گیا ہے؟

۴۔ زمین کے سورج کے گرد گھومنے کو کیا کہتے ہیں؟ ۵۔ زمین سورج کے گرد اپنا ایک چکر کتنے سال میں مکمل کرتی ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ سادہ پرچہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (انفرادی کام کے دوران) ☆ گروپ میں تصویر بنانے کے دوران

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ سال میں تبدیل ہونے والے موسموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ ☆ چاروں موسموں کے بدلنے کی وجہ جانتے ہوئے ان کی خصوصیات سے آگاہ ہونا۔

☆ چاروں موسموں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ سال میں چار موسم ہوتے ہیں سردی، گرمی، خزاں اور بہار۔

۲۔ پہلے آتا ہے سردی کا موسم جس مین ہم گرم کپڑے پہنتے ہیں اور گرم مشروب پیتے ہیں۔ پھر آتا ہے بہار کا موسم جس مین نئے پھول کھلتے ہیں اور ہر طرف ہریالی ہوتی ہے۔ پھر آتا ہے گرمی کا موسم جس مین ہمیں مزیدار آپ کھانے کو ملتے ہیں اور آخر میں آتا ہے خزاں کا موسم جس مین درختوں سے تمام پتے گر جاتے ہیں۔

۳۔ زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اوپر کا آدھا حصہ ''شمالی حصہ'' کہلاتا ہے اور نیچے کا آدھا حصہ ''جنوبی حصہ'' کہلاتا ہے۔

۴۔ زمین جس راستے پر سورج کے گرد چکر لگاتی ہے اسے انگریزی میں ''اور بٹ'' کہتے ہیں۔

۵۔ زمین سورج کے گرد اپنا ایک چکر ۳۶۵ دن میں مکمل کرتی ہے۔

۶۔ گرمی کے موسم میں زمین کا شمالی حصہ جہاں ہم رہتے ہیں سورج سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور جنوبی حصہ سورج سے بہت دور ہوتا ہے اس لیے شمالی حصے میں گرمی اور جنوبی حصے میں سردی ہوتی ہے۔

۷۔ زمین کی گردش کی وجہ سے ہم الگ الگ موسم سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اگر اللہ نے یہ نظام نہیں بنایا ہوتا تو سال بھر زمین کے الگ الگ حصوں میں ایک جیسا موسم رہتا اس لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ایسا نظام بنایا جس کی وجہ سے ہم الگ الگ موسم کا مزہ لے سکتے ہیں۔

مشق ۲: مئی، جون اور جولائی کے مہینوں میں زمین کا شمالی حصہ سورج کے زیادہ سامنے آتا ہے اور وہاں موسم گرما ہوتا ہے جبکہ جنوبی حصے میں موسم سرما ہوتا ہے۔ اسی طرح نومبر، دسمبر اور جنوری میں زمین کا جنوبی حصہ سورج کے زیادہ سامنے آتا ہے اس وقت وہاں موسم گرما ہوتا ہے جبکہ شمالی حصے میں موسم سرما ہوتا ہے۔

مشق ۳: موسم گرما: اس موسم میں لوگ ہلکے اور نرم کپڑے کا استعمال کرتے ہیں مثلاً لان کے کپڑوں کا۔ اس موسم میں لوگ ٹھنڈے مشروبات کا زیادہ استعمال کرتے ہیں جیسے لیموں کا شربت، کیری کا شربت وغیرہ۔ کھانے میں دہی کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ گرمی کی شدت اور لو سے بچنے کے لیے پیاز کا زیادہ استعمال کرتے ہیں اس موسم میں بہت سے پھل آتے ہیں جیسے تربوز، آم، خربوزہ، چیکو، فالسے۔ وغیرہ

موسم سرما: اس موسم میں لوگ موٹے، اونی اور گرم کپڑوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اس موسم میں گرم مشروبات جیسے چائے، کافی وغیرہ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اس موسم میں

سیب، کینو، امرود، انار وغیرہ آتے ہیں اس کے علاوہ خشک میوے بھی شوق سے کھائے جاتے ہیں۔مثلاً مونگ پھلی، اخروٹ، چلغوزے وغیرہ۔اس موسم میں گاجر، مولی، ککڑی وغیرہ خوب کھائی جاتی ہے مٹر بھی اسی زمانے میں آتے ہیں۔

موسم خزاں: اس موسم میں بھی موسم خشک اور ہلکا سرد ہونا شروع ہوتا ہے لہٰذا ذرا موٹے کپڑے ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔اور چائے، کافی وغیرہ کا استعمال بھی ہوتا ہے۔اس موسم میں سیب، ناشپاتی، انناس، انگور وغیرہ کھائے جاتے ہیں۔سبزیوں میں مٹر۔بند گوبھی، شلجم، گاجر، بھٹا، ٹماٹر۔وغیرہ کھائے جاتے ہیں۔

موسم بہار: اس موسم میں رنگ برنگے خوبصورت ملبوسات زیب تن کیے جاتے ہیں۔موسم نہ گرم ہوتا ہے نہ سرد۔اس موسم میں جو پھل آتے ہیں وہ گریپ فروٹ، اسٹرابیری، سیب وغیرہ۔اس کے علاوہ سیم کی پھلی۔شلجم، ہری پیاز وغیرہ بھی اس موسم میں کھائے جاتے ہیں۔

مشق۴: ۱۔چار ۲۔۳۶۵ ۳۔سورج ۴۔اوربٹ ۵۔سورج ۶۔کڑکتی سردی

سبق نمبر۲۶: پہاڑ اور گلہری

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆کسی کو حقیر اور چھوٹا نہ سمجھیں۔ ☆اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات کی ہر شے کی اہمیت وافادیت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆اللہ تعالیٰ کی بنائی کسی بھی شے کو بے مقصد اور بے کار نہ سمجھیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ ☆حرف ندا سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً اس کائنات کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ اس کائنات کی ہر شے کس نے بنائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں یا جو چیزیں بنائی ہیں ان کے فوائد بتائیں؟ ہر بچہ اپنی رائے دے گا اور مختلف اشیا کے نام اور اس کا فائدہ بتائے گا۔معلّمہ بھی چند ایک چیزیں بتائیں گی مثلاً اللہ تعالیٰ نے سورج بنایا یہ ہمیں روشنی دیتا ہے۔درخت ہمیں پھل اور سایہ دیتے ہیں۔سمندر سے ہم پانی حاصل کرتے ہیں۔طلبہ سے پوچھا جائے گا اور کائنات کی چیزوں اور ان کے فوائد کے حوالے سے ایک کل جماعتی گفتگو کی جائے گی۔اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز بے کار اور بے مقصد نہیں بنائی ہے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی ہنر اور خوبی عطا کی ہے۔اس کائنات کی ہر شے اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔آج جو نظم ہم پڑھیں گے وہ علامہ اقبال نے لکھی ہے۔علاّمہ اقبال ایک قومی شاعر ہیں۔طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ علامہ اقبال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ علامہ اقبال کو قومی شاعر کیوں کہا جاتا ہے؟ طلبہ جو جانتے ہیں ان سے رائے لیتے ہوئے معلّمہ علامہ اقبال کے بارے میں بتائیں گی کہ انہیں ایک قومی شاعر اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی شاعری کے زریعے سوئی ہوئی قوم کو جگایا پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کو اس بات کا احساس دلایا کہ تم ایک الگ قوم ہو اور اپنے حق کے لیے مطالبہ کرو اور کوشش کرو۔علامہ اقبال کی شاعری قوم کی اصلاح کا ذریعہ بنی۔ان کی نظموں سے ہمیں کوئی نہ کوئی سبق اور پیغام ملتا ہے۔بچوں کے لیے بھی انہوں نے بے شمار ایسی نظمیں لکھیں جس مین کوئی نہ کوئی سبق پوشیدہ ہے۔آج بھی ہم ان کی لکھی ہوئی ایک نظم ''پہاڑ اور گلہری'' پڑھیں گے۔جس میں انہوں نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ کسی کو کم تر اور حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ کی پیدا کردا ہر شے کارآمد ہے۔

☆اس کے ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔لہٰذا یہ نظم بارہ اشعار پر مشتمل ہے۔

پڑھائی:

☆سب سے پہلے معلّمہ اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں گی۔نظم کے مشکل الفاظ تختہ تحریر پر لکھ کر اس کے معانی سمجھائے جائیں گے۔ساتھ ہی اس نظم کو بھی سمجھاتی جائیں گی۔

☆نظم پڑھنے اور سمجھانے کے بعد طلبہ سے رائے لی جائے گی۔چونکہ یہ نظم ایک کہانی کی طرح ہے جس میں پہاڑ اور گلہری آپس میں گفتگو کر رہے ہیں لہٰذا طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ اگر کوئی نثر کی صورت میں ان کے مکالمے بتانا چاہیں۔معلّمہ کی معاونت سے طلبہ بتانے کی کوشش کریں گے۔

سرگرمی:

☆طلبہ میں نظم خوانی کا مقابلہ کروایا جاسکتا ہے۔طلبہ اس نظم کو درست تلفظ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں گے۔اس پر نمبر دیئے جاسکتے ہیں۔

یا

☆طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں اور طلبہ سے اس نظم پر ٹیبلو کروایا جاسکتا ہے۔ ہر گروپ اپنے حساب سے اس ٹیبلو کی تیاری کرے گا۔ معلّمہ کی معاونت اور رہنمائی شامل ہو گی۔ معلّمہ ہر گروپ کے پاس جا کر ان کی رہنمائی کریں گی اور ضروری ہدایات دیں گی۔

☆نظم کی آڈیو بجائی جائے گی اور ہر گروپ اس آڈیو پر ٹیبلو پیش کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆علامہ اقبال کی کوئی دوسری نظم لکھ کر لائیے اور اس میں پوشیدہ سبق بھی لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

۱۔ پہاڑ نے گلہری کو کس طرح بے عزت کیا؟ ۲۔ کیا گلہری پہاڑ کی بات سن کر رونے لگی؟ ۳۔ گلہری کیا کیا کام کر سکتی ہے؟ ۴۔ اس نظم میں اللہ کی کیا حکمت بتائی گئی ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے بچوں کو یہ سبق دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر شے کارآمد ہے۔ اس کائنات کی کوئی بھی چیز بے مقصد نہیں ہے۔ ہر چیز کو اللہ نے کوئی نہ کوئی خصوصیت عطا کی ہے اور اللہ کی بنائی ہر شے اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔ ہمیں کسی بھی شے کو بے کار اور حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے پہاڑ اور گلہری کی خوبصورت گفتگو کے ذریعے لوگوں کو ایک پیغام دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ ایک دن ایک پہاڑ نے ایک گلہری سے بڑے غرور سے کہا کہ تمہیں شرم آنی چاہیے جو تم ادھر ادھر اتراتی پھرتی ہو۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہو تم صرف ایک چھوٹا سا جانور ہو اور بس۔ مجھے دیکھو میں کتنا بڑا ہوں اور کیسی شان سے کھڑا ہوں میرے آگے ہر چیز کتنی چھوٹی ہے اور تمہاری کیا اوقات ہے میرے آگے۔ مجھ جیسی اونچی آن بان تمہاری ہو ہی نہیں سکتی۔ تم تو ایک حقیر سا جانور ہو اور کچھ نہیں۔ یہ سن کر گلہری کو بہت غصہ آیا اور اس نے پہاڑ کو دوٹوک جواب دیا کہ اپنی فضول باتیں اپنے پاس رکھو تم اگر بہت اونچے اور بہت بڑے ہو تو کیا ہوا مجھے تمہاری بڑائی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم کس بات پہ اکڑتے ہو۔ میں اگر چھوٹی ہوں تو مجھے اللہ نے چھوٹا بنایا ہے۔ ہر چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے کسی کو اللہ نے بڑا بنایا ہے اور کسی کو چھوٹا۔ اگر تمہیں اللہ نے خوب اونچا اور بڑا بنایا ہے تو مجھے بھی اللہ نے چلنا اور درخت پر چڑھنا سکھایا ہے۔ تم کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہو لیکن تم ہماری طرح چل پھر نہیں سکتے۔ اگر تم اپنے آپ کو اتنا ہی بڑا اور اونچی شان والا سمجھتے ہو تو ذرا مجھے یہ چھالیہ توڑ کر دکھا دو۔ اس گفتگو سے شاعر کا مقصد صرف اور صرف یہ پیغام دینا ہے کہ اللہ کی بنائی ہر شے کارآمد ہے اور ہر چیز کو اللہ نے کوئی نہ کوئی خوبی عطا کی ہے۔ کوئی چیز بے کار نہیں ہے۔ اور کسی بھی شے کو حقیر، چھوٹا اور بے مقصد نہیں سمجھنا چاہیے۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ دعا کی آڈیو۔ یوٹیوب

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ٹیبلو پیش کرنے کے دوران۔

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆حرف ندا کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆کسی کو حقیر اور چھوٹا نہ سمجھنا۔ ☆اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات کی ہر شے کی اہمیت وافادیت سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆اللہ تعالیٰ کی بنائی کسی بھی شے کو بے مقصد اور بے کار نہ سمجھنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔ ☆حرف ندا سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ اس نظم سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر شے کارآمد ہے اور اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس کائنات میں ہر چیز کو اللہ نے کوئی نہ کوئی خصوصیت عطا کی ہے اور ہر شے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔

۲۔ پہاڑ کو اپنی بلندی پر ناز تھا۔ اسے اس بات پر غرور تھا کہ وہ کیسی شان سے کھڑا ہے اور زمین اس کے مقابلے میں کتنی نیچے ہے۔ وہ اتنا اونچا اور مضبوط ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

۳۔ گلہری نے بھی برجستہ جواب دیا کہ مجھے تمہاری بڑائی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم کس بات پہ اکڑتے ہو۔ ہر چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے کسی کو اللہ نے بڑا بنایا ہے اور کسی کو چھوٹا۔ اگر تمہیں اللہ نے خوب اونچا اور بڑا بنایا ہے تو مجھے بھی اللہ نے چلنا اور درخت پر چڑھنا سکھایا ہے۔ تم کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہو لیکن تم ہماری طرح چل پھر نہیں سکتے۔ اگر تم اپنے آپ کو اتنا ہی بڑا اور اونچی شان والا سمجھتے ہو تو ذرا مجھے یہ چھالیہ توڑ کر دکھا دو۔

مشق۲: طاقت: پہلوان اپنی طاقت کے زور پر کشتی جیت لیتے ہیں۔ باتمیز: احمد بڑا باتمیز بچہ ہے کبھی بڑوں سے بدتمیزی نہیں کرتا۔

درخت: کوئٹہ میں جگہ جگہ پھلوں کے بے شمار درخت لگے ہیں جو بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔ غرور: غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

عقل: ہر مشکل میں گھبرانے کے بجائے اپنی عقل کا استعمال کرنا چاہیے۔

مشق۳: ☆نظم کو پڑھ کر مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے۔)

مشق۴: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے تختۂ تحریر پر دو جملے لکھیں۔ ۱۔ عالیہ نے قلم میز۔۔۔۔۔رکھا۔ ۲۔ اگر تم بلاتے۔۔۔۔۔میں آتا۔

☆ طلبہ سے خالی جگہوں میں پوچھا جائے گا کہ کیا آنا چاہیے۔ طلبہ بتائیں گے تو معلّمہ لکھیں گی۔

☆ ساتھ ہی بچوں کو بتائیں گی کہ ہم نے یہاں جو لکھا ہے وہ حرف کہلاتا ہے اور اگر یہ جملے میں نہ ہوں تو جملے نامکمل رہتے ہیں۔ یہ اہم بات بھی بتائیں گی کہ حروف اکیلا کچھ معنی نہیں دیتا بلکہ یہ مختلف اسموں اور فعلوں کے ساتھ آکر بامعنی بنتا ہے۔ حروف وہ ہوتے ہیں جو نہ تو اسم ہوتے ہیں نہ ہی فعل۔ آج ہم جس حرف کے بارے میں پڑھیں گے وہ ہے حرف ندا ۔مثال: اے۔ارے۔ابے۔اجی۔اووغیرہ

سرگرمی: طلبہ سے جملے بنوائے جاسکتے ہیں۔ یا باری باری ایک جملہ بنوایا جائے۔

☆ حرف ندا کو استعمال کرتے ہوئے تین جملے بنائیے:

۱۔ ارے یہ کچرہ یہاں کیوں پھینک رہے ہو۔ ۲۔ اجی سنتے ہیں دروازے پر کوئی آیا ہے۔ ۳۔ اورکشہ والے صدر جانے کے کتنے پیسے لوگے؟

سبق نمبر۲۷: شمالی علاقوں کی سوغات (خشک میوے)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ موسم سرما میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔ ☆ شمالی علاقہ جات کی سوغات کے بارے میں جانیں۔

☆ خشک میووں کی اہمیت وافادیت کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆ درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کریں۔

طریقۂ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ طلبہ سے پچھلے سبق کا حوالہ دیتے ہوئے انفرادی طور پر چند سوالات کریں گی مثلاً سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ کون کون سے؟ ہر موسم کی کوئی ایک خصوصیت بتائیے؟ سردیوں کا موسم کسے پسند ہے؟ کیوں پسند ہے؟ سردیوں کے موسم کی خاص بات کیا ہے؟ سردیوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کیا ہے؟ کھانے میں کن چیزوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ سردیوں میں لوگ مونگ پھلی، چلغوزے، اخروٹ، خوبانی وغیرہ بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو بچوں کو یہ خشک میوے دکھا کر ان سے نام بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔ ان سب چیزوں کو خشک میوے کہتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ سردیوں میں ہی کیوں یہ سب چیزیں کھائی جاتی ہیں؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ چونکہ خشک میوے گرمائی پہنچاتے ہیں اور ان کی تاثیر گرم ہوتی ہے لہٰذا انہیں سردیوں میں شوق سے کھایا جاتا ہے۔ آپ کو خشک میووں میں کی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ سب بچے اپنی اپنی پسند بتائیں گے۔ معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آپ نے خشک میوے تو بہت کھائے ہوں گے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ خشک میوے ہمارے لیے کتنے فائدہ مند ہیں۔ آج کے سبق میں ہم ان خشک میووں کی افادیت کے بارے میں پڑھیں گے ساتھ ہی کہ یہ خشک میوے کہاں پیدا ہوتے ہیں؟

پڑھائی:

☆ معلّمہ اگر چاہیں تو سبق کی بلند خوانی کرواسکتی ہیں ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کے حوالے سے گفتگو کرسکتی ہیں۔ یا

☆ طلبہ کی جوڑی میں بھی پڑھائی کروائی جاسکتی ہے۔ایک صفحہ ایک بچہ پڑھے تو دوسرا سنے۔اس طرح دو صفحات پڑھے جائیں۔معلّمہ نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔سبق پڑھنے کے بعد طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں۔(اس دوران معلّمہ کی معاونت شامل ہوگی

☆ جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کرچکیں تو ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے متعلق پوچھا جائے گا۔معلّمہ اگر چاہیں تو (circle time) کرواسکتی ہیں جس میں ایک دائرے کی صورت میں جماعت کے تمام طلبہ بیٹھیں گے اور پڑھے گئے سبق پر اپنی رائے دیں گے اور سبق کے اہم نکات کو جماعت کے سامنے پیش کریں گے۔ ہر بچے کو موقع دیا جائے گا۔ ہر بچہ لازمی حصہ لے گا۔ ہاتھ کھڑا کر کے اپنے موقعے کا انتظار کرے گا۔ایک وقت میں ایک بچہ اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔معلّمہ کی معاونت شامل ہوگی۔ جہاں ضرورت محسوس ہوگی وہاں معلّمہ بتائیں گی۔اس طرح سبق کی دہرائی کروائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔گروپ ممبران چار سے زیادہ نہ ہوں۔

☆ جماعت میں مختلف جگہوں پر ایک ایک میز رکھی جائے گی۔اور ہر میز پر خشک میوے کی ایک قسم رکھی جائے گی۔مثلاً کسی پر اخروٹ، کسی پر بادام، کسی پر مونگ پھلی وغیرہ۔کم از کم پانچ میزیں ہوں اور پانچ ہی میوے کی اقسام ہوں۔

☆ گروپ کے ہر بچے کو ایک ایک ورک شیٹ دی جائے گی۔اس ورک شیٹ پر میز نمبر ۱۔ میز نمبر ۲، میز نمبر ۳، میز نمبر ۴، میز نمبر ۵ لکھا ہوگا۔ساتھ ہی چند سوالات لکھے ہوں گے مثلاً ۱۔ یہ کیا ہے؟ ۲۔اس کا ذائقہ کیسا ہے؟ ۳۔اس کو کن چیزوں میں استعمال کرتے ہیں؟ ۴۔اس کی شکل کیسی ہے؟ ۵۔رنگ کیا ہے؟ ۶۔اس کو کھا کر کیسا محسوس ہوتا ہے؟ ہر میز نمبر کے نیچے یہ سوال درج ہوں گے۔

☆ طلبہ کو یہ ورک شیٹ انفرادی طور پر حل کرنے کے لیے دی جائے گی۔طلبہ گروپ کی صورت میں اپنی اپنی ورک شیٹ لے کر ایک ایک میز کی طرف باری باری جائیں گے اور اس کے بارے میں اپنی رائے ورک شیٹ پر لکھیں گے۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ ہر گروہ کو تین منٹ دیئے جائیں گے ایک میز پر کھڑا رہنے کے لیے۔طلبہ خشک میوے کو اچھی طرح دیکھیں گے اور ورک شیٹ میں دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھیں گے۔

نوٹ: خشک میوے طلبہ سے تھوڑے تھوڑے منگوائے جاسکتے ہیں۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود دونوں سرگرمیاں گھر سے کرلانے کے لیے کہا جائے گا۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات موسم سرما میں کس چیز سے ڈھک جاتے ہیں؟ ۲۔شمالی علاقوں کی کیا روایت ہے؟

۳۔اخروٹ کون سے موذی مرض سے بچاتا ہے؟ ۴۔کاجو کی دو خصوصیات بتایئے؟ ۵۔انگور سوکھ کر کیا بن جاتی ہیں؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ سادہ پرچہ۔چارٹ پیپر۔رنگین مارکر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران۔ ☆ درخواست لکھنے کے دوران۔

☆ ورک شیٹ حل کرنے کے دوران۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔☆ اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کو جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ موسم سرما میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔

☆شمالی علاقہ جات کی سوغات کے بارے میں جاننا۔ ☆خشک میووں کی اہمیت وافادیت کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

☆درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے چار خوبصورت موسموں سردی، گرمی، خزاں، بہار کے ساتھ ساتھ دلکش علاقوں سے بھی نوازا ہے۔پاکستان کے شمالی علاقے جنت کے نظارے پیش کرتے ہیں۔ہرے بھرے درخت اور گھنے جنگلات، اونچے اونچے پہاڑ، گہرے نیلے پانی سے لبریز جھیلیں، پہاڑوں سے بہتے آبشار خوبصورتی کا ایسا روپ ہیں جن کا کوئی بدل نہیں۔

۲۔پاکستان کے شمالی حصے میں وادی ہنزہ، گلگت، چترال، سوات، کاگا ناور اسکردو وغیرہ آتے ہیں۔

۳۔شمالی علاقوں میں سردی اتنی سخت ہوتی ہے کہ مقامی لوگ اپنے گھر بار چھوڑنے پر بھی مجبور ہو جاتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے موسم کی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کے لیے انہیں ایسی خوراک سے بھی نوازا ہے جن کے استعمال سے یہ اپنے جسموں کو گرم رکھ سکتے ہیں۔خشک میووں کا شمار بھی انہیں میں ہوتا ہے۔

۴۔شمالی علاقوں کی سوغات خشک میووں کو کہا جاتا ہے۔ ۵۔کشمش اور خوبانی پھلوں کو سکھا کر بنائے جاتے ہیں۔ ۶۔بادام کا استعمال سارا سال کیا جاتا ہے۔

۷۔کشمش کھانسی کے لیے فائدہ مند ہے۔سردیوں میں جب نزلہ ہوتا ہے تو اس میں بھی یہ بہت آرام پہنچاتی ہے۔بخار میں کھانے سے جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

۸۔قرآن مجید میں انجیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

مشق۲: :۱۔سوغات ۲۔شامل ۳۔علاقہ ۴۔پستہ ۵۔موسم

مشق۳: ۱۔خشک میوے ۲۔سوغات ۳۔مونگ پھلی ۴۔بادام ۵۔انجیر

۶۔گرم ۷۔کاجو ۸۔کشمش ۹۔شمالی علاقے ۱۰۔خوراک

مشق۴: تمہیدی گفتگو: معلّمہ چند جملے تختہ تحریر پر لکھیں گی مثلاً ۱۔۔۔۔۔۔۔دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ ۲۔۔۔۔۔۔۔۔کے نیچے ایک ڈبا رکھا ہوا ہے۔طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ ان خالی جگہوں میں کیا آئے گا۔طلبہ بتائیں گے ورنہ معلّمہ صحیح الفاظ لکھیں گی۔اس کے بعد طلبہ کو بتائیں گی کہ ان جملوں سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہے ہیں لہٰذا یہ اسم اشارہ کہلائیں گے۔کچھ اشارے قریب کے ہوتے ہیں اور کچھ دور۔جو قریب ہوں گے وہ اسم اشارہ قریب ہوں گے جیسے یہ، اِس، اِن اور جو دور ہوں گے وہ اسم اشارہ بعید ہوں گے جیسے وہ، اُس، اُن ☆یہ اسم ضمیر کی قسم ہے۔نام کی جگہ ہم اس، ان، وہ کا استعمال کرتے ہیں۔

سرگرمی: ایک پیراگراف دیا جا سکتا ہے جس مین خالی جگہوں میں ان الفاظ کو لکھنا ہو۔

☆آپ تین جملے اسم اشارہ قریب اور تین جملے اسم اشارہ بعید کے بنائیے:

اسم اشارہ قریب: ۱۔یہ تربوز میٹھا ہے۔ ۲۔اِس ڈبے کے اندر ایک خوبصورت گھڑی ہے۔ ۳۔اِن لوگوں کی وجہ سے ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔

اسم اشارہ بعید: ۱۔وہ دیکھو اس نے ساری میز گندی کر دی۔ ۲۔اُس کے پاس ایک شاندار گاڑی ہے۔۳۔اُن کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا۔

مشق۵: تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے جب آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں یا آپ کو کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو آپ اس سے کیسے کہتے ہیں؟ کیا انداز اختیار کرتے ہیں؟ کسی سے کچھ مانگنے کو کیا کہتے ہیں؟ معلّمہ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتائیں گی کہ کسی سے کچھ مانگنے کا مطلب ہوتا ہے درخواست کرنا۔اور جب ہم کسی کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا انداز مودبانہ اور التجائیہ ہوتا ہے۔آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ درخواست کیا ہوتی ہے، اس کو کس طرح لکھا جاتا ہے، کن لوگوں کو لکھی جاتی ہے؟ درخواست مانگنے کو کہتے ہیں اور ہمیں جب کچھ چاہیے ہوتا ہے تو ہم اس سے درخواست کرتے ہیں۔ہم اسی سے کچھ مانگتے ہیں جو دینے کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی درخواست ہمیشہ بڑے بڑے عہدیداران کو لکھی جاتی ہے۔اور اس کو لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔

درخواست لکھنے کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔درخواست لکھتے وقت سب سے پہلے جس کو لکھی جائے اس کا عہدہ لکھا جاتا ہے۔ ۲۔اس کے بعد اس جگہ کا نام لکھا جاتا ہے جہاں کا عہدیدار ہے۔

۳۔القاب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ۴۔پہلے پیراگراف میں مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔

۵۔دوسرے پیراگراف میں مدعا یعنی جس مقصد کے لیے درخواست لکھی گئی ہے۔ ۶۔آخر میں شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ۷۔تاریخ دائیں جانب لکھی جائے۔

☆ آپ بھی اسی نمونے پر اپنے اسکول کے پرنسپل کو ایک درخواست لکھیے جس مین بتایئے کہ آپ نے اپنا مکان بدل لیا ہے اس وجہ سے آپ اگلے دو دن اسکول نہیں آسکیں گے۔

بخدمت جناب پرنسپل صاحب

ا۔ب۔ج۔اسکول، گلشن

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ میرا گھر ایک ایسی جگہ پر ہے جہاں کوئی سواری آسانی سے نہیں ملتی۔ مجھے اسکول آنے اور میرے والد صاحب کو آفس جانے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میرا گھر شہر سے دور پڑتا ہے اور گھر سے اسکول کا فاصلہ بھی زیادہ ہے جس کی وجہ سے میں روز اسکول دیر سے پہنچتا ہوں اور شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ میرے ابو نے اس کا یہی حل نکالا ہے کہ ہم اپنا مکان تبدیل کرلیں۔ والد صاحب بہت عرصے سے کوششوں میں لگے ہوئے تھے۔ اب انہین کامیابی ہوگئی ہے اور ہم کل سے دوسرے مکان میں منتقل ہورہے ہیں۔ گھر کا سارا سامان بکھرا ہوا ہے لہٰذا میرے لیے اسکول آنا ممکن نہیں ہوگا۔

برائے مہربانی مجھے اگلے دو دن کی رخصت عنایت فرمائیں تاکہ میں دوسرے مکان میں منتقل ہوسکوں۔ عین نوازش ہوگی۔

آپ کا فرماں بردار شاگرد

۱۷اپریل ۲۰۱۷ء ---------

جماعت پنجم

سبق نمبر ۲۸: اچھے شہری

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ایک اچھے شہری کی خوبیاں اور فرائض سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ایک اچھے شہری کی ذمہ داریوں سے واقف ہوتے ہوئے ان ذمہ داریوں کو پورا کریں اور ملک وقوم کی خدمت کریں۔

☆ایک اچھے شہری کی تمام خوبیاں اپناتے ہوئے اچھا شہری بنیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆زمانے کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں کی پہچان کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً آپ اپنے ملک کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں؟ ملک میں کیا تبدیلی چاہتے ہیں؟ آپ کے خیال میں ہمارا ملک کن خوبیوں کا مالک ہونا چاہیے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے جیسے ۱۔ہم اپنا ملک صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں ۲۔ہم اپنے ملک میں لڑائی جھگڑا نہیں دیکھنا چاہتے ۳۔ہر برائی سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۴۔ ہر طرح کی بدتمیزی ختم کرنا چاہتے ہیں وغیرہ۔ طلبہ کے بتائے ہوئے تمام نکات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔ اس کے بعد معلّمہ بچوں سے پوچھیں گی کہ اپنے ملک کو بہتر بنانا یا اس کو اچھا رکھنا کس کی ذمہ داری ہے؟ ہمارے ملک میں یہ تمام اچھائیاں اور خوبیاں کون لاسکتا ہے؟ طلبہ کو مزید اشارہ دیتے ہوئے پوچھا جائے گا کہ ہم اس ملک میں رہتے ہیں تو ملک کے حوالے سے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ طلبہ سوچیں گے ان کی رائے لی جائے گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے انہیں بتایا جائے گا کہ ہم چونکہ اس ملک پاکستان میں رہتے ہیں تو ہم اس کے شہری ہیں اور پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ملک کی خدمت کریں۔ اس کو اچھا بنائیں اور اس کے بنائے ہوئے قانون کی پابندی کریں، اس ملک میں سے برائیوں کا خاتمہ کریں، اچھے کام کریں، پڑھ لکھ کر دیانتداری سے اپنا کام کریں اور ملک کی خدمت کریں۔ اگر ہم یہ تمام فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کریں گے تو ہم ایک اچھے شہری کہلائیں گے۔ آج کی نظم بھی اسی موضوع پر ہے جس میں شاعر نے ایک اچھے شہری کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں ایک اچھے شہری کی خوبیوں کو اپنانا چاہیے اور ہم سب کو ایک اچھا شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کرنی چاہیے۔

پڑھائی:

معلّمہ نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں گی اور نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھائیں گی۔ نظم چونکہ آسان ہے اس لیے پہلے طلبہ سے پوچھا جائے گا اگر کوئی شعر کا مطلب بتانا چاہے معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ نظم کا مرکزی خیال طلبہ کو بتائیں گی۔

☆جب معلّمہ نظم پڑھ لیں اس کے بعد طلبہ سے بھی پڑھوایا جائے گا۔ساتھ ہی نئے الفاظ کے فلش کارڈز بھی دیئے جائیں گے۔اور طلبہ سے ان نئے الفاظ کو پڑھوایا جائے گا۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے ایک اچھے شہری کی خوبیان بیان کی ہیں۔شاعر کا مقصد لوگوں کو ان فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہے جو ایک شہری ہونے کی حیثیت سے ان پر لاگو ہوتی ہیں۔شاعر چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے ان ساری خوبیوں کو اپنائیں اور ایک اچھا معاشرہ تشکیل دیتے ہوئے ملک وقوم کو خوشحالی کی طرف گامزن کریں۔

خلاصہ: اس نظم کے شاعر ''شفیع الدین نیر'' ہیں۔شاعر نے اس نظم میں اچھے شہری کی خوبیاں اور ان کے فرائض بیان کیے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی ملک میں رہنے والے لوگ اس ملک کے شہری کہلاتے ہیں اور یہ شہری مل کر ایک معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ملک کے باشندے ہونے کی حیثیت سے ہر شہری پر کچھ فرائض اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان فرائض کو پورا کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔شاعر ایک اچھے شہری کی خصوصیات بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک اچھا شہری کبھی قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور ملک میں امن وامان قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے تاکہ معاشرے کا ہر فرد سکون کی زندگی بسر کرے وہ ہمیشہ لوگوں کی مشکلات میں ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان کے دکھ درد دور کرتا ہے وہ ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھاتا ہے جو معاشرے کا ناسور ہوتے ہیں یعنی ملک وقوم کو نقصان پہنچانے والوں سے لڑتا ہے اور ان کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ایسے اچھے شہری کی بدولت ملک میں رہنے والوں کو ایک پرامن زندگی ملتی ہے۔اور وہ ایک پرمسرت زندگی بسر کرتے ہیں۔ایک اچھا شہری اپنا کام محنت اور دیانت سے انجام دیتا ہے وہ اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا بلکہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ بہتر سے بہتر کام کرے۔شاعر ان محنت کش اور ہنرمند افراد کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ معاشرہ ایسے ہی افراد کی وجہ سے قائم ہے۔یہ محنت کش افراد نہ صرف محنت ودیانت سے کام کرتے ہوئے حق حلال کماتے ہیں بلکہ اپنے کام کی بدولت دوسروں کو بھی راحت پہنچاتے ہیں۔جب یہ اچھا شہری محنت سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے تو اس کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے اور وہ سکون کی زندگی گزارتا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مل جل کر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔اگر ہم آپس میں پیار ومحبت سے رہیں گے تو ہر مشکل میں ایک دوسرے کے کام آئیں گے اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور اس طرح ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر ہوگی۔اگر کوئی بھی فرد اپنا کام ذمہ داری سے نہیں کرے گا اور اپنے فرائض میں کوتاہی کرے گا تو اسے ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور معاشرے مین ایسے لوگوں کی کوئی عزت نہیں کرے گا۔ملک کے لیے بھی وہ ایک دھبہ ہوگا۔آخر مین شاعر اس خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس ملک کے ہر فرد میں وہ ساری خوبیاں ہوں جو ایک اچھے شہری میں ہوتی ہیں اور اچھا شہری بن کر وہ ملک وقوم کی خدمت کرے اور اسے جنت نظیر بنائے۔

سرگرمی:

☆ایک ورک شیٹ بنائی جائے گی اور اس پر ٹریفک کے حوالے سے چند نشانات کی تصاویر بنی ہوں گی۔ہر بچے کو الگ الگ یہ ورک شیٹ دی جائے گی۔طلبہ سوچ کر لکھیں گے کہ اس نشان کا کیا مطلب ہے اور یہ نشان کیوں ضروری ہے؟

☆ٹریفک کے نشانات آسان اور واضح ہوں کہ طلبہ سمجھ سکیں۔معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

لکھائی:

☆درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیا آپ میں وہ خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھے شہری میں ہونی چاہییں اور کیا آپ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔کسی بھی ملک میں رہنے والے اس ملک کے کیا کہلاتے ہیں؟ ۲۔ایک اچھے شہری کی کیا خواہش ہوتی ہے؟

۳۔شاعر نے نظم میں جو باتیں بتائی ہیں کیا آپ ان سے متفق ہیں؟ یا وہ آپ کو کیسی لگیں؟ ۴۔شاعر نے کیا تمنا کی ہے؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق نمبر ا کے سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ ۔نئے الفاظ کے فلیش کارڈز

جانچ: دوران تدریس طلبہ کومندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر نظم کی پڑھائی کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ہم قافیہ الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ کی ضد بنانے کے دوران۔ ☆زمانے کے لحاظ سے جملوں کی پہچان کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ایک اچھے شہری کی خوبیاں اور فرائض سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ایک اچھے شہری کی ذمہ داریوں سے واقف ہوتے ہوئے ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا اور ملک وقوم کی خدمت کرنا۔

☆ایک اچھے شہری کی تمام خوبیاں اپناتے ہوئے اچھا شہری بننا۔ ☆زمانے کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں کی پہچان کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ایک اچھا شہری بننے کے لیے دل وجان سے اپنے ملک کی خدمت کرنی ہوگی اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا ہوگا جس سے ہمارے ملک کو نقصان پہنچے۔ ہمیشہ دوسروں کے کام آنا ہوگا، قانون کی پابندی کرنی ہوگی، محنت و دیانت سے اپنا کام کرنا ہوگا اور اپنے تمام فرائض کو بخوبی انجام دینا ہوگا اور سب سے مل جل کر رہنا ہوگا۔

۲۔قوم کی بھلائی آپس میں مل جل کر رہنے میں ہے۔جب ہم آپس میں مل جل کر رہیں گے تو ایک دوسرے کے دکھ درد میں ساتھ دیں گے اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔اس طرح ایک صحت مند معاشرے کی تکمیل ہوگی۔اس کے علاوہ ایک اچھا شہری سب کے دکھ درد میں کام آتا ہے اور جو لوگ غلط کام کرتے ہیں ان کو روکتا ہے اور ان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ان لوگوں کی محنت اور ہمت سے قوم کا بھلا ہوتا ہے اور وہ ایک خوش وخرم زندگی بسر کرتی ہے۔

۳۔اچھا شہری ہمیشہ قانون کی پابندی کرتا ہے اور ملک میں امن وامان کی صورتحال قائم رکھتا ہے۔اور دوسروں کو بھی اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچانے دیتا۔سب کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور قوم کی بھلائی کے لیے کام کرتا ہے۔اپنے تمام فرائض بخوبی ادا کرتا ہے اور ملک وقوم کی خدمت میں آگے رہتا ہے۔(مزید لکھا جاسکتا ہے۔خلاصے سے مدد لیجیے)

۴۔جنتا کا قرض سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ جب ہم ایک ملک میں رہتے ہیں تو ہم سب لوگ مل کر ایک معاشرے کی تکمیل کرتے ہیں اور شہری کہلاتے ہیں۔ایک ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہم پر کچھ حقوق وفرائض ہوتے ہیں اور ایک اچھا شہری وہی ہوتا ہے جو معاشرے میں امن وامان کی صورتحال قائم رکھے اور لوگوں کو آرام اور چین کی زندگی بسر کرنے دے اور انہیں تنگ نہ کرے۔اپنی ذات سے کسی کو پریشان نہ کرے نہ ہی کسی سے لڑے جھگڑے اور اس پر یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو پریشان کرنے والی کوئی بات نہ کرے۔ ۵۔ایک اچھے شہری کو ہمیشہ اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ کبھی کسی پر بوجھ نہ بنے اور ہمیشہ اپنا کام خود کرنے کا عادی ہوتا ہے۔وہ محنت سے جی نہیں چراتا نہ ہی اپنے کام کے لیے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔وہ اپنے زور بازو پر یقین رکھتا ہے اور خوددار طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتا اپنی محنت سے کمائی ہوئی حق حلال کی روزی پر توکل کرتا ہے۔

مشق ۲: ☆تمہیدی گفتگو + سرگرمی: معلّمہ چند تصاویر دکھا سکتی ہیں جیسے موٹا/ دبلا۔لمبا/ چھوٹا۔کالا/ گورا۔ایسے الفاظ جو تصویر میں واضح ہو جائیں۔تصویر کو دیکھ کر طلبہ بتائین گے تو وہ الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں۔آخر میں بتایا جائے کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔یعنی الٹ ہیں۔

☆لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔کارڈ پر دو لفظ لکھے جائیں ایک جواب ایک سوال۔مثلاً ایک لفظ جو بچہ بولے اس کی ضد جس بچے کے پاس ہو وہ بتائے گا اور ساتھ لکھا ہوا لفظ بھی بتائے گا۔اس لفظ کی ضد دوسرے بچے کے پاس ہوگی۔سب سے پہلے معلّمہ ایک لفظ کہیں گی اس کی ضد جس بچے کے پاس ہوگی وہ بتائے گا اور اس کے ساتھ لکھا ہوا لفظ بھی بتائے گا جس کی ضد دوسرے بچے کے پاس ہوگی۔اس طرح یہ کارڈ بنائے جائیں گے۔ یا

☆ایک ڈبے میں بہت سے الفاظ کی پرچیاں ڈالی جائیں۔ہر بچہ باری باری اس پرچی کو آکر کھولے اور اس لفظ کی ضد بتائے۔یا کوئی ورک شیٹ بھی دی جاسکتی ہے۔

☆ذیل میں دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے: شہر ۔گاؤں دکھ۔سکھ آزاد۔غلام۔قید بھلائی۔برائی خوش حال۔بدحال ذلت۔عزت

مشق ۳: ۱۔زمانہ ماضی ۲۔زمانہ حال ۳۔زمانہ مستقبل ۴۔زمانہ ماضی ۵۔زمانہ مستقبل ۶۔زمانہ ماضی

مشق ۴: فرض۔قرض خدائی۔بھلائی اُگلتی۔چلتی خودداری۔ذلّت وخواری شرارت۔حرارت

اردو عملی کتاب ۵

سبق ۱: حمد

مشق ۱: چاند نہ ہوتا تو رات کو روشنی کیسے ہوتی۔
دنیا نہ ہوتی تو ہم انسان کہاں رہتے۔
سورج نہ ہوتا ہمیں روشنی اور دھوپ کیسے ملتی۔
پانی کے پرندے کہاں رہتے۔

مشق ۲: ۱۔ زمین ۲۔ آسمان ۳۔ چڑیاں ۴۔ مکاں ۵۔ پھول ۶۔ مچھلی ۷۔ سورج ۸۔ تسبیح

مشق ۳: ۱۔ اللہ نے ۲۔ انسان نے ۳۔ خوشبو ۴۔ پانی میں ۵۔ صحت

مشق ۴: ۱۔اللہ ہمارے سچ بولنے سے خوش ہوتا ہے۔ ۲۔علم حاصل کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ ۳۔بزرگوں کا احترام کرنے سے خوش ہوتا ہے۔
۴۔عبادت کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ ۵۔صفائی کا خیال رکھنے سے خوش ہوتا ہے۔

سبق ۲: نعت

مشق ۱: نام: خانہ کعبہ جملہ: خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ جملہ: مسلمان اس کا طواف کرتے ہیں۔
نام: مسجدِ نبوی جملہ: مدینہ منورہ میں ہے۔ جملہ: اس کی تعمیر میں حضور اکرم ﷺ نے بھی حصّہ لیا۔
نام: قرآن پاک جملہ: قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے۔ جملہ: قرآن پاک حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔

مشق ۲:

آسمان ارض کائنات حاکم مرتبہ بلند

مشق ۳: ۱۔چھوٹ نہ بولیں۔ ۲۔والدین کا احترام کریں۔ ۳۔امانت میں خیانت نہ کریں۔ ۴۔پڑوسیوں کا خیال رکھیں۔

مشق ۴: یہ عرشِ بریں حضور اکرم ﷺ کے قدموں کے نیچے ہے ان کا رتبہ سب سے اُونچا اور بلند ہے۔

سبق ۳: حدیث پڑھنے کے فائدے

مشق ۱: ۱۔ بخاری شریف ۲۔ ابن ماجہ ۳۔ امام بخاری ۴۔ سنان ابوداؤد ۵۔ ترمیذی ۶۔صحیح مسلم

مشق ۲: سابقے: ہم نا بے لا ان لا دانی زار دان ناک پوش
لفظ: راز ممکن تاب حاصل مول حقے نمک بے پان خوف سفید
مرّکب: ہم راز ناممکن بےتاب لاحاصل ان مول لاحقے نمک دانی بےزار پان دان خوف ناک سفید پوش

سبق ۴: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

مشق ۱: ۱۔دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ۲۔آپ کی ذات نیکی کا سرچشمہ ہے۔ ۳۔حضرت عثمان تیسرے خلیفہ بنے۔
۴۔ان کی ذات کی خوبیوں کو تسلیم کریں گے۔ ۵۔آپ کو جامع قرآن بھی کہا جاتا ہے۔

مشق ۲: ۱۔ کافروں ۲۔ یتیموں ۳۔ ۷۰ ۴۔ کنواں ۵۔ ۸۲

مشق ۳: ۱۔میرا اسکول گھر کے قریب نہیں ہے۔ ۲۔عالیہ اپنی چیزوں کو حفاظت سے نہیں رکھتی ہے۔ ۳۔آئندہ ہفتے میدانی علاقوں میں بارش نہیں ہوگی۔
۴۔ندا دن میں دو بار دانت صاف نہیں کرتی ہے۔ ۵۔کیا آپ کھیلوں کے مقابلے میں شرکت نہیں کریں گے؟

سبق ۵: پیامِ سورج

مشق ۱: ۱۔ مستقبل ۲۔ ماضی ۳۔ حال ۴۔ مستقبل ۵۔ ماضی ۶۔ حال

مشق ۲: ۱۔ تھیں ۲۔ تھی۔ ۳۔ تھیں/تھی ۴۔ تھی/تھیں ۵۔ تھیں/تھی

مشق ۳: ہمّت: حوصلہ پوشیدہ: خفیہ عظمت: بڑائی راہ: راستہ سیاہ: کالا

مشق۴: ۱۔ہم کامیاب ہونگے۔ ۲۔ہماری محنت کرنے کی عادت پختہ ہوگی۔ ۳۔اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

سبق۶: وقت کی اہمیت

مشق۲: ۱۔ 6:00 ۲۔ 9:30 ۳۔ 2:00 ۴۔ 11:30 ۵۔ 9:15

مشق۳: ۱۔ چنبیلی ۲۔ موتیا ۳۔ نرگس ۴۔بنفشی

مشق۴: اسمِ نکرہ: سبزی پھل پھول ملک شہر موسم بازار

اسمِ معرفہ: آلو آم گلاب پاکستان کراچی سردی فیصل بازار

سبق۷: ڈاکٹر عبدالقدیر خان

مشق۱: ۱۔پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا۔ ۲۔شہاب الدین غوری کے مزار کی تعمیر میں حصّہ لیا۔ ۳۔جامعہ کراچی میں دو تعلیمی ادارے قائم کیے۔

مشق۲: صابن دانی شعر گو بُت خانہ سائنس دان دولت مند پُر جوش خوف ناک

سبق ۸: تصویری کہانی

مشق۱: ۱۔ غلط ۲۔ غلط ۳۔ صحیح ۴۔ غلط ۵۔ صحیح

مشق۲: اسمِ واحد: الم والدہ باب مجلس قبیلہ قافلہ

اسمِ جمع: فضائل مقاصد رقوم ایجادات احکام حاجات

سبق۹: پیشے

مشق۱: ۱۔ لکڑی ۲۔مردوں ۳۔ پاکستان ۴۔ درزی ۵۔اوزار ۶۔کسی بھی دن ۷۔زندگی ۸۔ دوائیاں

مشق۲: ۱۔ قصائی ۲۔ گوالا ۳۔ لوہار ۴۔ گھڑی ساز ۵۔ گلوکار ۶۔ گُل فروش ۷۔ حلوائی

مشق۳: ۱۔ اور/ پر ۲۔ کا ۳۔ کیونکہ ۴۔ لیکن ۵۔ اگر

سبق۱۰: نیا دور آنے والا ہے

مشق۱: الفاظ: گھٹ دُور سچ باخبر نیا اندھیرا

مترادف: بڑھ قریب جھوٹ بےخبر پرانا اجالا

متضاد: کم طویل حقیقت جاننا جدید سیاہ

مشق۲: ۱۔حرا طبیعت خراب ہونے کے باوجود اسکول جارہی ہوں۔ ۲۔میں آج نانی کے گھر جاؤں گا۔ ۳۔مجھے اپنے امّی ابّو سے محبت ہے۔
۴۔کیا تمہارے ابّو دبئی میں نہیں رہتے ہیں؟ ۵۔علی اسکول کا کام کررہا ہوگا۔

مشق۳: ثابت ثبوت چمن حیرت صراحی ظالم غروب قیمت کوئلہ گواہی ناک نمی

مشق۴: ۱۔اخبار ۲۔اخبار ۔ ریڈیو ۔ ٹی وی ۳۔عامر نے کمپیوٹر کے ذریعے نانی اماں کی خالہ سے ملاقات کروائی۔
۴۔عامر نے نانی اماں سے کمپیوٹر بنانے والے کو دعائیں دیں کہ اس نے ہماری زندگی کتنی آسان بنادی ہے۔ ۵۔’’کمپیوٹر کے فائدے‘‘

سبق۱۱: انٹرنیٹ ایک جادو

مشق۱: ۱۔جب ہم چھٹیوں میں چڑیا گھر گئے تو چھٹیوں کا مزا دوبالا ہوگیا۔ ۲۔سارا نے اپنی چاکلیٹ پلک جھپکتے ہی ختم کرلی۔
۳۔علی کے چھوٹے بھائی نے رو رو کر تہلکہ مچادیا۔ ۴۔شاہد آفریدی نے اپنی بیٹنگ سے کرکٹ کی دنیا میں دھوم مچادی۔

مشق۲: ۱۔ کہ/ کے ۲۔ کے/کہ ۳۔ کہ/ کے/ کے ۴۔ کے/کہ ۵۔ کہ/ کے

سبق۱۲: بادشاہ کا انصاف

مشق۱: ۱۔ باورچی خانہ ۲۔ نعمت خانہ ۳۔ غسل خانہ ۴۔ مذبح خانہ ۵۔ کارخانہ

مشق۳: ۱۔ مصوّر ۲۔ لکھاری ۳۔ شاعر ۴۔ مؤذن ۵۔ عالم

مشق۴: ۱۔ عقلمند ۲۔ میٹھے ۳۔ شیر ۴۔ مضبوط ۵۔ چینی مٹّی

سبق۱۳: ہماری ثقافت

طلبا خود کریں گے۔

سبق۱۴: جلیبیاں

مشق۱: ۱۔جلیبی،نکتی، بالوشاہی،موتی پاک،امرتی، پیڑا،لڈو، برفی،سوہن حلوہ،رس گلے،میسو۔
۲۔مکھی حلوائی کی دوکان پر مٹھائیوں کی وجہ سے آتی ہے۔ ۳۔کھجلہ اور پھینی رمضان کے مہینے میں زیادہ کھائے جاتے ہیں۔

مشق۲: شعر:احمر نے اپنی غزل کا آخری شعر پڑھا۔ شیر:جنگلی شیر بہت خونخوار ہوتے ہیں۔
باز:ابو نے سعد سے کہا کہ وہ شرارت سے باز آجائے۔ بعض:بعض لوگ بلاوجہ جھوٹ بولتے ہیں۔
سونا:رات کو جلدی سونا اچھی عادت ہے۔ سونا:آج کل سونا بہت مہنگا ہوگیا ہے۔
چشمہ:ارشد کے چشمے کا نمبر بڑھ گیا ہے۔ چشمہ:اس چشمے کا پانی بہت میٹھا ہے۔

مشق۳: ۱۔ باہر کی چیزیں کھانے سے انسان کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔
۲۔ جولوگ مستقل باہر کھانے پینے کے عادی ہوتے ہیں ان کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے اور آئے دن طبیعت خراب رہتی ہے۔

سبق۱۵: کھانے پینے کے آداب

مشق۱: ۱۔بسم اللہ پڑھ کے کھانا شروع کرنا چاہیے۔ ۲۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا چاہیے۔ ۳۔کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔
۴۔کھانا ہمیشہ اپنے آگے سے کھانا چاہیے۔ ۵۔اگر بھوک نہ ہو تو کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

مشق۲: ۱۔ شکر ۲۔ تندرست ۳۔ نعمتوں ۴۔ ادھورا ۵۔ بیٹھ

مشق۳: صفائی نصف ایمان ہے اس لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں چاہیے کہ ہم جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے گھر اور محلے کو بھی صاف ستھرا رکھنے کو کوشش کریں۔

مشق۴: ۱۔پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیے۔ ۲۔پانی تین سانس میں رک رک کر پینا چاہیے۔
۳۔ہر سانس پر الحمداللہ پڑھیں۔ ۴۔پانی دیکھ کر پینا چاہیے۔ ۵۔پانی پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سبق۱۶: برفانی پرندہ پینگوئن

مشق۳:

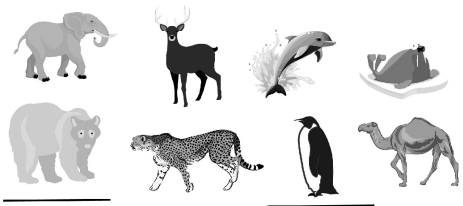

سبق۱۷: پاک فضائیہ

مشق۲: پاک بری فوج پاک بحری فوج پاکستان پولیس

مشق۳: میجر راجہ عزیز بھٹی شہید

سبق۱۸: جگنوؤں کی قطار

مشق۳: آغاز:ابتدا حسین:خوبصورت سورج:آفتاب خوف:ڈر باغ:چمن آسان:سہل امیر:مالدار بدن:جسم

مشق۴: ۱۔چوہیا کپڑے کتر جاتی ہے۔ ۲۔بلّی سارا دودھ پی جاتی ہے۔ ۳۔ہم سب بہنیں ایک دسترخوان پر کھانا کھائیں گی۔
۴۔نوکرانی کمرہ صاف کر رہی ہے۔ ۵۔اشرف کی ممانی بیمار ہیں۔ ۶۔گائے کھیتوں میں چر رہی ہے۔ ۷۔بچّی کھلونے کے لیے رو رہی ہے۔

سبق۱۹: شہد کی فارمنگ

مشق۱:

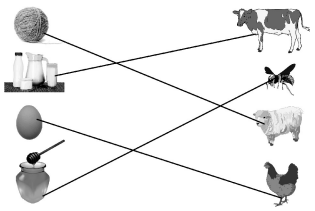

مشق۳: ۱۔ یہ ہماری صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ ۲۔اس کو دواؤں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ۳۔کھانسی اور گلے کی بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے۔
۴۔لوگ شہد کی فارمنگ کر کے اس کو فروخت کرتے ہیں اور منافع بھی کماتے ہیں۔
۵۔شہد کے چھتّے سے ہمیں موم حاصل ہے جو بہت ساری چیزوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ۶۔شہد ہماری جلد کے لیے بھی بہت مفید ہے۔

مشق۴:

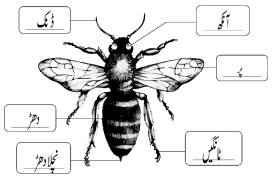

مشق۵: ۱۔ تھوڑی دیر کے لیے سو جانا ۲۔ فضول بولنا ۳۔ بہت خوش ہونا ۴۔ کسی کے بارے میں غلط بات کرنا ۵۔ تنگ کرنا ۶۔ بھیک مانگنا

مشق۶:

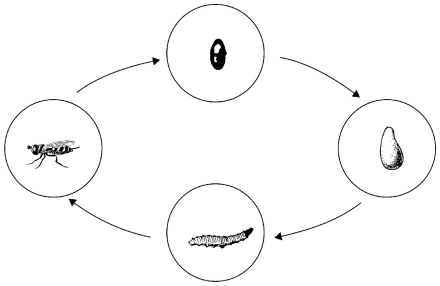

سبق۲۰: ناراض دوست

مشق۱:

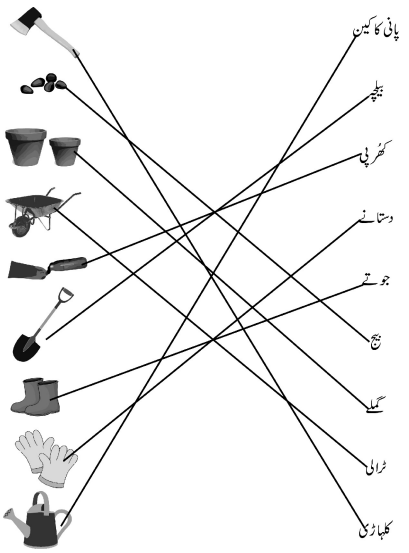

مشق۳:

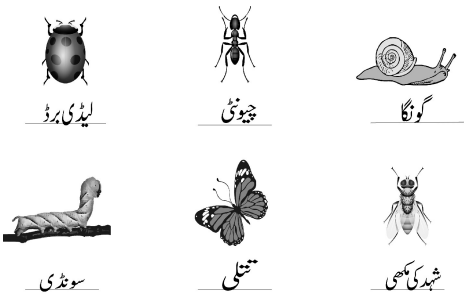

مشق۴:

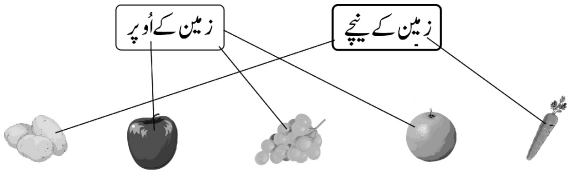

سبق۲۱: میں چھوٹا سا ایک لڑکا ہوں

مشق۲: تاریخ پیدائش: ۲۰ جنوری ۱۹۶۵ تعلیم: گریجویٹ CSS دیگر معلومات: والد کا نام: امیر الدین احمد والدہ: سیدہ جملہ بیگم
تصانیف: جیوے جیوے پاکستان، لاحاصل، نئی کرن، دنیا میرے آگے تماشا میرے آگے یا عزازات: تمغہ حسن کارگردگی، ہلال امتیاز

مشق۳: محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول علی گڑھ کالج سندھ مدرستہ الاسلام وومن کالج

سبق۲۲: میلہ مویشیاں (سبّی)

مشق۴: **سندھ:** کراچی ، حیدرآباد **بلوچستان:** کوئٹہ ، قلات سبی
پنجاب: لاہور ، ملتان **خیبر پختون خواہ:** پشاور ، ایبٹ آباد

سبق۲۳: اسکاؤٹنگ

مشق۱: فاطمہ جناح: پاکستان بنانے میں اپنے بھائی قائداعظم محمد علی جناح کا بھرپور ساتھ دیا۔
بلقیس ایدھی: اپنے شوہر عبدالستار ایدھی کا ایدھی سینٹر بنانے میں ساتھ دیا۔ بے گھر خواتین کے لیے بہت سے فلاحی ادارے قائم کیے۔
ثمینہ بیگ: ثمینہ بیگ پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنھوں نے ماونٹ ایورسٹ کی پہاڑی پر قدم رکھا۔
عارفہ کریم: عارفہ کریم نے صرف نو سال کی عمر میں آئی ٹی دنیا میں اپنا نام بنایا۔

مشق۳:

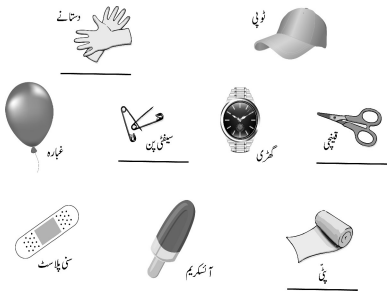

مشق۴: ۱۔آگ بجھانے کی۔ ۲۔چھوٹے چھوٹے پُل تعمیر کروائے جاتے ہیں۔ ۳۔بچّوں سے خود کام کروایا جاتا ہے تا کہ اُن کو خود کام کرنے کی عادت ہو۔
۴۔بچّوں سے خیمے لگوائے جاتے ہیں۔ ۵۔جاسوسی اور پیغام رسانی کے مختلف طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

مشق۵: ۱۔تم کب آؤ گے؟ ۲۔تم دیر سے کیوں آئے ہو؟ ۳۔آپ کا اسکول کہاں ہے؟ ۴۔تمھارا نام کیا ہے؟
۵۔یہ بوتل کیسے کھلے گی؟ ۶۔چائے کس طرح بناتے ہیں؟ ۷۔یہ قلم کس لیے لائے ہو؟

سبق۲۴: ملکہ اور پٹائی

طلبا خود کریں گے۔

سبق۲۵: موسم کیوں بدلتے ہیں؟

مشق۱:

مشق۲: سردی: دسمبر۔جنوری۔فروری گرمی: مئی۔جون۔جولائی۔اگست خزاں: ستمبر۔اکتوبر۔نومبر بہار: مارچ۔اپریل۔

مشق۳:

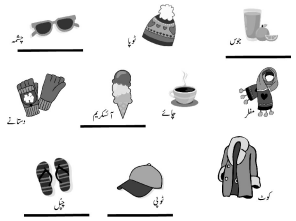

سبق۲۶: پہاڑ اور گلہری

مشق۱: نام: سر محمد اقبال والد کا نام: شیخ نور محمد والدہ: امام بی بی تاریخ پیدائش: ۹ نومبر ۱۸۷۷ مقامِ پیدائش: سیالکوٹ
تعلیم: ایم۔اے (فلسفہ)، ڈاکٹریٹ (جرمن یونیورسٹی)، لاء تصانیف: بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، شکوہ جوابِ شکوہ، ارمغانِ حجاز
اہم کام: ادبی خدمات پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے ''سر'' کا خطاب ملنا۔ تاریخِ وفات: ۲۱، اپریل ۱۹۳۸ لاہور

مشق۲: پھول ہمیں خوشبو دیتے ہیں۔ ہوا کے ذریعے ہم سانس لیتے ہیں۔ سمندر سے ہمیں پانی ملتا ہے۔
درخت ہمیں پھل، سبزی اور سایہ دیتے ہیں۔ شہد کی مکھی سے ہمیں شہد ملتا ہے۔

مشق۴: شرم، کرم، گرم کتاب، کباب، گلاب چڑھنا، پڑھنا، بڑھنا قدرت، فرصت، فطرت شان، آن، نان کھیل، فیل، ریل

مشق۵: ۱۔ارے ۲۔یا ۳۔ارے ۴۔ارے ۵۔اے

سبق۲۷: شمالی علاقوں کی سوغات خشک میوے

مشق۱:

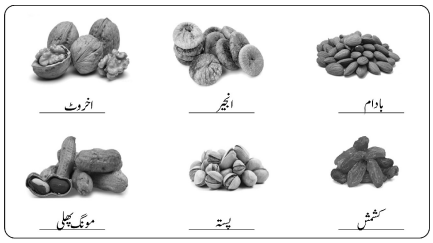

مشق۲: سوات گلگت ہنزہ کاغان کشمیر شوگران

مشق۳: کینو انار مالٹا انگور موسمی

مشق۵: بادام: دماغ کو تیز کرتا ہے۔ بینائی کو درست رکھتا ہے۔ انجیر: بیماریوں میں شفا دیتا ہے اور ہمارے پیٹ کے نظام کو درست رکھتا ہے۔
چلغوزے: یو۔وی شعاعوں سے ہمیں بچاتا ہے اور ہماری بینائی کو بہتر بناتا ہے۔ پستہ: ہمارے جسم کا اضافی وزن کم کرتا ہے اور دل کے لیے بہت مفید ہے۔

سبق ۲۸: اچھے شہری

مشق ۱:

پارکنگ منع ہے

ہارن بجانا منع ہے

دائیں طرف

بائیں طرف

کچرا کوڑے دان میں ڈالیں

سڑک یہاں سے کراس کریں

مشق ۳: ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔

ڈاکیا لوگوں تک ان کی ڈاک پہچاتے ہیں۔

پولیس لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

درزی لوگوں کے کپڑے سیتے ہیں۔